

ترجمہ ہدایت النظریت مفتی عبدالغنی محمد امجدی رشتہ دار صاحب

مفتی صاحب فرمودہ حسب مفتی عبدالغنی محمد امجدی رشتہ دار صاحب کی
ترجمہ مفتی عبدالغنی محمد امجدی رشتہ دار صاحب کی

ایضاً تراجم

فتاویٰ رضویہ

جلد دوم

کتاب الفضل

ہدایت

حضرت مولانا مفتی محمد امجدی رشتہ دار صاحب فرمودہ حسب مفتی عبدالغنی محمد امجدی رشتہ دار صاحب کی
ترجمہ مفتی عبدالغنی محمد امجدی رشتہ دار صاحب کی

تکوا اسلام پبلیکیشنز
لاہور پاکستان 2213968

دارالاشاعت

قد اذن رحمہ نے ہمہ حقوق پاکستان میں حق و رالاشا عسے کراچی حکومتوں میں
 لیا کر صیب تعلیم، جو صیب اور تھوچ پر یہ کہ لگو جمہور حق حق ہے۔ لکھنؤ، رالاشا عسے کراچی حکومتوں میں
 کالی رانہ رانہ رانہ

فہرست عنوانات فتاویٰ رحمیہ جلد ہفتم

صلۃ الصلوٰۃ

- ۱۴ عمدہ اور قعدہ میں ہاتھ کی انگلیاں کس طرح رکھے
- ۱۵ کلمہ حق پڑھنے کی صف میں کب کلمہ اور ہے و کب کفر اند ہے
- ۱۶ کلمہ میں سوچنا بیوقوفانہ کیا حکم ہے؟
- ۲۰ بیہوش یا نیکاح سے بچہ نہ کرنا یا بچہ نہ پالنے
- ۲۰ صف میں بیگ نہ ہونا چھ کہاں کلمہ اور؟
- ۲۰ مرد میں آدمی کا بیٹہ کر نماز پڑھنا
- ۲۱ تکبیر تحریر اور رکوع اور جہد میں جانے کی تکبیر کب لینی جائے
- ۲۲ تکبیر تحریر یا رکوع بدین اور تکبیر استیقامت کا صحیح طریقہ
- ۲۳ نماز میں رکوع نہ رکھ دینی تہیحات اور ہے یا نہیں
- ۲۳ تکبیر تحریر کے بعد ہاتھ بائیں یا چپوں سے
- ۲۵ بعد نماز وضو متعلقہ یا پیشانی پر حکم و در؟
- ۲۵ قبلہ کی جانب پاؤں کر کے سونا
- ۲۵ استھارہ وضو کی فضیلت
- ۲۶ شروع نماز کی بدعتی نماز تکبیر ہونے پر قیڑے پڑھیں؟
- ۲۶ نماز کے تمام میں برکات کا اندازہ
- ۲۷ بیٹہ کر نماز پڑھ دیا جائے تو رکوع کا صحیح طریقہ کیا ہے؟
- ۲۷ توبہ و جہاد میں دعاؤں کا حکم
- ۲۸ مقتدری کے بیٹے کے بعد امام نے سلام پھیرا تو وہ وضو کیا پڑھے یا نہ پڑھے
- ۲۸ سورہ فاتحہ کے شروع میں اور سورہ فاتحہ و سورت کے درمیان تہود آسمیہ پڑھے یا نہ پڑھے
- ۲۹ زبان سے غنائیت نکلنے کی تو کیا حکم ہے
- ۲۹ نماز شروع کرنے کے بعد یاد آئے کہ غنائیت کی ہے تو پورا نماز میں غنائیت درست کر سکتا ہے
- ۲۹ سوالی جہاد میں نماز پڑھنا
- ۳۰ عید میں صرف جہاد کا کوئی زمین پر کھانا نہیں نہ کھیں تو عید معتبر ہو گا یا نہیں
- ۳۰ حالت قیام میں تکبیر تحریر کی پھر بلا توقف رکوع میں چلا گیا تو کیا حکم ہے
- ۳۰ ناقص اعظم خمس کون سی صف میں کھڑا ہو

صفحہ	مضمون
۳۱	مفت مولیٰ کس کو کہتے ہیں
۳۱	ایک پالیٹ سے لڑا مکہ مقدس کی جوں واران میں حرارت بھی، دو توان کی طرف
۳۲	بٹنے کی کیا صورت ہوگی
۳۳	قوت نازی میں یا تم یا ہم یا نہ ہے، یہ ہاندھے چاہیں
۳۳	مرد اور عورت کے درمیان میں فرق
۳۳	تہجد میں اشارہ کے بعد انگلی زانو پر رکھو گناہی رہے
۳۴	تکبیر تحریر میں کانوں تک یا ناک اٹھانے کا حدیث سے جھوٹ
۳۵	نماز میں آنکھ سے پینے یا تم یا نہ ہونے کا ثبوت
۳۶	غیر مقدسین کا دعویٰ کہ منگوں کی نماز نہیں آدوں کیوں کہ وہ دروغ فاش نہیں پڑتے
۳۷	قرأت حفظانامہ کے متعلق شخصی جواب
۳۷	اجازت مبارک
۳۷	آجہ صحابہؓ نہیں
۳۸	حضرت علیؓ کا اثر حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ کا اثر
۳۷	حضرت عبداللہ ابن عباسؓ کا اثر ابن عمر رضی اللہ عنہما کا اثر
۳۸	حضرت زید بن ثابتؓ کا اثر حضرت جابر بن عبد اللہؓ کا اثر
۳۸	حضرت عقیل بن قیسؓ کا اثر محمد بن یزیدؓ کا اثر، سوید بن غفلہؓ کا اثر، براہیمؓ کا اثر
۳۷	خلفائے راشدین، فاروقی، عثمان، حضرت علیؓ، ابراہیمؓ، جبر
۳۷	لکھا کہ مخالف
۳۷	حدیث عبادہ کا جواب
۳۷	خدا کا حکم
۳۷	رفیع بدین، درمیں ہاتھ
۳۷	رفیع بدین سے متعلق نامہ اور ذوقی اور امام ابوحنیفہؒ کا مناظرہ
۳۷	رفیع بدین نہ کرنے کے متعلق غیر مقلدین کے شیوہ مولانا ثناء اللہ امرتسری کا بیان
۳۸	آئین باخبر
۳۷	شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کی قدس سرہ کی تحقیق
۳۷	آبستہ میں کہنے کی ایک اور دلیل
۳۷	شعبہ کی روایت کی وجہ ترقی
۳۷	جدہ میں جانے کا مسنون طریقہ
۳۷	جدہ آنے کا مسنون طریقہ

صفحہ	مضمون
۷۰	مرا اور بھرت کی نماز میں برائی کیا یا رقی ہے؟
۷۱	تقدیر میں امید سے بے خبری اور حیرت کا کیا علاج؟ اس کی عادت بدلنے کا کیا حکم ہے؟
۷۲	نماز کا سلام چھپنے سے میں کا نام "مستم" کے جوئے کا نام ملے گا؟
۷۳	مستعد کی تشہید پر اگر سے وہاں کیا علاج کرے؟
۷۴	اللہ تعالیٰ میں اللہ تعالیٰ کے لئے دعا دیو، یہ دعا کرے تو کیا کھائے؟
	باب التَّائِيْدَةُ وَالْمَدَارِي
۷۵	امام قزاق کے تھے دو روئے تھے
۷۶	موتوں کے بعد ملک الہی کے لئے اس کے لئے پیدا ہونے والی موتیں
۷۷	نہیں ہیں اور اس کی صدا
۷۸	اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ کے لئے دعا دیو، یہ دعا کرے تو کیا کھائے؟
۷۹	مرا و قزاق اور مراد کے لئے تھے ہیں یہ اللہ
۸۰	ایک ہی وردہ کی قرأت اور موت میں
۸۱	قرأت میں اللہ کو کچھ میاں ہے
۸۲	مرا و قزاق کی دعا، وہ کو کچھ کی چیزوں کے لئے دعا دیو، یہ دعا کرے تو کیا کھائے؟
۸۳	تھا وہ دعا میں مسلمانوں کو
۸۴	وہ ایک شخص میں اللہ تعالیٰ کے لئے دعا دیو، یہ دعا کرے تو کیا کھائے؟
۸۵	قرأت میں قرأت کی چیزوں کے لئے دعا دیو، یہ دعا کرے تو کیا کھائے؟
۸۶	ہر دعا میں دعا کے لئے دعا دیو، یہ دعا کرے تو کیا کھائے؟
۸۷	صلوات میں قرأت کے لئے دعا دیو، یہ دعا کرے تو کیا کھائے؟
۸۸	نماز میں دو قرأت کے لئے دعا دیو، یہ دعا کرے تو کیا کھائے؟
۸۹	قرأت میں ایک دعا کے لئے دعا دیو، یہ دعا کرے تو کیا کھائے؟
۹۰	قرأت میں ایک دعا کے لئے دعا دیو، یہ دعا کرے تو کیا کھائے؟
۹۱	نماز میں دعا کے لئے دعا دیو، یہ دعا کرے تو کیا کھائے؟
۹۲	نماز میں دعا کے لئے دعا دیو، یہ دعا کرے تو کیا کھائے؟
۹۳	نماز میں دعا کے لئے دعا دیو، یہ دعا کرے تو کیا کھائے؟
۹۴	نماز میں دعا کے لئے دعا دیو، یہ دعا کرے تو کیا کھائے؟
۹۵	نماز میں دعا کے لئے دعا دیو، یہ دعا کرے تو کیا کھائے؟
۹۶	نماز میں دعا کے لئے دعا دیو، یہ دعا کرے تو کیا کھائے؟
۹۷	نماز میں دعا کے لئے دعا دیو، یہ دعا کرے تو کیا کھائے؟
۹۸	نماز میں دعا کے لئے دعا دیو، یہ دعا کرے تو کیا کھائے؟
۹۹	نماز میں دعا کے لئے دعا دیو، یہ دعا کرے تو کیا کھائے؟

صفحہ	مضمون
۹۰	نماز امام باساعہ کی جگہ باساعہ پڑھنا
۹۱	کاف ککاف سے بدل دیا تو کیا نماز ٹھیک ہوگی
۹۱	دعا کی جگہ دعا پڑھنے کو کیا حکم ہے
۹۱	نفل پڑھنے کے بعد صحیح کرے تو کیا حکم ہے
۹۱	قرأت میں پچھرایات چھوٹ جائیں تو کیا حکم ہے
۹۲	سورۃ فاتحہ میں "الاسم تعالیٰ" کو کفر پر وقف کرے یا وصل
۹۳	احد معرکی جگہ معر پڑھا
۹۴	قرأت تعلیم کی جگہ تعلیم پڑھنا
۹۴	قرأت میں غلطی کرنے سے نماز ٹھیک ہو جاتی ہے
۹۴	سورۃ فاتحہ کے بعد ہم سورۃ واجب ہے اور اس واجب قرأت کی کوئی مقدار کتنی ہے
۹۴	امام کی قرأت میں کوئی حرف خالی نہ رہے تو کیا نماز میں نقص پیدا ہوگا
۹۴	فرض نماز میں ایک سانس میں سورۃ فاتحہ پڑھنے کی عادت ٹھیک ہے
۹۵	نماز میں قرأت کی مقدار ستون
۹۶	بھری نماز میں امام کا کس قدر زور سے پڑھنا ضروری ہے
۱۰۰	سری قرأت کا وجہ
۱۰۱	درجہ اولیٰ قرأت بہرہ
۱۰۲	افضل یہ ہے کہ امام سورۃ فاتحہ پڑھتا پڑھے
۱۰۲	مختصر کیا کیا حکم ہے؟ اس میں قصر جائز ہے یا نہیں؟
۱۰۳	فرض نماز میں امام کو کھڑے ہونے کی توقیت
۱۰۳	نماز میں قرأت کی غلطی درست کر لی
۱۰۴	ایک امام صاحب کی بھیخڑی اور دیگر بھیخیرات میں حاکم آزاد نکلتا
۱۰۴	ایک امام کے حالات اور ان کی امامت کا حکم
۱۰۶	قرأت میں رکعت چھٹے نے پر امام کو رکعت کب کرے؟
۱۰۶	بقرہ واجب یا بقرہ مستحب قرأت کے بعد
۱۰۷	اللہ اکبر کی بارگاہ کھینچ کر پڑھنے والے امام کے پیچھے پڑھنے والی کا کونسا ضروری ہے
۱۰۷	امام نے "صوب اللہ ثلاثا للنبین آمنوا الصلوۃ نوح وامرأه لوط" پڑھا تو نماز
۱۰۷	لوٹائی پڑھ گئی

صفحہ	مضمون
	مسندات صلوٰۃ
۱۰۷	امام نے جہالت کی حالت میں شمار پڑا تو کیا سمجھے
۱۰۸	نہار میں آئین چڑھانا
۱۰۸	چادر رکعت والی نماز میں تین رکعت پر سلام پھیر دیا اور بات کر لی
۱۰۹	لنفا اللہ اکبر میں بارہ اور راء کے بیان الفضا مذاق کرنا
۱۰۹	مقتدی کا ارکان میں امام سے آگے بڑھنا
۱۰	نماز میں امام کے جھڑوا جب پڑھ لیتے کے بعد مقتدی کے مقتدی یا تو کیا حکم ہے
۱۰	امام نے کچھ اسورۃ قح یا سورت نچوڑ دی اور کوع سے اٹھنے کے بعد پڑھی
۱۱	دعا قوت بھول جانا اور کوع کے بعد پڑھنا
۱۱	قعدہ اولیٰ سہا اچوت تمبا پھر کھڑا ہو جانے کے بعد کوع
۱۲	سلام پھیرنے میں بھول سے دہرایا جانے
۱۲	نہار پڑھنے میں اعدھاؤ جائے تو اس دور کے یہ نہیں کیا حکم ہے؟
۱۲	بجائے صلوٰۃ کھلے میں شیرینی (مٹھائیں) سوتو تر زمیں کوئی خرابی آئے گی یا نہیں
۱۲	ترکوں کی صف کے آگے سے گزرا ہوا کچھ ہے
۱۱۳	مہربانی نے آیت نہایت پانچ امام کے سلام پھیرنے کے بعد دوسری رکعت پر قعدہ پڑھا کیا تو؟
۱۱۳	آئندہ اور رکعت میں شک ہو جانے
۱۱۳	قعدہ اخیرہ میں اہل سنت ہو گیا تو کیا حکم ہے؟
۱۱۳	نماز شروع ہونے کے بعد کسی نے توجہ دینے پر امام کا تکبیر کہنا
۱۱۵	نماز ظہر میں چوتھی رکعت پر قعدہ پڑھ کر ۱۱ یا ۱۲ رکعت پڑھ لے
۱۱۵	جہان کی لیتے ہوئے آواز لگی اور آیت و حرف ہوئے تو کیا اس سے تر زفا مسد ہوگی؟
۱۱۵	تدارک زلزلہ کی صورت میں صحت صلوٰۃ جو وہ مسلمان کا حکم
۱۱۷	پیشاب کی شیشی جب میں رکھ کر نماز پڑھ لی تو نماز ہوگی یا نہیں
۱۱۸	باقی نماز پڑھنے کے بعد قعدہ پڑھنا
۱۱۸	کھانے کے بعد باغی کے نماز
۱۱۸	نماز نماز میں پچھلے میں کھانا کھا دیا تو
۱۱۹	خوش الحالی سے نماز میں کچھ جاری ہونا

صفحہ	مضمون
۱۹	۱۔ شاہ کی نماز میں آخری اُتار دیکھ کر کیا فرمایا؟
۱۹	حاجت نماز میں اہم سنا آپ سے حق میں کسی اثر کی جس پر تمام
۱۲۰	نماز کی حاجت میں دیکھ کر کیا فرمایا؟
	مکرمہ حاجت سلوٹ
۱۲۰	نماز کیلئے دعا
۱۲۱	تہجد پڑھنے والے کی وجہ اعتدال نہیں ہوتا ہے کیا دعا دعویٰ ہے؟
۱۲۲	ایک مقتدی ہوا میں طرف سے چلے گا تو یہ حکم ہے
۱۲۳	زیرِ ستی صاف اول میں ایک پلڑا
۱۲۴	مقتدی اور ستے پہلے سو دیکھ کر ہے تو یہ حکم ہے؟
۲۳	نماز میں کی طرف نواں کھڑے ہر حال پر اقبال اور اس کا جواب
۱۲۵	نماز میں مومن دعا
۱۲۶	نماز میں ارشاد فرمایا کہ اس نے لکھا
۱۲۷	تہجد (نکاح) کا دن شرط ہے یا نماز کا دن
۱۲۸	تہجد میں کی سجدہ میں اس وقت اس
۱۲۹	نصیب ۱۰۰ روپے میں نماز کا حکم
۱۳۰	قرآن میں دعا اور دعا کے لئے دعا دعا دعا دعا
۱۳۱	سنت میں دعا اور دعا کے لئے دعا دعا دعا دعا
۱۳۲	نماز میں دعا اور دعا کے لئے دعا دعا دعا دعا
۱۳۳	نماز میں دعا اور دعا کے لئے دعا دعا دعا دعا
۱۳۴	نماز میں دعا اور دعا کے لئے دعا دعا دعا دعا
۱۳۵	نماز میں دعا اور دعا کے لئے دعا دعا دعا دعا
۱۳۶	نماز میں دعا اور دعا کے لئے دعا دعا دعا دعا
۱۳۷	نماز میں دعا اور دعا کے لئے دعا دعا دعا دعا
۱۳۸	نماز میں دعا اور دعا کے لئے دعا دعا دعا دعا
۱۳۹	نماز میں دعا اور دعا کے لئے دعا دعا دعا دعا
۱۴۰	نماز میں دعا اور دعا کے لئے دعا دعا دعا دعا

نمبر	ضمیمہ
۱۳۱	مفتی سرائی
۱۳۲	سر پرہیہ کی اپنی کڑواہی سے
۱۳۳	عزیز خیر کی دیکھ کر میں شکر ہے کہ نے اپنے دوزخ کا قسم
۱۳۴	دعوت اور کس کا حاصل کرنے کیلئے
۱۳۵	حق کی امام شافعی فتویٰ کے میں ختم ہونے تک دیکھ ہے
۱۳۶	وکت فوت ہو جانے کے خوف سے نصف ۱۰۰۰ دیکھ کر خیر خیر کہتا ہے
۱۳۷	نماز میں صورتوں کا مسجد میں آنا
۱۳۸	مکی مسجد میں نماز پڑھنا
۱۳۹	نماز میں ٹھکانا
۱۴۰	نماز میں سے پہلے سونا پیرا ہے
۱۴۱	نماز میں سے پہلے سونا پیرا ہے
۱۴۲	نماز میں سے پہلے سونا پیرا ہے
۱۴۳	نماز میں سے پہلے سونا پیرا ہے
۱۴۴	نماز میں سے پہلے سونا پیرا ہے
۱۴۵	نماز میں سے پہلے سونا پیرا ہے
۱۴۶	نماز میں سے پہلے سونا پیرا ہے
۱۴۷	نماز میں سے پہلے سونا پیرا ہے
۱۴۸	نماز میں سے پہلے سونا پیرا ہے
۱۴۹	نماز میں سے پہلے سونا پیرا ہے
۱۵۰	نماز میں سے پہلے سونا پیرا ہے
۱۵۱	نماز میں سے پہلے سونا پیرا ہے
۱۵۲	نماز میں سے پہلے سونا پیرا ہے
۱۵۳	نماز میں سے پہلے سونا پیرا ہے
۱۵۴	نماز میں سے پہلے سونا پیرا ہے
۱۵۵	نماز میں سے پہلے سونا پیرا ہے
۱۵۶	نماز میں سے پہلے سونا پیرا ہے
۱۵۷	نماز میں سے پہلے سونا پیرا ہے
۱۵۸	نماز میں سے پہلے سونا پیرا ہے
۱۵۹	نماز میں سے پہلے سونا پیرا ہے
۱۶۰	نماز میں سے پہلے سونا پیرا ہے

صفحہ	مضمون
۱۷۳	مسافر شرعی سے پہنچنے والی جگہ کو مراد لکریا
۱۷۵	وطن انکسارت صرف بیٹ سفر سے باطل نہیں ہے
۱۷۵	دوسرا انکسارت مسافت شرعی پر نہ ہو تو پہلا وطن انکسارت باطل ہو گا یا نہیں
۱۷۵	قیدی نماز کب قہر کرے
۱۷۶	وطن اصلی متعدد ہو سکتا ہے یا نہیں
۱۷۷	وطن انکسارت سفر شرعی سے باطل ہے یا ثابت
۱۷۷	محقق کسی جگہ شادی کرنے سے وطن اصلی بن جاتی ہے
۱۷۸	مسافر نے غلطی سے چار رکعت پڑھا دیے
۱۷۸	سوال میں درج شدہ مختلف صورتوں کا حکم
۱۷۹	روزانہ رات کے سونے میں جائے تو مسافر ہو گا
۱۷۹	فرسہ ذرا بچہ کب مسافر بنے گا
۱۷۹	مسافر یتیم کے پیچھے قضاء نماز میں افتاء کیوں نہیں کر سکتا
۱۸۰	مسافر یتیم کے پیچھے نماز ادا کی پھر معلوم ہو کہ نماز فاسد ہوئی تھی تو اب کیا کرے
۱۸۰	آبادی زائد ہوئی تو مسافر کس جگہ سے بنے گا
۱۸۱	شرعی مسافر تب ہو گا
۱۸۱	ذرا بچہ رکعت یکسر اتمام کرے یا قہر
۱۸۲	یتیم کی افتاء میں مسافر کا قہر فرما
۱۸۳	مقیم مقتدی امام مسافر کے امام کے بعد بقیہ نمازات میں قرات کرے یا نہ کرے
۱۸۳	جناب مسافر امام قہر نہیں کرتا تو خطی مقتدی کی نماز ہوئی یا نہیں
	سجدہ السہو
۱۸۳	سورۃ فاتحہ تک پڑھا لی تو کیا یہ علم ہے
۱۸۳	فرض نماز کی چوتھی رکعت میں ناجح کے ساتھ سورۃ
۱۸۳	بسم اللہ چار رکعات نماز کی متعدد اولیٰ میں درود شریف پڑھنا کیا ہے
۱۸۴	نماز میں کھڑے ہو کر نماز میں کھڑے ہونے کی ضرورت ہے
۱۸۴	بجائے فاتحہ الحیات
۱۸۴	صلوٰۃ السجۃ میں تسبیح کم و بیش ہو جائے

صفحہ	مضمون
۱۸۳	اگر امام قرائت میں غلطی کرے تو سجدہ و ستر۔ یا نہیں
۱۸۵	سجدہ و ستر دونوں طرف سلام پھیرنے کے بعد
۱۸۵	اگر سلام پھیرنے میں سہر ہو جائے
۱۸۵	پیار رکعت والی فرض نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت میں فاتحہ کے ساتھ سورہ طہ پڑھنا تو کیا حکم ہے
۱۸۶	سجدہ و ستر میں سہارے دو سجدہ کے ایک سجدہ و ستر کے کیا حکم ہے
۱۸۶	جہری نماز میں سر اور سر کی نماز میں جہری نماز کا حال سجدہ و ستر کا حکم ہے یا نہیں
۱۸۷	نماز میں سورہ فاتحہ کا سواوا دس ہے یا نہیں
۱۸۸	سورہ فاتحہ سے پہلے سورہ پڑھنا شرعی ہے یا نہیں
۱۸۸	سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ و ستر
۱۸۸	اگر سورہ فاتحہ کے بعد ستر کر دے
۱۸۹	سلام پھیرنے میں تاخیر ہو کر سجدہ و ستر کا حکم ہے یا نہیں
۱۸۹	سورہ فاتحہ اور چند آیات پڑھنے کے بعد سجدہ و ستر پڑھنا
۱۹۰	تسبیح کی کتنی رکعتیں پڑھنی چاہئے تو کیا حکم ہے
۱۹۰	سورہ فاتحہ حال تک یوم الدین تک پڑھ کر اور پڑھنے تو کیا حکم ہے
۱۹۱	سجدہ و ستر کے وجوب میں تمام نمازیں برابر ہیں یا نہیں
۱۹۱	سجدہ و ستر میں مسنون امام کے ساتھ سلام پھیرنے سے تو کیا حکم ہے
۱۹۲	تسبیح پڑھنے کے بعد سلام پھیر دیا تو رکعت چھت میں کیا سجدہ و ستر کیا حکم ہے
۱۹۳	قراۃت میں تکرار کرے تو سجدہ و ستر کا حکم ہے یا نہیں
۱۹۳	اگر عہدہ عدالتی یا قعدہ وغیرہ چھوڑ کر تفریح ہونے لگا اور مقتدی سے غصے سے بیٹھ گیا تو؟
۱۹۴	غلطی سے پہلے یا نہیں طرف سلام پھیر دے؟
۱۹۴	عیدین اور جمعہ کی نماز میں سجدہ و ستر کا وقت سا قہ ہوتا ہے؟
۱۹۴	سجدہ و ستر کے بعد تسبیح پڑھنا ضروری ہے یا نہیں
۱۹۵	مغرب یا عشاء کے آخری رکعتوں میں امام نے سورہ فاتحہ پڑھ لی تو
۱۹۵	سجدہ و ستر واجب ہوگا یا نہیں
۱۹۵	کیا مسنونہ قراۃت میں سجدہ و ستر کرے گا؟
۱۹۶	مقتدی کے سبب سجدہ و ستر
۱۹۶	سجدہ و ستر میں سے ایک ہی کیا تو نماز کا اہل دو ضروری ہے یا نہیں
۱۹۷	امام ترک تیسری رکعت کیلئے نماز پڑھ کر خاموش رہا تو کیا حکم ہے

مضمون

صفحہ

قرض کی آخری ہفتوں میں قراآت باجمہ

۱۹۷

تجدید عطاوت

آیت تجدید کو کفر پر چرنا

۱۹۸

آیت تجدید میں کہہ جائے تجدید کے نوع میں چلا جائے

۱۹۸

نماز میں تجدید عطاوت کے بعد دوبارہ آیت ہی و پڑھو گئے تو؟

۱۹۸

پندرہ گنا یا ستر آیت تجدید کی عطاوت دہرے کرے تو کتنے تجدید کرے؟

۱۹۸

تراویح میں تجدید عطاوت کا اعلان کرے یا نہیں

۱۹۹

مفتی کے لقمہ سینے سے لیا آیت تجدید پڑھنے پر تجدید عطاوت ایک ہے یا دو

۱۹۹

سورۃ فتح میں تجدید عطاوت کی آیت کو کیسا ہے؟

۲۰۰

تجدید کی ایک آیت دو مصلحتوں میں پڑھی تو کتنے تجدید واجب ہو گئے

۲۰۰

تراویح میں آیت تجدید عطاوت کے بعد میں آیتیں پڑھا کر تجدید کرنا

۲۰۰

و کون اور تجدید میں تجدید عطاوت کی تیت کرے تو کیسا ہے؟

۲۰۱

تجدید عطاوت کرنے کے بعد کفر سے روک کر ایک دو آیتیں پڑھا کر رکوع کرتے ہیں

۲۰۲

تجدید عطاوت کے ایک آیت کی تکرار میں مختلف صورتیں اور ان کا حکم

۲۰۲

موردہ تکرار میں الٹ پر کھدو یا تو یہ قسم ہے

۲۰۳

دو آیت پوری کرے دوسری نماز میں وہی تجدید عطاوت کی آیت پڑھی جو پہلے

۲۰۳

دو رکعت میں پڑھی تجدید واجب ہو گیا نہیں

۲۰۳

تجدید کی آیت کا ترجمہ پڑھنے پر تجدید عطاوت واجب ہو گا؟

۲۰۳

تجدید عطاوت کے بجائے قہر یا یا جائے یا نہیں

۲۰۳

آیت تجدید میں کس تجدید

۲۰۳

آیت تجدید پڑھنے کے بعد نماز میں تجدید عطاوت کرو یا

۲۰۳

آیت تجدید پڑھ کر بھی نماز میں تجدید عطاوت نہیں کیا

۲۰۳

ایک ہی مجلس میں آیت کی مختلف طلباء سے ایک آیت تجدید سننے سے ایک ہی واجب ہو گا

۲۰۴

باب قضاء الخواص

ایسا آیت حضرت عیسیٰ کی نماز بھی قضا ہوئی تھی

۲۰۵

قضاء نماز باقی ہو اور جس وقت گھڑی ہو گیا کرے

۲۰۵

جماعت میں شریک ہونے کے بعد قضا پڑھانے

۲۰۶

مضمون

صفحہ

۲۰۸

مہال میں نور، مسودات میں مرغل، ہزاروں کی قفا در زم ہے و کس

۲۰۹

لکھائی میں کہ زوں کا ضیہ، ناز و مات

۲۱۰

و اعلا نماز تھا کرے

۲۱۱

بچہ کی نماز کی قفا، ورنہ یہ

(رب السطن والیوم کل)

۲۱۳

ظہر کی نہ مت کھان ہو لکھی ہو، نہ مل و نہ عدت یہ سلام بھیجوا یا
یہ ایسی غنی زامت اور کرے

۲۱۳

شمس کی مستقر ترویج کی اور نہ مت لکھی، نہ بات آتی ہے

۲۱۴

سلوۃ شیخ غلامیہ میں کی متنیات اور اس کے متعلق سرکشی

۲۱۴

شبہ یعنی ایام رات میں آتے ہیں لکھی

۲۱۶

تسبیح میں کی برقیۃ بندہ سے خلائی، کوئی یا نہیں

۲۱۶

توبہ الہدایا صم ہے

۲۱۷

توبہ الہدایا صم ہے، تفسیر میں بیٹھا تھا ہے

۲۱۷

توبہ الہدایا صم ہے

۲۱۹

توبہ الہدایا صم ہے، تفسیر میں بیٹھا تھا ہے

۲۱۹

توبہ الہدایا صم ہے، تفسیر میں بیٹھا تھا ہے

۲۱۹

توبہ الہدایا صم ہے، تفسیر میں بیٹھا تھا ہے

۲۲۰

توبہ الہدایا صم ہے، تفسیر میں بیٹھا تھا ہے

۲۲۰

توبہ الہدایا صم ہے، تفسیر میں بیٹھا تھا ہے

۲۲۲

توبہ الہدایا صم ہے، تفسیر میں بیٹھا تھا ہے

۲۲۲

توبہ الہدایا صم ہے، تفسیر میں بیٹھا تھا ہے

۲۲۲

توبہ الہدایا صم ہے، تفسیر میں بیٹھا تھا ہے

۲۲۳

توبہ الہدایا صم ہے، تفسیر میں بیٹھا تھا ہے

۲۲۵

توبہ الہدایا صم ہے، تفسیر میں بیٹھا تھا ہے

۲۲۶

توبہ الہدایا صم ہے، تفسیر میں بیٹھا تھا ہے

۲۲۷

توبہ الہدایا صم ہے، تفسیر میں بیٹھا تھا ہے

۲۲۷

توبہ الہدایا صم ہے، تفسیر میں بیٹھا تھا ہے

صفحہ	مضمون
۲۲۷	تہجد کیلئے جسم کی آنکھ پر کھٹی لکڑی کا ٹکڑا۔ اسے بعد چار رکعت بیت تہجد پر چڑھا
۲۲۸	تہجد پڑھنے کے دوران کسی کے دیکھ لینے سے خوش ہو کر آیا قسم رکھتا ہے
	صلوۃ الوتر
۲۲۹	امام نے وتر میں قنوت نہیں پڑھی، روبرو میں چلے گئے عقلمندوں میں بعض نے کیا
۲۳۰	اور بعض نے نہیں کیا تو کیا حکم ہے
۲۳۱	غیر رمضان میں وتر یا جماعت اور نماز کیا ہے
۲۳۲	وتر کی نماز میں تمام صاحبِ ہر تہجد کو اپنی پھوڑ کر کھڑے ہو گئے پھر فقرہ پڑھے
۲۳۳	تہجد کیا تو نماز کا سہارا ہو گئی یہی حلقی یہ قول ہے
۲۳۴	وتر کی نماز میں پہلی رکعت میں سورۃ اعلیٰ دوسری میں سورۃ کافرون تیسری رکعت میں
۲۳۵	سورۃ اخلاص مستحب ہے مگر حدیث سے
۲۳۶	تہجد کو اگر ایلیکے بھی رمضان میں پڑھیں اور جماعت سے اگر چہ افضل ہے
۲۳۷	وتر پڑھ لینے کے بعد مظلوم ہوا ہے اس کے دو رکعت واجب لا عارہ ہے تو کیا حکم ہے
۲۳۸	وتر کے تیسری رکعت میں اللہ کے ساتھ شریک ہوا اور دو بار دو عارے قنوت پڑھے یا نہیں
۲۳۹	رمضان میں جو عشاء پڑھا ہے یا نہ پڑھی ہے کہ وہی وتر پڑھا ہے
۲۴۰	تہجد کو اگر دو بار جماعت پڑھے
۲۴۱	نماز کی نماز قنوت ہونے یا بلا وضو پڑھنے کی وجہ سے دوبارہ پڑھنی لگی تو وتر کا
۲۴۲	اعادہ ضروری ہے یا نہیں
۲۴۳	نماز وتر کی استخوان قرأت
۲۴۴	بتر یا جماعت
۲۴۵	بتر کی دو یا ایک ہو
۲۴۶	دعا سے قنوت کے ساتھ ورد پڑھنا
۲۴۷	مقتدی دعا سے قنوت پڑھ کر پڑھیں
۲۴۸	دعا قنوت حیوٹ کی
۲۴۹	وتر میں دعا قنوت پڑھنا بھول گیا۔

باب صفة الصلوة

سجدہ اور قعدہ میں ہاتھ کی انگلیاں کس طرح رکھے:

(سوال ۱) قعدہ اولیٰ اور قعدہ دوم ہاتھ کی انگلیاں کھینچے یا نہ۔

(الجواب) مردوں کے لئے قوس میں دووں ہاتھ کی انگلیاں کھینچ کر اور ان کو چیدی کر کے کھینچ کر ماسنون ہے۔
 قعدہ ثانی اپنے دونوں ہاتھ کی انگلیاں ملا کر زمین پر اس طرح رکھے کہ انگلیوں کے سرانجام کی طرف، جس ان دونوں
 حالتوں کے خلاف، انگلیوں کو حسب حادثہ رکھنے سے منع ہے۔ کہ عاصہ اصابع ینبہ زہود معنی، اسی مطلقاً
 حسنات معصیہ بعض القہا یولایند الصم لا ہت ولا تعویج الا فی الرکوع کما فی التہذیب
 وغیرہ وغیرہ ج ۱ ص ۱۵ فصل دوا اذ ان الشروع فی الصلاۃ یحفظ ولا تعلم۔

کھم میں پچھراں کی صف میں کب کھڑا ہے اور کب کھڑا نہ رہے:

(سوال ۲) کھم میں بالغ لڑکا نماز پرستائے نماز میں کھڑا کئے ضروری ہے، تو یہ کافرانوں کی صف میں کھڑا ہو
 سکا ہے کہ پیچھے تیار کھڑا ہے؟

(الجواب) ایک سے زائد پیچھے ہونے تو ان کی تجدید صف بنائی جائے، بالغوں کی صف میں کھڑا رہنا ضروری ہے۔ اگر
 ایک لڑکا، تو پیچھے تیار کھڑا نہ رہے مردوں کے ساتھ شامل ہو جائے، تاہم اگر کسی میں ہے ان الصبیح الواحد لا یفرہ
 منفر دہ اس صف الرجال بل مدخل فی صفہ، یعنی ایسا نہ کرے، مردوں کی صف چھوڑ کر تیار کھڑا نہ رہے بلکہ
 مردوں کی صف میں چلے (ج ۱ ص ۳۵) یا ایسا نہ کرے، مردوں کی صف چھوڑ کر تیار کھڑا نہ رہے بلکہ
 ایک لڑکا سو مردوں کی صف میں شامل کیا جائے تاہم اگر کسی میں ہے ان الصبیح الواحد لا یفرہ منفر دہ اس صف
 الصف الاول، صورت مستور میں جب لڑکا ایک میں ہے اور کھڑا ہے تو اس کو بالغوں کی صف میں لے لیا جائے
 نہ۔ وانشاء اللہ العزیز۔

آنکھ میں مویا ہو تو نماز کا کیا حکم ہے؟

(سوال ۳) آنکھ میں مویا ہے۔ آپریشن کرانا ضروری ہے۔ نہ آنکھ چلی جائے گی۔ دریافت طلب یہ ہے کہ پریشانی
 کے وقت بعض دوا اشارہ سے بھی نزع سے کہ ڈاکٹر کی اجازت نہیں ہوتی۔ آپریشن کر کے لے لیں؟

(الجواب) صورت مستور میں مفہوم یہ ہے آپریشن کر کے سر کے اشارہ سے نماز پر بھی جانی دوو تھا کی اجازت نہیں
 اور سر کے اشارہ سے نماز پڑھنے میں نقصان ہوگا، تو آپریشن مجبوری کی صورت میں نماز کی اتھا کی اجازت ہے۔

فقط واللہ اعلم بالصواب

پیشانیہ نکلتا ہو تو بیشک نماز پر حنی چاہئے؟

(سوال ۴) ایک آدمی کھڑے کھڑے نماز پڑھنے کو پیشانیہ نکلتی ہے۔ اور بیٹھنے میں یہ پیشانیہ جتا کر
آدمی کھڑے کھڑے نماز پڑھے یا بیٹھ کر؟

(الجواب) یہ آدمی بیٹھ کر نماز پڑھے۔ (فتاویٰ براہین ص ۹۰) اکتہ اللہ علیہم بالصواب۔

(سوال ۵) کھڑے کھڑے یا بیٹھنے بیٹھنے نماز پڑھے تو قطرے نکلتے ہیں اور چت لیت کر سانس پر غور نہیں ہے تو
نماز کس طرح پڑھے؟

(الجواب) اس صورت میں سانس نہ آئے تو اشارہ نماز پڑھنے کی اجازت نہیں۔ کھڑے کھڑے نماز پڑھے (طلع
الشمس و انسائیل ص ۹۹) ملاحظہ۔

صف میں جگہ نہ ہو تو پیچھے کہاں کھڑا ہو؟

(سوال ۶) صف میں جگہ نہ ہو تو پیچھے کہاں کھڑا ہو؟ دیوان میں یہ کون ہے؟

(الجواب) صف میں جگہ نہ ہو تو امام کو کھڑے ہوں تک انتظار کرے اگر کوئی دوسرا شخص آجائے تو اس کے ہمراہ
امام کی سیہ میں صف کے پیچھے کھڑا ہو جائے اگر کوئی نماز پڑھنے کو آجائے تو امام کو کھڑے ہوں تک انتظار کرے۔ (مندی استوی جلد ۱
بقوم عن ابن الامام ان امكاه وان رجلا من الصف فرجة سلها والا انتظر حتى يعين آخر صفنا
حلفه وان لم يعين حتى يركع الامام بخبر علم الناس بهذه النسيان فجلدوه وبلغوا حلفه ولو لم
يحد عائلاً يشق حلف الصف بحذاء الامام لتضرورة (اشامہ ج ۱ ص ۵۳) (من اثم الجصاصه
بكره له القيام حلف الصف وحده مني وحده في الصف فرجة وان لم يوجد في الصف لم ينظر
الى امر كسوع فان جاء واحدا يقوم احدهما في جب الاخر بحذاء الامام والا يجذب واحدا من
الصف الى صفه فليف في حبه لكن الاول في زمرنا القيام وحده بحذاء الامام لعلنا نجهل على
الناس فلو جروا حدافسد الصلوة (محال ص ۱۰۲ ج ۵ ص ۳۴) فقط و اعد اعلم بالصواب۔

مریض آدمی کا پیچھے کھڑا ہونا چاہئے۔

(سوال ۷) اگر آدمی مسجد میں آکر ایسا حالت نماز پڑھتا ہے مگر پیچھے پڑھتا ہے۔ اس کا کیا حکم ہے؟ آیا جائز ہے؟

(الجواب) اگر مریض یا مہاجر ہے مگر قیام کرے تو کر جائے یا مرض کے بعد جانے یا جلد اچھا ہونے کا
اندیشہ ہو یا جب تک تکف ہوئی ہو اس کے لئے پیچھے کھڑا ہونا جائز ہے۔ لیکن اگر کھڑے رہنے کی استطاعت ہے
تو پیچھے کھڑے نہ رہیں۔ اگر تھوڑی دیر کھڑا رہتا ہو تو اتنی دیر کھڑا ہے یہیں تک کہ اگر کھڑے ہو کر تکبیر پڑھے
کچھ کی حاجت ہو تو تکبیر پڑھے اور کھڑے ہو کر تکبیر پڑھے یا بیٹھ جائے بعض مریض کھڑے ہوتے ہیں مگر کچھ پیچھے کھڑے ہو کر تکبیر پڑھتے

انقول الثانی: وقتہ قبل التکبیر و نمبہ فی المجمع الی ابی حبیہ رحمہ اللہ و محمد رحمہ اللہ فی غایۃ البین الی عامۃ علما و فی المبسوط الی اکثر مشائخنا و صحبہ فی الہدایۃ و بشہد لہ ما فی الصحیح عن س عمر قبل کان الی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اھج الصلوۃ رفع یدہ حتی ینکث حذاء مکبہ ثم ینکث

انقول الثالث: وقتہ بعد التکبیر فیکبر لولائم یرفع یدہ و بشہد لہ ما فی صحیح المسلم
 نہ کان اذا صلی کبر ثم یرفع یدہ (بحر الرائق فصل اذا اراد اللحدون فی الصلاۃ
 ج ۵ ص ۳۰۵) ثم یصعد صلیبہ عن ۳۰۵ ج ۱

تذکرہ صلوۃ میں پہلے دو مرتبہ صورت اٹھل ہے۔ یہی صورت بھی پانچویں میں ہے۔ لیکن پہلے پہل میں
 ب والا صبح نہ یرفع یدہ لولائم یکبر لان فضلہ نفی التکبیر عن غیر اللہ لعلی مقدم علی
 لا یجانب (ہدایہ ص ۶۸ صفحہ الصلاۃ ج ۱ نامی بحر الرائق)

”جو ہر صورت میں ہے اس کے بعد کہ لا انا ربی واولیٰ و آخریٰ و اولیٰ و آخریٰ و اولیٰ و آخریٰ و اولیٰ و آخریٰ
 ثم یرفع یدہ۔ والا صبح اب یرفع ولا لولائم منصرف نافی موضع الصلاۃ کبر (جو ہر ص ۳۹ ج ۱
 باب صفۃ الصلاۃ)

صورت مسنونہ میں نماز صبح ہو کہ لیٹاں ہاتھ بلند کئے تاکہ تیر میں آئے کہ نہ لیٹے ہاتھ بلند کر تیر کہنے کی
 وقت نہ لیٹے غلا اور مرد ہے۔ یہ وقت ہے نماز پڑھنے کا۔ نہ کہ تیر کہنے کا۔ تیر کہنے ہاتھ بلند ہونے پر تیر کر دی جاتا ہے۔ تیر
 بلند ہونے تک تیر کہنے میں دوسری فریضہ ہے کہ نہ لیٹے اور نہ یرفع یدہ۔ امام کو ہاتھ اٹھائے کچھ تیر کر دے کہے
 گا تو امام سے پہلے تیر کہنے کی وجہ سے اس کی ابتدا اور نہ لیٹے ہوں۔ اگر غلط اللہ کہنے میں مستی نہ کیل کہے بلکہ
 خدا اللہ نام سے ساتھ شروع کرے۔ لیکن لہ آئینہ امام کے قدم کرنے سے یہی مستی قائم کرے۔ اب بھی اقامہ
 درست نہ ہوگی۔

ھو قال اللہ مع الامم و کبر قبلہ (ای قبل قراۃ) لم یصح (در مختار مع شامی ص ۲۰۸ ج ۲
 صفحہ الصلاۃ فصل اذا اراد اللہ ہاتھ بلند کرے کہ نہ لیٹے اور نہ یرفع یدہ۔)

دووں اور تیر کے کی تیرات کام تین طریقہ یہ ہے کہ فوراً میں جاتے وقت تیر بھی ساتھ ساتھ شروع
 کر دے اور ساتھ ساتھ نہ کرے۔ اسی طرح تیر میں جاتے وقت بھی تیر ساتھ ساتھ شروع کرے اور ساتھ ہی آخر
 کرے۔ شروع و تیر میں پہنچنے کے بعد تیر بنائے کے خلاف ہے اور اس میں دو باتیں بھی لازم آتی ہیں۔ ایک
 کہ تیر تیر کے وقت کو ختم کرنے کی دوسری کہ تیر کے وقت تیر کہنے کی۔ کیونکہ یہ وقت دو تیر کے ہی تیر
 پڑھنے کا ہے اور تیر کہنے کا نہیں۔

فلما فرغ من القراءۃ ینکث و اکھا مکرونی بھی ان یکن ابتداء تکبیر عند اول النحرور
 و الفراغ منه عند الاستواء و قال معہم اذا تم القراءۃ حالۃ النحرور لانس یہ بعد ان یکن
 مدغنی من القراءۃ عرفاً و کلمۃ والا ول (صحیح زینیہ المصلی ص ۸۸ صفحہ الصلاۃ)

وفی موضع آخر ان مافی الا ذکر المستروحة فی الا نغلات بعد تعام لا مغل وفی
کر امان نکر داعی موضعہ ونختبہ فی غیر موضع: ص ۹۲ کبیری ص ۳۳۵ صفحہ الصلوة

نمازوں میں رکوع و سجود کی قیامات زور سے پڑھے یا آہستہ؟

(مسئلہ ۱۰) بعض آدمیوں کی عادت ہے کہ غرضِ سخت و خفہ ہاتھوں میں ڈال کر رکوع و سجود کی قیامات اور
تکبیرات و قیامات اور تشهد اور دو رکعت اور نماز کے بعد دعا اور وظیفہ وغیرہ زور سے پڑھتے ہیں کہ قریب مار پڑھنے
والے کو زور ہوتا ہے اور نماز میں غلطی ہوتی ہے۔ شوق اور خشوع فوت ہو جاتا ہے۔ تو اس قدر زور سے پڑھنے کا شرعی حکم
کیا ہے؟

(الجواب) غرض و غیرہ میں ڈال کر رکوع و سجود کی قیامات وغیرہ بلا قوت قرآن مجید ذکر و دعا اور وظیفہ وغیرہ اس
قدر زور سے پڑھنا کہ سانسوں کی وجہ سے نماز پڑھنے والوں کو کھان ہوا، بھول جائیں یا ان کے خشوع و خضوع میں یا
الفاظ آئے والوں کی تسویتی میں فرق آئے اور ان کی نیند میں خلل پڑے (اس طرح پر حنا کو رست نہیں۔
نہ وہ مہجہ نہ بہ لہذا اللہ عز و جل چھوڑ دینی چاہئے

وفی خاتمة الجموعی عن الامام الشعرانی اجمع العلماء سلماً و خلفاً علی استجاب
ذکر الجماعة فی المساجد وغیرہ الا ان بنوش جہر ہم علی نام او مصلی او قوی الخ زمامی
ص ۱۱۸ ج ۱ احکام المساجد مطلب فی دفع الصوت بالذکر

وقد ذکر استبح هذا الوهاب الشعرانی فی کتابہ العمی "بیان ذکر الناکر للمذکور
والناکر للمتکور" مابعد و اجمع العلماء سلماً و خلفاً علی استجاب ذکر اللہ تعالیٰ جماعة فی
المساجد وغیرہ من غیر بکیر الا ان بنوش جہر ہو بالذکر علی نام او مصلی او قوی الخ
ہو مقرر فی کتاب الفہم (الامام) والظن مع مخرج الحموی ص ۵۲۰ فقط واللہ اعلم بالصواب

تکبیر تحریر کے بعد ہاتھ باندھے یا چھوڑے

(سوال ۱۱) تکبیر تحریر کے وقت دونوں ہاتھ کون کس ہاتھ زباندھے یا چھوڑ کر بھر بانہ مجھے صحیح طریقہ کیا ہے؟
(الجواب) تکبیر تحریر کے بعد اور ترکس و جانتے ثابت ہے کہ ہی طرح نماز سیر کی پہلی رکعت میں تیسری تکبیر کے
وقت ہاتھ اٹھا کر باندھ لئے جائیں۔ ہاتھ چھوڑ کر بھر بانہ ہٹا کر کسی سے ثابت نہیں اختلاف اس بات میں ہے کہ ہاتھ اور
قراءت پڑھنے کی حالت میں ہاتھ باندھے یا چھوڑے۔ کہے۔ امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف کے نزدیک باندھنے کا حکم
ہے۔ (یونکہ وہ ہاتھ باندھنے کو قیام کی حالت قرار دیتے ہیں اور امام احمد کے نزدیک وہ کے وقت ٹھوڑے کا حکم ہے ان
کے نزدیک ہاتھ باندھنا قراءت کے بعد واجب ہے۔) جب اذان و اذان الی الخ الدخول فی الصلوة اخرج تکیہ
من کعبہ ثم افھما حللاً ادبہ ثم کبر بلا مد ذویا ثم وضع یمنہ علی یسارہ نعت سورۃ غلب
النحر یمہ بلا مہلہ مستفتحاً الخ۔ جب مدود زور سے گرنے کا راہ کرنے تو اپنی تعظیماں آتش سے نکالے

(الجواب) مذکور تفصیلات کے لئے، اگرچہ اس مرد نے یہ دعوے وہ تو نماز کا کٹھن نہیں سمجھا جانے کا یہ وفد صریح الہی صلی اللہ علیہ وسلم و لوح من الر حجات منہ اذا غوضاً فاحسن و صوء نہ توحہ فی المسجد لا یبھضہ الا الصلوۃ کان مشیہ فی حکمہ الصلوۃ و خطوہ مکفورات لغیرہ

ترجمہ :- وہ اپنی نیک عملوں سے بڑھ کر اپنے صبر و شہادت پر مایا شرف فرمایا کہ تفصیلات نماز کو پڑھانے والے باتوں میں سے ایک یہ ہے کہ جب کوئی شخص وضو کرے اور وضو، لیکن طریقت کے (باقی وضو) کے آب مثلاً قبلہ، بیضاب، نیکی باتیں نہ کرے۔ مستون طرح پر مس آئے تو خیرہ کی مثال رکھے اور ان کو پھر اگرے) پھر مسجد کی طرف روانہ ہو۔ اور اس کا محرف صرف نماز میں ہو تو اس کا پٹنہ نماز سے حکم میں موافق رہے کہ قدم نکالوں کے کفارہ کرنے والے ہوں گے (یہ قدم) یہ گناہ معاف ہوگا۔ فقہاء و ائمہ اہل الصواب۔ (بحر اللہ، جلد ۸ ص ۸۸)

شروع کی ہوئی نماز تکمیل پر پورے پر توڑے یا نہیں؟

(سوال ۱۵) مسجد میں نماز پڑھانے کے خیال سے نماز شروع کی۔ پھر مسجد کی وقامت کی تو نماز پوری کرے یا توڑ کر جماعت میں شامل ہو جائے۔

(الجواب) (امور) رسول شریعت پرانی کرے۔ علامۃ اللہ تعالیٰ میں ہے۔ و لم یصح الصلوۃ فی منزلہ لم یصح الاقامۃ فی مسجد آخر اولی مسجد یم الصلوۃ۔

ترجمہ :- اگر مکان میں نماز شروع کی۔ پھر دوسری مسجد یا محلہ کی مسجد کی وقامت کی تو نماز پوری کرے یا توڑ کر جماعت میں شامل ہو جائے۔

نماز کے سلام میں ویرکات کا اضافہ:

(سوال ۱۶) نماز کے سلام میں ویرکات کا اضافہ کیا جائے یا نہ کیا جائے؟

(الجواب) ویرکات کا اضافہ متروک نہیں ہے۔ و قولہ "سلام علیکم ورحمۃ اللہ علیہم یقر ویرکاتہ" کما فی اہدایۃ الاحکام کہ قال

المطہری فی شرح المصابیح لفظ ویرکاتہ لم یورد فی سلام الصلوۃ و فی السراج وہ لا یقول ویرکاتہ و صرح فی السورۃ ماہ بدعۃ و نہیں کہ شہینی ثابت و لکن یورد ما فی الحاوی القدسی من اہل سوری و اہل اہل اہل و الاحکام و ۱۱۔ دوی ماہا جاء فی سنن ابی داؤد من حدیث وائل بن حجر ما زاد صحیح احشۃ المیز علی الغرر ج ۱ ص ۳۴

فان لا السلام علیکم ورحمۃ اللہ علیہ و درج الحدادی علیکم السلام (و) یہ (لا یقول) ہنا ویرکاتہ و جعلہ النووی بدعۃ و ردہ الحللی و فی الحاوی کہ حسن (در مختار مع الشامی ج ۱ ص ۴۹) مطلب فی وقت ادر کہ فضیۃ الافتاح یحفظ و اللہ اعلم بالصواب

بیٹھ کر نماز پڑھی جائے تو رکوع کا صحیح طریقت کیا ہے :

(سوال ۱۷) جب کوئی بیٹھ کر نماز پڑھے تو رکوع کا صحیح طریقت کیا ہے؟ بیٹھا تو جہاں

(الجواب) مستحب اور صحیح طریقت یہ ہے کہ ٹوٹ کھاتی جھکا لی جائے کہ پیشانی ٹخنوں کے مقابل ہو جائے۔ سرین اٹھانے کی ضرورت نہیں۔ نقطہ اکتان والی شکل میں ہے الا ستغفار صلی النعل فاعذ فکیف یو کع فیہ۔

الاستغفار۔ الرکوع یتم بہتجاء الظہر لکن المستحب ان یو کع بحت بحدی جہتہ قدم و کبہہ نقلہ الشامی عن حاشیۃ الفتح عن البر حندی (ص ۶۷) یولو کن یصلی فاعذ فیہ ان یخطف جہتہ قداد و کبہہ لیحصل الرکوع (شامی ج ۱ ص ۱۶) مطلب الرکن الاصلی والرکن الزاید بحت بحث الرکوع والسجود فقط و اقامہ علم بالصواب۔

تو مہ اور جلسہ میں دعاؤں کا حکم:

(سوال ۱۸) تو مہ اور جلسہ میں امام اور مقتدی دعا پڑھتے ہیں یا نہیں؟ ایچہ تو جہاں۔

(الجواب) مقتدی رکوع سے سر اٹھانے کے بعد سیدھا کھڑا ہو کر (تو مہ میں اگر بنا تک اُٹھ کے بعد جہاں اکثر خطیباً مبارکاً نہ کہہ سکتا ہے۔ جب کہ وقت مل جائے امام سے پیچھے رہنا لازم نہ آتا ہو ای طرح دونوں کی دونوں کے درمیان (جلسہ میں) اللھم اغفر لی کہ وقت میں جاتا ہو تو وارحمنی و اعلنی و اوزنی یعنی کہہ سکتا ہے کہ میں نہیں ہے۔ (نور لیس بیٹھا ذکر مسنون ہذا ابو یوسف سالت الامام فیلول الرجن اذا رفع رأسہ من الرکوع والسجود انھم قال یقول ربنا لک الحمد وسکف ولقد احسن فی الجواب اذ لم یتم عن الا سعضار بہر وغیرہ۔ قول بل فیہ اشارۃ الی انہ غیر مکروہ اذ لو کان مکروہاً نہی عنہ کما ینبہی عن الغر لاف فی الرکوع والسجود وعلم کو نہ سونا لا یتا فی الحوازی کالتسمیہ بین الفتح والنور بل یعنی ان یندب الدعاء بالمغفرة بین السجدة ین خروجا من خلاف الامام احمد و رحمہ الفتح ج ۱ ص ۳۷۲ باب صفۃ الصلاۃ) اقولہ محمول علی الفل بصرح بہ فی التحلیۃ فی الولود فی القروۃ والجلسۃ وقال علی انہ ان لت فی المکتوبۃ فلیکن فی حلقۃ الا افراد او الجماعۃ والعموم معصرون لا یظنون بفلک کما نص علیہ الشافعی ولا ضرر فی التزمہ وان لم یصرح بہ مشالحنان القواعد الشرعیۃ لوتبزع عنہ کیف والصلوۃ والتسبیح والتکبیر والقرآنۃ کما لت فی السنۃ (شامی ج ۱ ص ۳۷۲ ص ۳۷۳) فیضاً علیہ الاطاریقۃ ودرختاں ہے۔ ثانی نے علیہ سے نقل کیا کہ ان دعاؤں کے التزام سے کچھ ضرر بھی نہیں۔ گو مشرک نے اس کی تصریح نہیں کی۔ اس لئے کہ اگر عدل عریض التزام مذکور کے مخالف نہیں۔ اور قرأت اور تسبیح اور تکبیر فرضوں اور نفلوں میں یکساں ہی ہیں تو یہ مائیں اگر یکساں ہوں تو کیا حرج ہے۔ (غایۃ الاطوار ج ۱ ص ۳۳۵) ایضاً (لابتہ حضور آرام ہو کر کی ہدایت من ام قوماً فلیخطف فان فیہم المریض والتکبیر و ذالما حاجۃ (او کما قال علیہ الصلوۃ والسلام) کالما ذکر نے

ہوئے مقتدی کے لئے رحمت اور شفقت کا سبب بنے۔ فقط الحمد للہ بالصواب۔

مقتدی کے بیٹھنے کے بعد امام نے سلام پھیر دیا تو وہ التحیات پڑھے یا نہیں

(سوال ۱۹) مقتدی نے تکبیر تحریر کیا اور امام نے سلام پھیر دیا تو اب اسے دیکھ کر کھڑے ہونا چاہئے یا کھڑے کھڑے ہی قرأت شروع کر دے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ اگر مقتدی کے بیٹھنے ہی سلام پھیر دیا تو التحیات پڑھنا چاہئے۔ یا پھیرنے ہی کھڑا ہو جائے۔ بیّناتو جرو۔

(الجواب) مسبقاً نے تکبیر تحریر کی اور امام نے سلام پھیر دیا تو یہ شخص جماعت میں شامل ہو گیا۔ اپنی نماز شروع کرے تقدیر کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور اگر امام نے السلام کا لفظ کہا ابھی تکلم کا لفظ کہنے نہیں پایا تھا کہ مسبقاً نے تکبیر تحریر کی اور تقدیر میں بیٹھا تھا کہ امام نے سلام پھیر دیا تو اس کو تشہد پڑھ کر کھڑا ہونا چاہئے۔ اگر تشہد پڑھے بغیر ہی کھڑا ہو گیا تب بھی نماز درست ہے۔ شامی میں ہے۔ قال فی النجاشی الا علم اذا فرغ من صلاۃ قلعا قال السلام جاء رجل والمقتدی بد قول ان يقول علیکم لا یصیر صلاۃ فی صلاۃ لان هذا صلاۃ (باب صفة الصلاۃ شامی ج ۱ ص ۳۶۶ وفتاویٰ رحبیہ ج ۱ ص ۲۰۵) شامی میں دوسری جگہ ہے۔ وشمعل باطلاحہ مالوا اقتدی بہ فی اثناء التشہد الاول والآخر فحين قد فہم املعہ او سلم ومقتصد انہ یتم التشہد ثم یقول لا یصیر صلاۃ ثم یرجع الی الذبحۃ والفلان عن ابی حلیث المختار عندی انہ یتم التشہد ان لم یتمل اجزائہ ولله الحمد (شامی ج ۱ ص ۳۶۳ حفظ الصلاۃ بعد) مطلب فی اعادة الترتیب لاحتی بقطر والله اعلم بالصواب۔

سورۃ فاتحہ کے شروع میں اور سورۃ فاتحہ و سورت کے درمیان

تعوذ و تسمیہ پڑھے یا نہ پڑھے

(سوال ۲۰) پہلی رکعت میں ثناء پڑھنے کے بعد سورۃ فاتحہ کے شروع میں اور اسی طرح ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے شروع میں تعوذ و تسمیہ پڑھنا چاہئے یا نہیں؟ اور سورۃ فاتحہ کے بعد سورت لانے سے پہلے التسمیہ پڑھنا چاہئے؟ بیّناتو جرو۔

(الجواب) پہلی رکعت میں (منزل اور امام کے لئے) ثناء کے بعد التوبہ اللہ اور ہم اللہ دلوں پڑھنا سنون ہے۔ اور بقیہ رکعتوں میں سورۃ فاتحہ کے شروع میں صرف ہم اللہ پڑھے جو وسن التعوذ للقرآن وسن التسمیہ لول کل رکعۃ قبل الصلاۃ لانه صلی اللہ علیہ وسلم کان یفصح صلاۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم (مرطی الصلاۃ مع طحطاوی ص ۱۵۱) سببی سرافہی ارل کل رکعۃ ثم یحضر مع الشامی ج ۱ ص ۷۵ (قبیل مطلب لفظہ المقتدی اکد وبلغ من فقط المختار) ورنماز میں دوسری جگہ ہے۔ والو رکعۃ الثانیہ کلا ولسی) فصار دھیر اللہ لا باقی ثناء ولا تعوذ فیہا) لذلک یشرع الا مرة (در مختار مع الطحاوی ج ۱ ص

۳۳ صفحہ التلاوة

۳ روک تھام دے کہ میان رسم التلاوة میں ہر شے ہے شامی میں ہے ان میں سے کسی ایک سے التلاوة
والمسورة المعقودة وفسرنا وجہاً اکلاناً حسباً عندنا من حقیقة وحیہ اللہ یعنی سورۃ فاتحہ اور سورۃ بقرہ
پڑھیں یا آیت شامی کے درمیان امام و حنفیہ کے نزدیک رسم اللہ پڑھ لینا بہتر ہے (شامی ج ۱ ص ۵۸ مطب
فراة البسملہ بین الفاتحة و السورة حسن فقط واللہ اعلم بالصواب .

نہ پاؤں سے غلط نیت نکل گئی تو کیا قسم ہے :

(سوال ۲۱) نماز شروع کرنے کے بعد یاد آیا کہ زبان سے نہایت کچھ نکل گیا تو فرض نکل گیا یا قنوت اب
بوجائے کی یا نہیں؟ بیجا تو جہاں۔

(الجواب) اول میں معرکیت تھی کہ زبان سے کچھ نکل گیا تو نیت نکل گئی یا نہ ہو گئی۔ درمیان میں ہے۔
والمختصر فیہا عمل الخبط الملازم للارادة فلا عبوة للذکر باللسان من خالف القلب لانه كلام
لا یفرق من مختار بقوله ان خالف القلب، لعم فمقد انظر وتلفظ بالعصر صہواً اجراء کما فی
شر اہل حق فہتانی (در مختار مع التمام ج ۱ ص ۳۸۵، ۳۸۶) باب شروط الصلاة بحب النية
فقط واللہ اعلم بالصواب .

نماز شروع کرنے کے بعد یاد آیا کہ غلط نیت کی ہے تو کیا نماز میں نیت درست کر سکتا ہے؟

(سوال ۲۲) نماز شروع کرنے کے بعد یاد آیا کہ نہایت کچھ نکل گیا تو فرض نکل گیا یا نہ ہو گئی۔
نیت کی ہے قنوت نماز توڑ کر پھر تکبیر تحریر کیے یا نماز میں ہی نیت بدل دے۔ اگر نماز میں ہی نیت بدل سکتا ہو تو سب
نیت بدلنے کا اختیار ہے کہ کون کے ہند بھی بدل سکتا ہے؟ بیجا تو جہاں والا حیدر آباد۔

(الجواب) ایسا نیت ہی نماز شروع کر دی پھر یاد آیا کہ نیت نہیں کی ہے یا غلط نیت کی مثلاً عصر کی جگہ فجر کی نیت کر لی تو
اب نیت کا وقت جا ۳ یا نماز شروع کرنے کے بعد نیت کا اعتبار نہیں، فرض نیت کرنے کے بعد تکبیر تحریر کیے، ولا
عبوة بنية متخرفة عنها علی المذهب بقوله ولا عبوة بنية متخرفة، لان العزم والاعتناء عن النية لا یقع
عادة فلا یبنی الذانی علیہ الخ (در مختار مع التمام ج ۱ ص ۳۸۷) ایضاً فقط واللہ اعلم بالصواب .

بہائی جہاز میں نماز پڑھنا:

(سوال ۲۳) ایک شخص بذریعہ ہوائی جہاز حج کے لئے آیا انہوں نے مصر کی اور مغرب کی طرف ہوائی جہاز میں پرچی
کیا یہ بات سمجھ ہے کہ جس چیز پر نماز پڑھتے ہیں اس کا زمین کی سطح سے لگا ہوا ہوا ہوا ہے؟ اس لئے مصر اور مغرب
کی نماز تھا کہ ہوائی جہاز میں صحت فرما نہیں۔ بیجا تو جہاں۔

(الجواب) ہوائی جہاز میں نماز کا وقت آجائے تو نماز نہ پڑھنا کہ پڑھ لے اور بعد میں اعادہ کر لے۔ فقہ
واللہ اعلم بالصواب .

مجدد میں صرف پیر کا انگوٹھا زمین پر رکھا اور انگلیاں نہ رکھیں تو سجدہ معتبر ہو گا یا نہیں :

(سوال ۳۰) یا فرمات ہیں ملائکے میں اس میں کہ گرونی نہیں انداز میں جد سے کسی حالت میں اپنے پیر کی انگلیاں زمین کو نہ دے۔ یہ انگوٹھا رکھنا ہوتا ہے نہیں کا یہ نہیں کیا ہے۔ سجدہ ہو گا یا نہیں اور جہاں

(الحجاب) سجدہ میں فقط پیر کا انگوٹھا زمین پر رکھنے سے تیار ہو جائے گی کہ صرف انگوٹھا رکھنے پر تیار کرنا اور دوسری انگلیوں کو اٹھائے رکھنا خلاف سنت ہے اس لئے کہ وہ ہے بہ سنت یہ ہے کہ دونوں قدموں کی انگلیاں زمین پر رکھیں اور انگلیوں کا رخ قبر کی جانب ہو۔ دو وضع اصبع واحدہ شرط اور محتاج اور اللہ کو تم وضع

شعنا من الخضر لم یصح السجود الخ وشمی ح ۱ ص ۲۰۲ بحث الركوع والحدود ووالص ۱۲ موضع

الانتمین علی ما ذکر فی الحلاص ووضیع اصبعہما والعرلا موضع الا صبع نو جبہہما نحو القبلة لیكون الا اعتماد علیہا حتی لو وضع ظہر القدمین ولم یوجہ اصبعہما وواحدہما نحو القبلة لا یصح سجودہ

وہذا مما یحب حفظہ واكثر الناس عند غافلون ومعالی الا نوار ص ۱۵۵ مجلس نمبر ۵۳ فقط

والفہم بالمصوبات ۳ فی جلد ۱ ص ۱۶۰

حالت قیام میں تکبیر تحریر کی پھر بلا توقف رکوع میں چلا گیا تو کیا حکم ہے :

(سوال ۳۱) منتہی کے بحالت قیام تکبیر کی اس کے بعد بلا وقف رکوع میں چلا گیا اور رکوع میں پہنچا تو اس قدر قیام سے (تو کا) فرض متعلق ہو جائے گا یا تکبیر کے بعد توقف کرنا ضروری ہے یا نیز تو جہاں

(المصوبات) بحالت قیام تکبیر کی منتہی قیام کافی ہے۔ تم اس بار میں ہے۔

حتی لو کسر قاسما ولم یقف بمر مودیا لرضی التکبیر والقیام جمعا ولا یلزمہ توقف بعدہ قالہ لان قسما وجد من القام بکفہ

ترجمہ یہاں تک کہ اگر تکبیر کھڑے کھڑے کی اور پھر توقف نہ کیا تو یہ برابر تکبیر دونوں کا فرض (آتی مقدار تک) ہے۔ یعنی اگر چاہے بعد اس کے قیام میں توقف کرنا اس کا لازم نہیں اس لئے کہ جس قدر قیام پایا گیا وہی کافی ہے۔ (یعنی اس بار میں ۳۰ ص ۱۰۸ مجلس نمبر ۵۳ فقط ولفہم بالمصوبات)

یا قص نعتل شخص کون ہی صدف میں کھڑا ہو

(سوال ۳۲) ایک لڑکا ہے جو بے سن و پایا گل جیڑا ہے اور نماز میں سکن کے ساتھ کھڑا نہیں رہتا۔ پاگوں کی طرح ہر جہر و تحریر میں ہے۔ اور پائی تالی کی وہ بھی خیل نہیں رکھتا لیکن اس کے باوجود وہ پہلی صف میں کھڑا رہتا ہے اور اس کی جد سے دوسرے نمازیوں کو تکلیف ہوتی ہے تو اس لئے وہ پہلی دوسری صف میں کھڑا جاسکتا ہے؟ اور اگر وہ آٹھ اونچے سے تو اس کو بھیجے کہ نکتے میں یا نہیں؟ نیز تو جہاں

(الجواب) جو بالکل لڑکا پاگوں کی طرح ہو نماز کی صفات نہ سمجھتا ہو پائی نہ پاؤں کا خیال نہ کرتا اور نماز میں جگہ کرے تو اس کی جگہ سے نماز میں کوئی نہ ہوتی ہو اس کو پہلوں کی صف میں کھڑا ہو۔ نہ سجدہ ہو گا۔ نہ کھڑا ہو گیا تو

والفنون وصلاح الجدة ویرب بین تکبرات العیدین اذلیس فیہ ذکر عازن ورافی الصلاح مع
صحطاری ص ۵۴ فصل فی کعبیۃ ترکیب افعال الصلوة فقطع و اللہ اعلم بالصواب

مراد اور عورت کے رکوع میں فرق

(مسو ۳۰) بعد سلام مستنون اعرض ہے کہ مراد اور عورت کے رکوع میں کچھ فرق ہے یا نہیں؟ اگر فرق ہے تو بتائیں
کون کون سے نکات کے ساتھ یہ فرق پڑتا ہے؟

(الجواب) مراد اور عورت کے رکوع میں پندرہ باتوں میں فرق ہے (۱) یہ کہ مراد رکوع میں اٹھائے گئے ہر پہلو اور سر میں بار
برہا میں اور عورت ٹھوڑی مقدار تک یعنی تالی صرف اس قدر کہ ہاتھ ٹھنوں تک پہنچ جائیں یعنی سیدھی نہ سرست (۲) چونکہ
مراد ٹھنوں پر انکھیاں طغلیاں کھائے اور ہاتھ پزور دیتے ہوئے صوبلی سے ہاتھ ٹھنوں کو پکڑے اور عورت انکھیاں نہ کھائے اور ہاتھ
ٹھنوں پر رکھتے اور ہاتھ پزور دیتے اور پانچ ٹھنوں سے ہاتھ مردوں کی طرح خوب سیدھی نہ کرتے (۳) یہ کہ
مراد اپنے بازوؤں کو پہلو سے الگ الگ رکھتے اور عورت کے رکوع میں اپنے بازوؤں کو پہلو سے خوب ملائے
اور ہاتھ سے سزا کرکوں کرے شامی میں ہے قال فی المعراج و فی المعجسی هذا كله فی حتی الرحمن لما
المروانہ فتخصی فی الرکوع یسیر ولا تخرج ولكن تضم وتضع يديها علی ركبتيها وضعا ونحی
رکبتيها ولا تنجحي عضليها لان ذلك استر لها و فی ج ۱ ص ۳۴۱ فصل فی تلخیص الصلوة

تأویر بالمیری ص ۳۰ و بعد مسموعی و کسہ کذا فی الهدایة وهو انصح حکما فی
البدائع و یفرج بین اصابعه ولا یدب الی الضریح الا فی هذه الحالة ولا الی تضم الا فی حالة
السجود و فیہ واد ذلك ترک علی العادة کذا فی الهدایة و مسطر طهر: حتی لو وضع علی
طهره فذبح من ماء لا یضر ولا ینکسر رأسه ولا یرفع یعنی یسوی رأسه معجده کذا فی تحلیات
و یکره ان یحس رکبتيه شبه القوم و المراه تحس فی الرکوع یسیر و لا تعتمد و لا تخرج اصابعها
ولکن تضم يديها وتضع علی ركبتيها وضعا و غنی رکبتيه و لا مجافی عضليها کذا فی الرأیدی
(مفتوی عالمگیری ج ۱ ص ۳۶ کتاب الصلوة الفصن الثالث فی من الصلوة اتانها
و کعبتها بضبط و الله اعلم بالصواب

تشہد میں اشارہ کے بعد انگلی زانو پر رکھ دے یا کھڑی رکھے

(مسو ۳۱) تشہد میں اشارہ کی انگلی سے اشارہ کرنے کے بعد شہادت کی انگلی زانو پر رکھ دینی یا سنبھالنے سے
کھڑی کرنا چاہئے؟ یہاں تک کہ اشارہ کے بعد اشارہ کی انگلی زانو پر رکھ دینی یا سنبھالنے سے
کھڑی کرنا چاہئے؟ یہاں تک کہ اشارہ کے بعد اشارہ کی انگلی زانو پر رکھ دینی یا سنبھالنے سے

(الجواب) حق یہ ہے کہ تشہد میں اشارہ کے بعد اشارہ کی انگلی زانو پر رکھ دینی یا سنبھالنے سے
کھڑی کرنا چاہئے؟ یہاں تک کہ اشارہ کے بعد اشارہ کی انگلی زانو پر رکھ دینی یا سنبھالنے سے

لہ برفع ابہا مہ الی شحمة اذنیہ) حضرت وکیل بن جریس نے روایت ہے کہ آپ نے نبی ﷺ نماز کے لئے کھڑا ہونے کے وقت دیکھا کہ آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں کندھوں کے مقابل اٹھائے۔ اور اپنے دونوں انگوٹھوں کو اپنے دونوں کانوں کے درمیان رکھا۔ (ابن ماجہ اور ابوداؤد) ایک روایت میں ہے کہ اپنے دونوں انگوٹھوں کو اپنے دونوں کانوں کے گوشہ (گوشہ) کے برابر رکھا۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۳۷ باب صفحہ ۲۷)

ازچہ المصالح میں ہے عن عبد الجار بن وائل عن امیہ بن راعی انہی صلی اللہ علیہ وسلم اذا مضی المصلوۃ رفع یدہ حتی تکاند ابہا مہا تھادی شحمة اذنیہ، رواہ المدائنی ولا یس داؤد وروی المحاکم ہی المستدرک والدارقطنی والنسفی فی سننہ عن انس مخرجہ وقل المحاکم اسادہ صحیح عسی شرط الشحین ولا اعلم لہ غنہ وفی روایۃ لابی داؤد والسنانی والطبرانی والبخاری والدارقطنی ومسلم عن وائل بن حجر قال راہت النبی صلی اللہ علیہ وسلم حیث مضی المصلوۃ رفع یدہ حیث اذنیہ (ازحاجۃ المصباح ص ۲۷ ج ۱) باب صفحہ المصلوۃ یقف واللہ اعلم بالصواب

نماز میں ناف کے نیچے ہاتھ بانٹتے کا ثبوت:

(مسول ۳۳) ان ناف کے نیچے ہاتھ بانٹتے ہیں اس کے لئے تین روایات ہیں: ۱۔ غیر معتبر ۲۔ معتبر ۳۔ معتبر

(الحجواب) ۱۔ اناب کعب ابن زید عن ابی ہریرہ (ع) عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ اذا مضی المصلوۃ شرب من شحمة اذنیہ (مسند ابی داؤد ج ۱ ص ۱۶۶) ۲۔ عن ابی ہریرہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ اذا مضی المصلوۃ وضع یدہ علی شحمة اذنیہ (مسند ابی داؤد ج ۱ ص ۱۶۶) ۳۔ عن ابی ہریرہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ اذا مضی المصلوۃ وضع یدہ علی شحمة اذنیہ (مسند ابی داؤد ج ۱ ص ۱۶۶) ۴۔ عن ابی ہریرہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ اذا مضی المصلوۃ وضع یدہ علی شحمة اذنیہ (مسند ابی داؤد ج ۱ ص ۱۶۶) ۵۔ عن ابی ہریرہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ اذا مضی المصلوۃ وضع یدہ علی شحمة اذنیہ (مسند ابی داؤد ج ۱ ص ۱۶۶) ۶۔ عن ابی ہریرہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ اذا مضی المصلوۃ وضع یدہ علی شحمة اذنیہ (مسند ابی داؤد ج ۱ ص ۱۶۶) ۷۔ عن ابی ہریرہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ اذا مضی المصلوۃ وضع یدہ علی شحمة اذنیہ (مسند ابی داؤد ج ۱ ص ۱۶۶) ۸۔ عن ابی ہریرہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ اذا مضی المصلوۃ وضع یدہ علی شحمة اذنیہ (مسند ابی داؤد ج ۱ ص ۱۶۶) ۹۔ عن ابی ہریرہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ اذا مضی المصلوۃ وضع یدہ علی شحمة اذنیہ (مسند ابی داؤد ج ۱ ص ۱۶۶) ۱۰۔ عن ابی ہریرہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ اذا مضی المصلوۃ وضع یدہ علی شحمة اذنیہ (مسند ابی داؤد ج ۱ ص ۱۶۶)

ازچہ المصالح میں ہے - عن علی بن رافع عن ابی ہریرہ قال راہت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا مضی المصلوۃ وضع یدہ علی شحمة اذنیہ (مسند ابی داؤد ج ۱ ص ۱۶۶) ۱۱۔ عن ابی ہریرہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ اذا مضی المصلوۃ وضع یدہ علی شحمة اذنیہ (مسند ابی داؤد ج ۱ ص ۱۶۶) ۱۲۔ عن ابی ہریرہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ اذا مضی المصلوۃ وضع یدہ علی شحمة اذنیہ (مسند ابی داؤد ج ۱ ص ۱۶۶) ۱۳۔ عن ابی ہریرہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ اذا مضی المصلوۃ وضع یدہ علی شحمة اذنیہ (مسند ابی داؤد ج ۱ ص ۱۶۶) ۱۴۔ عن ابی ہریرہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ اذا مضی المصلوۃ وضع یدہ علی شحمة اذنیہ (مسند ابی داؤد ج ۱ ص ۱۶۶) ۱۵۔ عن ابی ہریرہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ اذا مضی المصلوۃ وضع یدہ علی شحمة اذنیہ (مسند ابی داؤد ج ۱ ص ۱۶۶) ۱۶۔ عن ابی ہریرہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ اذا مضی المصلوۃ وضع یدہ علی شحمة اذنیہ (مسند ابی داؤد ج ۱ ص ۱۶۶) ۱۷۔ عن ابی ہریرہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ اذا مضی المصلوۃ وضع یدہ علی شحمة اذنیہ (مسند ابی داؤد ج ۱ ص ۱۶۶) ۱۸۔ عن ابی ہریرہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ اذا مضی المصلوۃ وضع یدہ علی شحمة اذنیہ (مسند ابی داؤد ج ۱ ص ۱۶۶) ۱۹۔ عن ابی ہریرہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ اذا مضی المصلوۃ وضع یدہ علی شحمة اذنیہ (مسند ابی داؤد ج ۱ ص ۱۶۶) ۲۰۔ عن ابی ہریرہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ اذا مضی المصلوۃ وضع یدہ علی شحمة اذنیہ (مسند ابی داؤد ج ۱ ص ۱۶۶)

میں ہے۔ حدیثنا بحور بن نصر قال حدثنا يحيى بن سلام قال ثنا مالك عن وهب بن كيسان عن جابر بن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال من صلى ركعة فلم يقرأ فيها بأم القرآن فلم يصل الا وراء الامام (طحاوی شرح ص ۱۰۷ ج ۱، باب القراءة خلف الامام)

امام ابو داؤد نے اپنی متن میں سفیان بن عیینہ سے نقل کیا ہے کہ اس حدیث کے سنی یہ ہیں: "لمن يصلي وحده" یعنی یہ حدیث اس شخص کے حق میں ہے جو اپنا نماز پڑھ رہا ہو (مقلدی کے حق میں نہیں ہے) (ابو داؤد شریف میں ہے۔)

حدیثنا قتیبہ بن سعید ابن السرح قال ما سئل عن الزهري عن محمود بن الربيع عن عباد بن الصامت يبلغ به النبي صلى الله عليه وسلم قال لا صلوة لمن لم يقرأ بفاتحة الكتاب ضاعداً قال سفیان لم يصل وحده (ابو داؤد شریف ص ۱۲۶ ج ۱، باب من ترك القراءة في صلوة)

حدیث کا ترجمہ قرآن، احادیث اور آثار صحابہ کرام میں سے ثابت ہے قرآن مجید میں ہے واذا قرأ القرآن فاستمعوا له وانصتوا لعلکم ترحمون۔

ترجمہ اور جب قرآن پڑھا جائے تو اس کو غور سے سنو اور خاموش رہو تاکہ تم پر دم کیا جائے (قرآن مجید پ ۹ سورہ اعراف آیت نمبر ۲۰۶)

زمین المفسرین حضرت مہر اللہ بن عباس اور حضرت عبد اللہ بن مغفل فرماتے ہیں کہ یہ آیت فرض نماز کے بارے میں نازل ہوئی تفسیر ابن کثیر میں ہے وقال علی بن طلحة عن ابن عباس في الآية قوله (واذا قرأ القرآن فاستمعوا له وانصتوا) یعنی في الصلوة المفروضة وكذا روى عن عبد الله بن مغفل (تفسير ابن کثیر ج ۳ ص ۶۲۳ سورہ اعراف)

نیز تفسیر ابن کثیر میں ہے۔ وكذا قال سفیان السوری عن أبي هاشم الحنفی بن کثیر عن مجاهد في قوله (واذا قرأ القرآن فاستمعوا له وانصتوا) قال في الصلوة وكذا رواه غير واحد عن مجاهد. اني قوله. وكذا قال سعيد بن جبير والضحاك وابو ابيهم الحنفی وقادة والشعبي والمسدی وعبدالرحمن بن زيد بن اسلم ان المراد بذلك في الصلوة. یعنی اسی طرح سفیان ثوری نے التعلیل بن کثیر، عمار بن ابی حمزہ نے مجاہد سے منقول ہے کہ ادا قرأ القرآن فاستمعوا له وانصتوا کے متعلق روایت کیا ہے کہ یہ آیت نماز کے بارے میں ہے اور بہت سے حضرات نے مجاہد سے اسی طرح روایت کی ہے، انی قول سادہ اسی طرح سعید بن جبیر، ضحاك، ابو ابيهم الحنفی، مسدی، اور عبد الرحمن بن زید بن اسلم نے فرمایا کہ اس سے مراد نماز ہے۔ (تفسیر ابن کثیر ص ۶۲۳ ج ۳)

محکم المثل (تفسیر امام بنوی) میں ہے روى زيد بن اسلم عن ابيه عن ابي هريرة قال نزلت هذه الآية في رفع الاصوات وهم خلف رسول الله ﷺ في الصلوة. انی قوله. وعن ابن مسعود رضي الله عنه انه سمع ناسا يقولون مع الامام فلما انصرف قال اما ان لكم ان تظهروا (واذا قرأ)

النقر ان فاستمعوا له وانصتوا) کما امرکم اللہ بوجہ فوں الحسن والبرہی والنسخی ان الایۃ فی الصلوۃ فی الصلوۃ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز میں (قرأت کرے لی جب سے اللہ کوں قرآن و از بندہ ہوئی تھی تو یہ آیت نازل ہوئی۔ ان تو نے ان مسعود کے نوکریں و ام کے ساتھ قرأت کرتے ہوئے سنا جب نماز سے فارغ ہو گئے تو آپ نے فرمایا کیا تم نے یہ وقت نہیں دیکھا تھا؟ قرآن فوری الصلوۃ فاستمعوا له وانصتوا کو سمجھو حسن اور بری اور فوری قرأت سے یہ کہ یہ آیت نماز میں قرأت کے متعلق ہے۔ (تفسیر جامع تفسیر میں ۲۳ ج ۳)

امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں اجمع الناس علی ان هذه الایۃ فی الصلوۃ سب دلوں کو اس پر جماع ہے کہ یہ آیت نماز کے بارے میں نازل ہوئی ہے (المعنی میں ۲۰۱ ج ۲) قرأت الی سوم خلف الامام وکروا بہ الصلوۃ

امام زید بن العلم اور ابو العالیہ فرماتے ہیں کانوا یقرؤن خلف الامام فزلت واذا قرأ القرآن فاستمعوا له وانصتوا لعلکم فرحمون یعنی بعض لوگ امام کے پیچھے قرأت کرتے تھے تو یہ آیت نازل ہوئی۔ (مؤثری القرآن الخ) (معنی و شرح علیہ ص ۲۰۱ بحری کر بات ۶۶۱)

تفسیر ابن جریر میں ایک روایت ہے۔ عن بشر بن حابر وحسبہ اللہ عنہ فان صلی ابن مسعود وحسبہ اللہ عنہ سمع ناساً یقرؤن مع الامام فلما انصرف قال اما ان لکم ان تفکروا ما ان لکم ان تحقوا واذا قرأ القرآن فاستمعوا له وانصتوا) کما امرکم اللہ حضرت بشر بن حابر فرماتے ہیں کہ ابن مسعود نے نماز پڑھائی تو انہوں نے تجسوس کیا کہ بعض لوگ امام کے ساتھ قرأت کرتے ہیں نماز کے بعد آپ نے ان لوگوں سے فرمایا اللہ کا حکم ہے کہ جب قرآن پڑھا جائے تو اس کو تو سے سنو اور خاموش رہو اس کے باوجود ان بات کو نہیں سمجھتے کہ آپ اب بھی تمہارے سمجھنے کا وقت نہیں آیا۔ (تفسیر ابن جریر میں ۲۳ ج ۳)

الاحتیاء للتعلیل الخاریس ہے (روایت کا ان مسعود لا یقرآن بقولہ تعالیٰ واذا قرأ القرآن فاستمعوا له وانصتوا قال ابن عباس و ابو ہریرہ وحسبہ اللہ عنہما و جماعۃ من المفسرین۔ نزلت فی الصلوۃ خاصہ حين کانوا یقرؤن خلفه علیہ الصلوۃ والسلام یعنی اگر مقتدی ہو تو قرأت نہ کرے اللہ کے فرمان واذا قرأ القرآن فاستمعوا له وانصتوا کی وجہ سے حضرت ابن عباسؓ حضرت ابو ہریرہؓ اور دیگر مفسرین کی ایک جماعت کا قوال یہ ہے کہ یہ آیت نماز کے بارے میں نازل ہوئی ہے جب کہ لوگ حضورؐ کو پیچھے قرأت کرتے تھے۔ (احتیاء لتعلیل الخاریس ج ۱ ص ۵۲)

ذیلہ المصاحف ص ۳۲۱ میں ابھی متعدد روایتیں ہیں جن میں تفصیل سے یہ بات چوری صریح واضح ہو گئی کہ مذکورہ آیت نماز کے بارے میں نازل ہوئی ہے لہذا ادب امام قرأت کرے ہو (جو کہ نماز ہو یا سری) تو اس وقت متوجہ ہوں پرازاں ہے کہ خاموش رہیں اور غور سے سنیں کیونکہ قرآن میں دو نظم میں ایک استمعوا (امام کی قرأت سنو) یہ تو بھی یہ نماز کے ساتھ خاص ہے اور دوسرا تمہارے نصو (امام کی قرأت کے وقت خاموش رہو) یہ چری اور سری دونوں نمازوں کو شامل ہے۔

الکلام فی القراءۃ خلف الامامین ۳۳ ج ۲۵

(۲) سنائی شریف میں ہے۔

تاریخ طبرستان عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما جعل الامام لیزنم بہ فاذا کبر فکبر واذا قرأ فقصوا واذا قال سمع لمن حمده فقولوا اللہم ربنا لک الحمد (باب تلویح واذا قرأ القرآن نسائی شریف ص ۹۳ ج ۱) (باب القراءۃ فی الصلوۃ مشکوٰۃ شریف ص ۸۱)

یعنی ارشاد خداوندی واذا قرأ القرآن فاستمعوا للہ والنصوا لعلکم ترحمون کی تاویل حضرت ابو ہریرۃ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: امام اس لئے جایا گیا ہے کہ اس کی اتباع (اقتداء) کی جائے جس جب تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کرو اور جب وہ قراءت کرے تو خاموش رہو اور جب سمع اللہ من حمده کہے تو اللہم ربنا لک الحمد کہو۔

(۳) ابن ماجہ میں ہے۔

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما جعل الامام لیزنم بہ فاذا کبر فکبروا واذا قرأ فقصوا واذا قال سمع اللہ من حمده فقولوا اللہم ربنا لک الحمد (ابن ماجہ شریف ص ۶۱ باب انما لولایا امام فانصوا)

حضرت ابو ہریرۃ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ امام اس لئے مقرر کیا گیا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے جس جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کرو اور جب وہ قراءت کرے تو خاموش رہو اور جب وہ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تو تم کہو اور جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سمع اللہ من حمده کہے تک تم اللہم ربنا لک الحمد کہو۔

نسائی اور ابن ماجہ کی مذکورہ حدیث ابو ہریرۃ سے ہے، امام مسلم رحمہ اللہ کے ایک شاگرد ابو بکر نے امام مسلم سے حضرت ابو ہریرۃ کی حدیث کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا یہ میرے نزدیک صحیح ہے، مسلم شریف میں ہے، فقال لہ ابو بکر فحدیث ابی ہریرۃ فقال ہو صحیح یعنی واذا قرأ فقصوا الخ قال ہو عندی صحیح (مسلم شریف ج ۱ ص ۱۶۳ باب التلہد فی الصلوۃ)

اس حدیث سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ مقتدی کو امام کے پیچھے کھڑے رہنا نہیں چاہئے اسے خاموش رہنا چاہئے نیز مذکورہ حدیث سے قرآن مجید کی آیت واذا قرأ القرآن فاستمعوا للہ والنصوا کی تفسیر بھی ہو جاتی ہے کہ اس آیت کا حلقہ نماز سے ہے۔

(۴) ترمذی شریف میں ہے۔

حدثنا اسحق بن موسیٰ الانصاری نا من مالک عن ابی نعیم وہب بن کيسان الہ سمع جابر بن عبد اللہ یقول من صلی رکعۃ لم یقرأ فیہا بام القرآن فلم یصل الا ان یكون وراء

الامام هذا حديث حسن صحيح (ترمذی شریف ج ۱ ص ۱۲۲) باب ماجاء فی توکد القراءۃ
حلف الامام

حضرت جابر فرماتے ہیں جس نے کوئی رکعت بغیر سورۃ فاتحہ کے پڑھی اس نے نماز نہیں پڑھی لایہ کہ وہ امام
کے پیچھے ہوا مگر تہذیبی نے فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۵) امام طحاوی رحمہ اللہ نے یہ حدیث معنیٰ کیا ہے۔

حدثنا يعقوب بن يوسف قال حدثنا يحيى بن سلام قال قال ثعلبة بن مالك عن وهب بن كيسان عن
جابر بن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من صلى ركعة فلم يقرأ فيها بأم القرآن فلم
يصل الا وراء الامام.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے کوئی
رکعت پڑھی اور اس میں سورۃ فاتحہ نہیں پڑھی تو اس نے نماز نہیں پڑھی مگر یہ کہ وہ امام کے پیچھے (یعنی طحاوی شریف ص ۱۰۷)
نہ اباب وقرأ خلف الامام

ان دونوں حدیثوں سے ظاہر یہ ثابت ہوتا ہے کہ امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھا مقتدی کے ذمہ
واجب نہیں ہے۔

(۶) مؤطا امام مالک میں ہے۔

مالك عن نافع عن عبد الله بن عمرو رضى الله عنه كان اذا سئل هل يقرأ احد خلف
الامام قال اذا صلى احدكم خلف الامام فحسبه قراءة الامام واذا صلى وحده فليقرأ طال وكان
عبد الله بن عمرو رضى الله عنه لا يقرأ خلف الامام (مؤطا امام مالک ص ۲۹)

نافع فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے جب سوال کیا جاتا کیا کوئی امام کے پیچھے قرات
کرسکتا ہے؟ تو آپ فرماتے جب تم میں سے کوئی امام کے پیچھے نماز پڑھے تو امام کی قرات اس کو کافی ہے (جس
طرح امام کا سترہ تمام مقتدیوں کے لئے کافی ہو جاتا ہے اور جب تنہا پڑھے تو قرات کرے، خواہ عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ
عنہما کے پیچھے قرات نہیں کرتے تھے۔

زجاج الصانع میں ہے۔ وقال العیسیٰ وكان من عمر رضى الله عنه لا يقرأ خلف الامام وكان
اعظم الناس الخفاء يومئذ صلى الله عليه وسلم انتهى خلاصہ یہ کہ امام کے پیچھے
قرأت نہیں کرتے تھے اور آپ رسول اللہ ﷺ کی اقتداء میں سب سے بڑھ کر تھے (زجاج الصانع ص ۲۵۱) باب
القرآن فی الصلوة

(۷) ابن ماجہ میں ہے۔ حدثنا علي بن محمد عن جابر رضى الله عنه قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم من كان له علم فليقرأ في الامام له قراءة (ابن ماجہ ص ۲۱) باب اذا قرأ
الامام فانهوا

حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس کا کوئی امام بقول امام کی قرات اس کی

قرأت ہے (یعنی امام کی قرأت اس کے لئے کافی ہے)

(۸) مسند ابو حنیفہ عن موسیٰ عن عبد اللہ بن شداد عن جابر بن عبد اللہ بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من كان له امام فقرأه الا امام له القراءة (مسند امام عظیم ص ۱۳۳ متوجہ)

جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کا کوئی امام ہو (یعنی نماز باجماعت پر ہوا) تو امام کی قرأت اس کی قرأت ہے۔

(۹) بخاری امام محمد میں ہے۔ قال محمد بن احمد بن حنبلہ قال حدثنا ابو الحسن موسیٰ بن ابی عاتشہ عن عبد اللہ بن شداد عن جابر بن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه قال من صلی خلف الا من فقرأه الا امام له قراءه (موطأ امام محمد ص ۷۷ باب القراءۃ فی المصلوۃ خلف الا امام)

امام محمد فرماتے ہیں امام ابو حنیفہ نے ابو الحسن موسیٰ بن ابی عاتشہ سے انہوں نے عبد اللہ بن شداد بن جابر سے انہوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص امام کے پیچھے نماز پڑھے تو امام کی قرأت اس کے لئے قرأت ہے۔

(۱۰) از جامع الصحاح میں ہے عن جابر بن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه قال من صلی خلف الا من فقرأه الا امام له قراءه رواہ محمد بن الدارقطنی و البیہقی عن امام ابی حنیفہ و ہر احسن طرقہ حکم علیہ ابن الہدایانہ صحیح علی شرط الشیخین و قال الثعنی ہو حدیث صحیح اما ابو حنیفہ فابو حنیفہ و موسیٰ بن عاتشہ الکوئی من الثقات الا ثبات من رجال الصحاح حسن و عبد اللہ بن شداد من كبار الشامین وثقا نھم و هو حدیث صحیح انتهى (باب القراءۃ فی المصلوۃ زجاجة المصابیح ص ۲۲۸، ص ۲۳۹)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا جو شخص امام کے پیچھے نماز پڑھے تو امام کی قرأت اس کی قرأت ہے امام محمد بن حنفیہ اور قسطنطین نے ہمارے کہ ابو حنیفہ سے اسے روایت کیا ہے اور اس حدیث کی سند سب سے اچھنی ہے اور اس کے متعلق امام ابوبکر ابن الہدایانہ نے فرمایا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے امام بخاری اور امام مسلم کی شرط کے موافق ہے اور علامہ بیہقی نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے ابو حنیفہ قراہت حنفی میں ہیں۔ ان کا کیا کہنا اور سنی بن عاتشہ نہ صرف ثقہ اور مستحکم ہیں بلکہ بخاری اور مسلم کے راویوں میں سے ہیں اور عبد اللہ بن شداد شام کے بزرگ محدث اور ثقہ ہیں اور اس سند کی مذکورہ مختصر سے ثابت ہوا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

(۱۱) بخاری امام محمد میں ایک اور روایت ہے۔

قال محمد بن احمد بن حنبلہ عن ابی عاتشہ عن عبد اللہ بن شداد عن جابر بن عبد اللہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی العصر قال فقرأ رجل خلفه فغمزه الذی ینہی فلما ان صلی قال لم غمزنی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد اسکب فکرت ان تقر خلفه

فسمعه النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من کان له امام فان قرأه له قراءۃ ومطالعہ من محمد ص ۷۹، باب القراءۃ فی الصلوۃ حلف الامام :

یعنی عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عمر کی نماز پڑھائی ایک شخص نے آپ سے پیچھے قرائت کی تو آپ نے اس کے پاس والے شخص نے اس کی بامعوضہ نماز پڑھنے کا اشارہ کیا اور اس نے بعد اس شخص نے کہا تم نے کھانا کھا کر نماز پڑھنے کے لئے نہیں شامہ کیا انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ تمہارے آگے ہیں اس لئے میں نے اس کو تاپستہ سمجھ کر رسول اللہ ﷺ کے پیچھے قرائت کر دی یہ لفظ من میں اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص کا کوئی امام ہو تو ہے تک ان (امام) کا قرائت کرنا اس (مقتضی) کا قرائت کرنا ہے۔

(۱۲) کتاب الآثار ص ۷۹، محمد بن اخیمر مابو حنیفۃ قال حدثنا ابو الحسن مریسی بن ابی عائشۃ عن عبد اللہ بن مسعود بن الہادی عن جابر بن عبد اللہ الا نصاری قال صلی رسول اللہ ﷺ ورجل یغیر اہلقہ فجعل یحلف من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم یجہد عن القراءۃ فی الصلوۃ فقال اتہامی عن القراءۃ حلف بی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتنازعنا حتی ذکر ذلک فلتی صلی اللہ علیہ وسلم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من صلی خلف الامام فان قراءۃ الامام له قراءۃ قال محمد بن ماجہ وهو قول ابی حنیفۃ (کتاب الآثار ص ۲۳، باب القراءۃ حلف الامام)

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھائی ایک شخص آپ کے پیچھے قرائت کرنا تھا تو نبی کریم ﷺ کے ایک صحابی اس کو نماز میں قرائت کرنے سے روکنے لگے اس نے کہا تم مجھ کو نبی ﷺ کے پیچھے قرائت کرنے سے روکتے ہو دونوں کے درمیان میں سلسلہ شریعت سے جوئے لگے یہاں تک کہ اس بات کا ذکر نہ ہوئی چھٹے سے کہ کیا قرآنی اشارہ کیا جو شخص اس کے پیچھے نماز پڑھنے کا امام کی قرائت نہ کرنے سے قرائت ہے بلکہ تمہارے ہیں اس پر ہمارا حق ہے اور نبی امام الیقین کا قول ہے۔

(۱۳) باب۱۰ ص ۷۹، عن علی رضی اللہ عنہ قال سئل رجل النبی صلی اللہ علیہ وسلم اقرأ خلف الامام او انصت قال لا بل انصت لادب یکتفیک ورواہ البیہقی (درجۃ المصباح ص ۲۵۰ ج ۱، باب القراءۃ فی الصلوۃ)

حضرت علی سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا میں امام کے پیچھے قرائت کرنا یا خاموش رہوں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا قرائت سے کہ اگر بلکہ خاموش رہو کیونکہ دو امام کی قرائت تمہارے لئے کافی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تمہارے لئے امام کی قرائت کافی ہے سب کی نماز ہو جیتی۔

(۱۴) ازہدۃ المحدثین ص ۷۹، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکتفیک قراءۃ الامام خلف او یجہو ورواہ الدارقطنی (درجۃ المصباح ج ۱ ص ۲۵۰، باب القراءۃ فی الصلوۃ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تمہارے لئے امام کی

(باب القراءۃ خلف الامام :

موسیٰ بن عمہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جو کلمہ پڑھتا اور عثمان رضی اللہ عنہما تمسک کرتے تھے پتہ پتہ پڑھتے تھے۔ (زوائد الصالحین ص ۳۵۰ ج ۱)

مختلف عبد الرزاق میں ہے۔

عبد الرزاق عن ابن عیینہ عن امیہ اسحق الشیبانی عن رجل قال : عہد عمر بن الخطاب ان لا تقرا و امع الامام (مصنف عبد الرزاق ج ۲ ص ۳۸) رجاء الصالح ص ۲۵۱ ج ۱ باب القراءۃ فی الصلوۃ

ایک شخص نے بیان کیا کہ حضرت عمرؓ نے ہم سے عہد لیا کہ ہم امام کے ساتھ قراءت نہ کریں۔

حضرت علیؓ کے آثار :

عماد شریف میں ہے حدیث افہد قل سمعت امیہ لیلیٰ قال قال عنی رضی اللہ عنہ من قرا خلف الامام فلیس علی القطر من طحاوی شریف ص ۱۰۷ ج ۱

حضرت علیؓ نے فرمایا جو شخص امام کے پیچھے قراءت کرتا ہے وہ فحرت پر ٹپکتا ہے۔ (زوائد الصالحین ص ۱۵۱ ج ۱) مختلف عبد الرزاق میں ہے عبد الرزاق عن الحسن عیسیٰ بن عبد فضیل امیہ لیلیٰ قال :

سمعت علیہ یقول من قرا خفی لا امام فقد سخطا القطر

تھیں علیؓ کا ارشاد ہے کہ جو شخص امام کے پیچھے قراءت کرے اس نے فحرت کے خلاف کیا۔ (ابن القراءۃ خلف الامام مختلف عبد الرزاق ص ۳۷ ج ۱)

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کے آثار :

مختلف عبد الرزاق میں ہے عبد الرزاق عن منصور عن امیہ والن قال : جاء رجل الی عبد اللہ فقال : یا ابا عبد الرحمن اقرا خلف الامام قال انصت للقرآن فان فی الصلاۃ شغلاً وسک فیک فذلک الامام (باب القراءۃ خلف الامام مصنف عبد الرزاق ص ۳۸ ج ۲) وروحا امام محمد ص ۷۸

ابو داؤد سے روایت ہے کہ ایک شخص عبد اللہ بن مسعودؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ میں امام کے پیچھے قراءت کر لیا کروں ؟ فرمایا قرآن کے لئے خاموش رہو کیونکہ نماز میں دھماقتل ہے (یعنی قراءت کے بعد امرؤوی اور نہ وہ عید پھر کرنا بلکہ قراءت کے بعد میں دم کاٹی ہے۔

ابن ماجہ میں ہے۔ قال محمد بن احمد بن محمد بن ابان بن صالح لغرضی عن حماد عن ابی ہریرۃ عن علقمہ بن قیس ان عبد اللہ بن مسعود کان لا یقرأ خلف الامام فیما یجہر فیہ فیما یندوت فیہ فی الاولین ولا فی الاخرین واما امیہ وحده فرأی الاولین نفاحة ان کتاب وسورۃ ولم یقرأ فی الاخرین منیہ (باب القراءۃ خلف الامام موطا امام محمد ص ۷۸)

عالم قرآن قیس سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعود کھام کے پیچھے قرأت تہکراتے تھے نہ جہری نماز میں نہ صوفی نماز میں نہ پہلی دور آیتوں میں نہ آخری دور کھتوں میں اور جب تمہا نماز پڑھتے تو پہلی دور کھتوں میں سورہ فاتحہ اور کوئی سورت پڑھتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عباس کا اثر:

عن ابی حمزہ قال قلت لابی عیسیٰ الخوا والامام بن یسوی فقال: لا۔ طحاوی شریف ص ۱۰۸ ج ۱ باب القراءۃ خلف الامام

ابو حمزہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے ابن عباس سے عرض کیا امام میرے آگے (قرأت کرتا ہوں) رقت میں قرأت کروں؟ آپ نے فرمایا نہیں (قرأت مت کرو)۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا اثر:

عبدالرزاق عن ہشام بن حسان عن انس بن سیرین قال سئل ابن عمر الخراج الامام فقال انک تصنعہم البطل فوۃ الامام (مصنف عبدالرزاق ص ۱۳۰ ج ۲)

ابن سیرین کہتے ہیں میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا، میں امام کے پیچھے قرأت کیا کروں؟ فرمایا تو توڑے پین کا معلوم ہوتا ہے (خجے امام کی قرأت (کاٹی ہے)

(۲) عبد الرزاق لال اخبارنا دانوۃ بن قیس عن (ید بن مسلم عن ابن عمر کان یبھی عن القریۃ خلف الامام (مصنف عبدالرزاق ص ۱۳۰ ج ۲ باب القراءۃ خلف الامام)

زید بن اسلم سے روایت ہے کہ عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما امام کے پیچھے قرأت کرنے سے منع فرماتے تھے۔

(۳) مؤطا امام کرم میں ہے۔ قال محمد الحوی لا عبید اللہ بن عمرو بن حفص بن عاصم بن عمر بن الخطاب عن نافع عن ابن عمر قال من صلی خلف الامام کفہ قرآنہ (مؤطا امام محمد ص ۷۶ یعنی)

نافع ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا جو شخص امام کے پیچھے نہ پڑھے اس کے لئے امام کی قرأت کاٹی ہے۔

(۴) لال محمد اخبارنا عبد الوہاب عن ابن عبد اللہ المسعودی اخبار فی انس بن سیرین عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ انہ سئل عن القراءۃ خلف الامام قال تکلیفک قراءۃ الامام (مؤطا امام محمد ص ۷۷ یعنی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے قرأت خلف الامام کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا تمہارے لئے امام کی قرأت کاٹی ہے۔

حضرت زید بن ثابتؓ کا اثر:

عن عطیاء بن یسار انه سأل وبدأ عمر لقراءة مع الإمام فقال لا قراءة مع الإمام في شيء رواه مسلم في باب سجود السلاوة (درجاجة المصباح ج ۱ ص ۲۵۱ باب القنوة في الصلوة) (مسلم شریف ص ۱۵ ج ۱)

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ انہوں نے زید بن ثابتؓ سے امام کے ساتھ قرات کرنے کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا ہم کے ساتھ کسی حالت میں بھی قرات نہیں، یہ روایت امام مسلم نے اپنی تصحیح میں باب سجود السلاوة میں نقل فرمائی ہے۔

مصنف عبد الرزاق میں ہے: احسننا عبد الرزاق قال عن الثوري عن ابن ذكوان عن زید بن ثابت وابن عمر كان لا يقرآن خلف الامام (مصنف عبد الرزاق ص ۱۲۰ ج ۴)

امام ثوری بن اذکان سے روایت ہے کہ ہمیں زید بن ثابتؓ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پیچھے قرات نہیں کرتے تھے۔

لحماد بن شریف میں ہے: عن عطیاء بن یسار عن زید بن ثابت سمعه يقول لا تقرأ خلف الامام في شيء من الصلوات (طحاوی شریف ص ۸-۱ ج ۱ باب القنوة خلف الامام)
عطاء بن یسار نے زید بن ثابتؓ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ امام کے پیچھے کسی بھی نماز میں قرات نہ کرے۔

حضرت جابر بن عبد اللہؓ کا اثر:

عن جابر قال لا يقرأ خلف الامام لان جهرا ولا في خلعت رواه ابن ابي شيبة في مصنفه (درجاجة المصباح باب القنوة في الصلوة ص ۲۵۱ ج ۱)

حضرت جابرؓ نے فرمایا امام کے پیچھے قرات نہ کرے کی وجہ یہ ہے کہ یہ سری نماز میں ہے۔

عن عبيد اللّٰه بن مقسم انه سأل عبد اللّٰه بن عمرو و زید بن ثابت و جابر بن عبد الله فقالوا لا تقرأوا خلف الامام في شيء من الصلوات (طحاوی شریف ج ۱ ص ۷۰)

عبید اللہ بن مقسم: نبی اللہ بن عمر، زید بن ثابتؓ اور جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہم کے پاس سے دریافت کیا کہ ہم نے متعلق دریافت کیا کہ ان تمام حضرات نے فرمایا کہ امام کے پیچھے کسی بھی نماز میں قرات نہ کرے۔

عبد الرزاق عن داود بن قیس عن عبيد اللّٰه بن مقسم قال: سئلت جابر بن عبد الله ان يقرأ خلف الامام في الظهر والعصر شيئا فقال لا وانا القنوة خلف الامام مصنف عبد الرزاق ص ۱۲۱ ج ۴)

عبید اللہ بن مقسم فرماتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبد اللہؓ سے دریافت کیا کہ آپ کبار اور سر میں نام کے پیچھے قرات نہ کرتے ہیں تو آپ نے فرمایا نہیں۔

عالم بن قیس کا اثر:

قال محمد بن یونس بن عمار حدثنا ابراهيم النخعي عن علقمة بن قيس قال قال
ابن جعفر صاحب النقي من ان اقراء خلف الا ماعومنا امام محمد من ۸ باب القراءۃ في
الصلوة خلف الامام

ابراہیم نخعی عالم بن قیس سے روایت کرتے ہیں عالم نے فرمایا میں نے امام کے پیچھے قراءت کیوں
تھا نہ وہ ایسا تھا اس بات سے زیادہ پند ہے کہ امام کے پیچھے قراءت کیوں۔

کتاب الا بر میں ہے محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ قال حدثنا حماد عن ابراهيم قال ما
قرأ عمقۃ بن قيس قط فيما يجهو ولا فيما لا يجهو فيه ولا في الركعتين الا خريين م القرآن ولا
غيرهما خلف الامام كتاب الآثار: ص ۲۲ باب القراءۃ خلف الامام

امام ابو حنیفہ نے فرمایا کہ انہوں نے میرے پیچھے قراءت کیوں کی ہے کہ حضرت بن قیس نے بھی امام کے پیچھے
قراءت نہیں کی نہ جہن نماز میں نہ رکعت نماز میں نہ سورۃ کا قرا پڑھتے تھے نہ اور کوئی صورت۔

محمد بن سیرین کا اثر:

حدثنا النضر بن محمد قال لا اعلم انقراء خلف الامام من السنۃ (مصنف ابن ابی
شبابہ ج ۱ ص ۳۷۷ من كره القراءۃ خلف الامام)

محمد بن سیرین نے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں امام کے پیچھے قراءت کرنے کو بخیر نہیں سمجھتا۔

سوید بن غفلہ کا اثر:

حدثنا الفضل بن دهم عن الوليد بن قيس قال سالت سويد بن غفلة اقرا خلف الامام
في الظهر والمغرب فعدل لا (مصنف ابن ابی شبابہ ج ۱ ص ۳۷۷ من كره القراءۃ خلف الامام)

فضل بن دہم سے دو روایتیں ہیں بن قیس سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا میں نے سوید بن غفلہ سے (جو
بڑے دج کے تھے) پوچھا کہ میں نے ان کو صحابی بھی کہا ہے اور یہ وقت کیا میں نے انہیں امام کے پیچھے قراءت کرایا
کرنا؟ آپ نے فرمایا نہیں۔

ابراہیم نخعی کا اثر:

قال محمد بن عمار نا اسوانيل بن يونس حدثنا منصور عن ابراهيم قال بن اول من قرأ خلف
الامام رجل منهم (موظا امام محمد ص ۸۷ باب القراءۃ خلف الامام)

منصور ابراہیم نخعی سے روایت کرتے ہیں کہ جس شخص نے امام کے پیچھے سب سے پہلے قراءت کی وہ بن
ابراہیم تھا۔

عبارت ثلاثہ حتی عبد اللہ بن مسعود، عبد اللہ بن عمر، عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم ہیں اور ان کی ۸۰ صیغہ کے ساتھ
محدثین کے پاس محفوظ ہیں اور مقبول سے کثرت ظن ہے، ہر صیغہ معانی کے متعلق ہیں اس زمانہ میں قوی دینی
وہابی قی قعدہ کی ۸۰ صیغہ تھی، ان کے اختلافات کا قرآن صاف الامام کی ممانعت پر اذکار فرماتا اور کئی
لحرف سے اور شیخ امام عبد اللہ بن یحییٰ عروسی عبد موئی نے انہیں مختلف الاسرار میں عبد اللہ بن عمر و علم سے نقل کیا
ہو، اپنے والد (زیب بن اسلم) سے روایت کرتے ہیں، آپ نے (شیخ زبیر بن اسلم) فرمایا کہ رسول اللہ
ﷺ کے صحابہ میں اس صحابہ قرأت خلف الامام سے بہت قریبی کے ساتھ منع کرتے تھے وہیں صحابہ ہیں حضرت یونس
صدیق حضرت عمر بن الخطاب حضرت عثمان بن عفان حضرت علی بن ابی طالب حضرت عبد الرحمن بن عوف حضرت
سعد بن ابی وقاص حضرت عبد اللہ بن مسعود حضرت زید بن ثابت حضرت علیہ اللہ عنہم و حضرت عبد اللہ بن عباس
رضی اللہ عنہم۔

انتیاء فی التعلیل اختیار میں ہے، اور کمال ماصومافہ بقوام فضولہ فہالی واذا قوی التقرآن
فانتم موالہ وانصتوا، قال ابن عباس راوہ حریرہ رضی اللہ عنہما وجماعہ من المفسرین ترویت فی
الصلوۃ خاصۃ حین کانوا یقرؤن خلفہ علیہ الصلوۃ والسلام عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ساجعل الامام لونیہ بدعا فافروا فاصتوا، وقال صبی
اللہ علیہ وسلم کان ما مومنا فقرأ الامام لہ فقرأہ وروی النعمی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا
قرۃ خلف الامام الا بخیار لتعلیل المختار ص ۵۰ ح ۱۔

اور اگر مقتدی دو قرأت نہ کرے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا وادافروا فی انفسہم فان فاصتوا، وراصوا
فی وجہہ، حضرت ابن عباس حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابن ابی بکیر نے امانت کا قریب ہے کہ یہ قرأت نماز کے بارے
میں نہ لیں ہوئی جب کہ اگر حضور ﷺ کے پیچھے قرأت کرتے تھے اور حضرت ابو ہریرہ سے روایت کرتے کہ رسول
اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ام اس نے بتایا کیا ہے اس کی اقتداء کی جاسکتی ہے امام نے اس پر حنفیہ نے تو خاموش رہا، اور
رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص مقتدی ہو تو امام کی قرأت سن کر اسے قرأت ہے اور شخص نے یہی مرتبہ حنفیہ سے روایت
کی ہے کہ امام کے پیچھے قرأت نہیں ہے۔

رمائل الاکان میں ہے ونیس علی المقتدی قراءۃ یکفیہ قراءۃ امامہ عندما وعبدالامیر
احمد رحمہ اللہ مالک رحمہ اللہ الی قولہ، وحجتنا لازوی جابر قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم من کان اماما فقرأۃ الامام لہ قراءۃ ھذا، حدیث صحیح ورواہ الامام ابو حنیفہ
وقد ذکر الامام محمد فی الموطان امرہ ذکر السند وبن عثی سعد عن ابی حنیفہ وحکم
بصحہ اس الحوزی وقد اقبل الکلام ھن فی فتح اللیل ذکر اسید ھذا الخلیف وبن محمد
من لدین عند صلین الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسد الی حنیفہ صحیح ومعدت سن الکاوی
المصنوعہ مثل مھنہ الخ

مقتدی پر قرأت نہیں ہے ہرے نزدیک اور امام اور امام کے نزدیک امام کی قرأت اس کے لئے

نہ با کسی ۱۴ اس سے تو اناف کا نہ ملتا ہے ہوتا ہے کہ یہ حدیث مقتدی کے بارے میں ہے جس میں امام اور مقلد کے تعلق میں ہے کہ ان پر سورۃ فاتحہ اور اس کے ساتھ ایک سو مرتبہ دو تین آیتیں پڑھنا واجب ہے۔

الحاصل مقتدیوں کے ذرا قرأت کا ذکر ہم ۱۱۰۰ جب کا دعویٰ کرتے ہیں ہے اصل قرأت مقتدیوں کی قرأت ہے نہ وہ دہریہ نہ بویہ نہ کسی امام کا منہ مقتدیوں کا منہ ہے حدیث امام کا کہ ان میں سے کسی مقتدی کی ۱۰۰۰ ہے کہ عبادت واجب حق پر اس بناء نہ ہو کہ ان کے حق شکات نہ آئے۔ یوں دیکھ جائے کہ بعد مقلدین کی نہ دیکھوئے کا ذکر محمد علی علیہ السلام ہے۔

حضرت امام شافعی علیہ السلام کے مقلق یہ خیال لیا جاتا ہے کہ آپ مقتدی کے لئے ہر نماز میں چاہے وہ دہریہ بویہ یا کسی قرأت خلف الامام و امام اور ضروری قرأت دیتے ہیں مگر آپ کی آخری تصدیق میں کتاب الامام جو بہت مشہور کتاب ہے اس میں آپ نے جو تحریر فرمائی ہے وہ بھی امام مقتدیوں کے لئے ہے۔

(فہم الشافعی) فروعہ علی من صلی صغیراً و اماماً ان یقرء ما بالقرآن فی کل رکعۃ لا یحزبہ غیرہا و احب ان یقرء معها شیئاً آتیا و اکثر و ساد کر الحدیث موم الشافعی کتاب الامام ص ۱۳۵ ج ۱

مفسر اور امامین واجب ہے کہ وہ رکعت میں سورۃ فاتحہ پڑھیں اس کے ساتھ کوئی اور سورۃ کہ حدیث میں نہ ملے اور میں اس کو بھی زیادہ پسند ہے اس کے ساتھ فاتحہ کے ساتھ پڑھا لیں پڑھیں ایک آیت یا اس سے زیادہ اور مقتدی کا حکم آگے بیان کروں گا انشاء اللہ۔

اس عبارت میں امام شافعی امام اور ضروری قرأت کرتے ہوئے ان کا فریضہ بتلاتے ہیں کہ ان کو نماز کی ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ پڑھنا ضروری ہے اور مقتدی کا فریضہ یہ ہے اس کے مقلق فرمایا کہ میں خود کچھ امامین کے بیان کروں گا چنانچہ صریح میں تحریر فرمایا ہے۔

و یحسن بقرون کلی صلوة صلیب خلف الامام والا امام یقرء قرآن لا یسمع فیہا قوا (کتاب الام ص ۱۵۳ ج ۱)

اور ہم کہتے ہیں کہ ہر وہ نماز جو امام کے پیچھے پڑھی جائے اور امام اس قرأت اور نماز کو جو نہ جانتی ہو (یعنی وہی نماز جو مقتدی ایسی نماز میں قرأت کرے۔

امام شافعی جیسا کہ یہ عبارت الہیہ کے کواکب کراتی ہے کہ مقتدی کو دہریہ نمازوں میں امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنا واجب ہے اور مقتدی صرف ان نمازوں میں امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھ سکتا ہے جس میں امام کی قرأت کی کوڑ نہ ملے جیسا کہ امام دہریہ نمازوں میں وہ اسی سے انہوں نے قرآن لا یسمع قرآن کہ دہریہ اور دہریہ نمازوں میں مقتدی کا فریضہ نہیں کر دیا ہے۔

مفسر جہاں جواب کی تکمیل کے بعد حضرت مولانا محمد امجد علی صاحب کاندھلوی قدس سرہ کے مضمون پر مضمون یعنی حضرت مرحوم نے بہت عمدہ اور فنی مضمون تحریر فرمایا ہے کہ سب معلوم ہوتا ہے کہ یہ مضمون بھی قارئین کی خدمت میں پیش کر دیا جاتا ہے یہ مضمون سے نہ وہ مسئلہ سمجھنے میں مزید مدد ملے گی۔ بعد ازاں اور دہریہ کی مختصر

خاتمہ وراشدین:

امام عبد الرزاق نے اپنی مصنف میں امام بغدادی سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما فاروق اور عثمان رضی اللہ عنہما کے پیچھے قرأت کرتے تھے (عمر وعلقاری) صحابہ رضی اللہ عنہم نے یہ کہہ کر غلط سمجھا کہ وہ عبد الرزاق کا صحابی بنی عقبہ سے نہیں ہے۔

فاروق اعظم:

امام محمد بن حسن بن ۹۸ ص ۹۸ میں فرماتے ہیں۔

ان عمر بن الخطاب قال لبنت فی قم الذی یقر خلف الامام حجراً
فاروق اعظم کا یہ کہنا ہے کہ اس شخص کے منہ میں پتھر جو امام کے پیچھے قرأت کرتا ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ:

مصنف ابن ابی شیبہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا آپ نے ارشاد فرمایا: من قرأ خلف الامام بعد
حفظ الفطرۃ جس نے امام کے پیچھے قرأت کی وہ حضرت سے بڑا ہے کیا یعنی قرأت خلف امام نہ صرف قرأت فعل ہے

اب ہم نہ بیان کر سکتے ہیں امام نے صرف تحقیق پر اکتفا کیا اور روایت کی طرح وعدہ میں سے عداہ کشی
کی اس لئے کہ اس کا نقل کتاب میں نہ تھا بلکہ امامیہ میں نہ تھا بلکہ امامیہ کے لئے یہ قرأت ہی ہوئی۔

الماثلک و معارف:

امام نسائی نے اپنی سنن میں ان کے ایک تبرکات بیان کیوں کہ وہ عز و جل وادافری القمراں
فاستمعوا لہ واصلوا علیکم نور جمود الخیرۃ المحمود عن نبی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اجعل الامام من قرأہ فاذا کم فکر وادافری فاصصوا وادافری سمع المفسر
حمیدہ فقہوا وادینا لک الحمد امام نسائی کا عنوان یہ ہے کہ قرأت قرآنی واصل کر کے ان کے تحت اس حدیث و
ذکر کر کے مطلب یہ ہے کہ یہ حدیث اس آیت کی تفسیر ہے وادافری ہے کہ اس حدیث سے فقہ کی تکمیل بیان
کرتا ہے اور حدیث کا آٹھویں باب جعل الامام لیسوہ سے ذرا پہلے علوم ہونے سے قرأت قرآنی وادافری انقرآن
فاستمعوا لہ واصلوا علیکم نور جمود الخیرۃ محکم بیان فرماتا کہ امام کے پیچھے ہمتا یہ معنی استماع اور نصت واسباب اور
لازم ہے مقتدی کو امام کے پیچھے اپنی قرأت جاری نہیں اور یہ غلط ہے کہ یہ صحیح نہیں۔

نکتہ:

آیت امران (یعنی وادافری ان فاستمعوا لہ واصلوا علیکم نور جمود الخیرۃ اور حدیث
انصات یہ ایک لطیف فرق ہے دو یہ حدیث اللہ - عرہ حقہ و لفظ امامت اور ائمہ ان کے واضح کو یہ آیت ہے اور

درستی ہے، کیونکہ غریب نماز سے مقتدی یہ کہتا ہے کہ مقتود اور مراد کی طرح کے ساتھ پیش مراد یا بہت اور ایک جماعت کی طرف سے حضورؐ کے لئے یہ نفس کافی ہے اور وہ اس ہے۔

۳۔ انصاف میں تو یہ کہ یہ اکثر ائمہ نے نماز جماعت اور حقیقت ایک ہی قرار دے دی ہے جس نے راجحاً یہ موصوف بالذات ہے اور مقتدی موصوف بہ عرض میں جیسا کہ مذکور بالا م ص ۱۱۱ میں اس پر شاہد ہے کہ ان کی نماز مقتدیوں کی نمازوں کو متضمن اور شامل ہے اور جو — فکر امام کی نماز کا مسدود ہونے سے تو مقتدیوں کی نماز بھی ٹاس دیا جاتی ہے اور مقتدی کی نماز سے فاسد ہونے سے امام کی نماز فاسد نہیں ہوتی، امام کا — فرقہ مقتدیوں کے لئے کافی ہے، ان کو مقتدیوں کے مقتدیوں کے لئے امام ہے مقتدیوں کا خیر مکتوب ہے، یہ تمام احکام اس امر کے شاہد ہیں کہ اصل معنی امام ہے اور مقتدی امام — مقتدیوں اور مستغنیہ میں اصل یہود یعنی نماز ایک ہے جس کے ساتھ امام مقتود بالذات ہے اور مقتدی موصوف بہ عرض میں۔

اور آں اور خلافت میں یہود کی نماز ایک ہی نماز قرار دیا گیا ہے کہما قبل تعالیٰ ذا فاموالی الصلوۃ فاموالی کمالی اور حدیث میں ہے اذا قسم الصلوۃ فلا تاتوا و انتم تسعون سب یکم فاصلوۃ مفرد لایا یکم ہے، معلوم یہ کہ جو جماعت واحد ہے اور مقتدی میں بھی واحد پر حاضر ہونے والے ہیں۔

پس اگر مقتدی نماز میں اپنی اپنی قرائت لے لے صلوۃ جماعت، صلوۃ وحدہ ہے، لیکن صلوۃ متعده فی مکان وحدہ کا یہودیوں، مقتدیوں اور اہل بیت کے ایک جگہ جمع ہونا اپنی اپنی صلیب و طہیجہ نماز اولیٰ ہے، نماز جماعت اور مقتدیوں کی قرائت فرقہ نماز جماعت کا خاص و مخصوص صرف اتنا ہے کہ چند لوگوں نے ایک جگہ جمع ہو کر اپنی اپنی نماز پڑھ لی جس کو وقت تسلیم کرنا نہیں تھا۔

مجتہدین میں جہاں امامی نے صلوۃ لا جہر بصلواتک ولا اذاعت بہا و یبغ میں دلک — بلا قرائت اور اذان نواز میں سرور ہے کہ مختصرات طہیجہ نماز میں بھی ہونے لگے ہیں و غیرہ طور پر تطبیق کرتے تھے۔ جب آپ اپنے اصحاب نماز پڑھانے کو بلند آواز سے قرائت فرماتے تو مشرکین قرآن میں کہتے: قرآن کے نزول کرنے کے بعد آپ نے اللہ سے کہتے: یا رب آیت امان ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب یہ نعمت آپ اپنی قرائت میں اتنا ہم سے کیجئے کہ مشرکین میں قرآن اور ان کی اور عادات اور حدیث کے اپنے ساتھیوں کو بھی نہ سنا میں، اس کے بعد میں ان آیات اہل بیت نے اپنی آواز سے قرائت کریں اور مقتدی میں کہیں معلوم ہو کہ امام کا وہ مقتدیوں کو نہانے کا یہ اور مقتدیوں کا امام کی قرائت سننے کا ہے نہ خود پڑھنے کا۔

حدیث مجدد کا جواب۔

امام شافعی نے اس سے قوی اور صحیح دلیل حدیث زیادہ ہے جس کے الفاظ یہ ہیں لا صلوۃ لہم نہ یفرا عانجہ الکتاب، رد او اخباری و سلم جو شخص نماز میں فاتحہ پڑھے اس کی نماز نہیں۔

(الصحاح) امام شافعی کے اس استدلال کا امام جوینیدی طرف سے جواب یہ ہے کہ اس حدیث میں صراحت مقتدی کا کوئی ذکر نہیں، بعض کلمہ میں کے امام سے استدلال یہاں اور وہ اعراف کی یہ آیت و اذا قرأ القرآن فاستمعوا له

والصوتوا خاص مقتدی کے حق میں: نزل ہوئی جن مقتدیوں نے آپ کے پیچھے اٹھیں اور غلطی سے فاتحہ یا سورت پڑھ لی تھی انہیں کی ضرورت نہیں کہ شے یہ آیت نازل ہوئی اور انہیں ملے تھی کہ یہ ایک کتاب اللہ کے عہد میں تھی جس سے ہمارے تو فرمودہ واحد کے عہد کی تخصیص کتاب اللہ کے نسخوں کے ذریعہ بدرجہ اولیٰ ہمارے لوگوں اور احادیث صحیحہ میں جو خاص مقتدی کے حق میں وارد ہوئیں ان میں سے ایک حدیث مشہور یہ ہے کہ میں کھانا لے رہا تھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے قراءۃ یعنی پڑھنے کا حکم دیا کہ یہ ایک کتاب اللہ کی ہے مقتدی کو طہیثہ قرار کی ضرورت نہیں اور یہ حدیث طحا نامحمد میں دو سندوں سے مروی ہے ایک سند میں خود امام ابو حنیفہ اس کے راوی ہیں اور حافظہ بھی اور شیخ ابن ہمام نے نہایت مفصل طریقہ سے اس حدیث کا شرح بخاری و مسلم پر بھی کیا ہے اور یہ ہے جس کو امام القادی اور مفتی القدیری میں لکھ دیا جائے اس معلوم ہوا کہ حدیث مبارکہ مقتدی کے حق میں نہیں بلکہ عام اور معتبر اسے حق میں ہے اور ہمارے لوگوں کی سنن میں امام حنفی کے اصحاب غیاث بن عیینہ سے نقل کیا ہے کہ اس حدیث کے معنی یہ ہیں لمن بصلی وحده یعنی یہ حدیث اس شخص کے حق میں ہے جو ایک نماز پڑھے اور مقتدی نے حق میں نہیں اور معنی ہذا امام ترمذی حضرت ابو اسحاق میں کہ جو شخص سورۃ فاتحہ پڑھے اس کی نماز نہ ہوگی مگر یہ کہ امام کے پیچھے ہو امام ترمذی اس حدیث کو نقل کرتے ہیں کہ امام احمد بن حنبلہ (جو امام بخاری کے استاد ہیں) یہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث مقتدی کے حق میں نہیں بلکہ اس شخص کے حق میں ہے جو خود نماز پڑھے اور ہو (یا دوسرے کو پڑھا رہا ہو) اور امام احمد بن حنبلہ اس حدیث پر حدیث مبارکہ سے استدلال کرتے ہیں اور یہ فرمایا کہ جو شخص پڑھے وہ اس کا صحابہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں سے نہیں اس حدیث کا یہ مطلب بیان کیا کہ امام کے پیچھے نماز پڑھنا اور سورۃ فاتحہ پڑھنے کی ضرورت نہیں۔

امام احمد فرماتے ہیں ہم نے دیکھا اسامہ میں سے کسی کو یہ کہتے نہیں سنا کہ جب امام قرائت کرے تو مقتدیوں کی نماز بغیر قراءت کے صحیح نہ ہوگی چنانچہ سونے والے جگہ آپ کے صحابہ عہد میں اور اہل حجاز میں امام مالک اور اہل عراق میں سفیان ثوری اور اہل شام میں ابو اسحاق اور اہل مصر میں لیث میں سعد وحمہ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین ان احمد بن حنبلہ میں سے کسی نے بھی یہ نہیں کہا کہ جب امام قراءت کر رہا ہو اور مقتدی اس کے پیچھے قرائت کرے تو اس کی نماز باطل ہے اور یکسوختی میں قراءت اس حدیث اور حضرات اہل علم اس مقام کی تحقیق کے لئے فتویٰ ابن تیمیہ از عم ۱۱۱ ج ۱ ص ۱۵۰ ج ۲ ص ۱۵۰۔

معلوم ہوا کہ جبری نماز میں مقتدی پر قرائت خلف الامام کے وجوب کا صحابہ اور تابعین اور مفسر الصحنہ میں سے کوئی قائل نہیں اس لئے امام ترمذی فرماتے ہیں کہ امام شافعی نے قرائت خلف الامام کے بارے میں تشدد کیا کہ مقتدی پر قراءت کو واجب قرار دیا حالانکہ خلف میں سے کوئی بھی اس کا قائل نہیں کہ مقتدی پر قرائت فرض ہے اور نہ خلفان جسے نہ نہایت شدہ حد سے جبری نماز میں قراءت خلف الامام کا جائز اور حرام ہونا ممکن تھا یہ ورنہ یہ سے بیان کیا خاص کر (فہام) زمانہ کے مہتممین علم دین پر لازم ہے کہ ان کو اپنی امتیں کو ضرور دیکھیں کہ جو فقہاء اور مالک اور مہندگی نمازوں کے باطل ہونے کا ہوا اور فتویٰ دیتے ہیں۔

یا عبادوں! پناہ لیں آپ کے لئے نماز پر ماری اور صرف اول ہر ہفتی تعمیرِ کعبہ میں ملے یہ ہیں کیا امامِ مرقی نے اس حدیث میں اتنی بات اور یہ بھی فرمایا ہے کہ اس حضور کو قاعدہ سے حضرت برادرانِ مبارک سے بھی مروی ہے اور اسی کے کمال میں بہت سے اہل علم و اصحاب نے بھی اذیتا نہیں میں سے اور یہی قول غیاثِ قرنی اور ابنِ کثیر ہے۔

حضرت برادرانِ مبارک کی حدیث ابو داؤد نے روایت کی ہے۔

حدثنا محمد بن الصباح . عن البراء بن عازب، عن رسول الله صلى الله عليه وسلم
كان اذا افتتح الفصول رفع يديه الى قريب من اذنيه ثم لا يعود . ابو داؤد شریف ص ۱۰۹
محاسنی باب میں جو یہ ذکر ارفع عند الرفع:

ترجمہ: حضرت براء سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع فرماتے تو دونوں ہاتھ قریب سے اٹھا لیتے (رسول پرین کرتے) اور پھر اٹھاتے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود، آنحضرت ﷺ کے بار بار روایت کیے۔ ظہرت کے ساتھی ارشاد میں بھی حضور ﷺ نے قریب اٹھتے تھے حضور ﷺ کے اہل بیت کی خبر کہ آپ کو غلام بنوئی تھی وہ غلام نے حضور صا نماز کے افعال اور نماز کا طریقہ کہ آپ چاہتے تھے اُن سے، سچے تھے اس لئے حضرت عبد اللہ بن مسعود کی حدیث اس پر سے سب سے بہت قوی ثابت ہوئی ہے۔

امام ابو داؤد نے حضرت ابنِ کثیر سے نقل فرمایا ہے۔

فان اما مكره فله حدنا قال حدثنا ابو احمد . عن ابيه ان عليا رضى الله عنه كان يرفع
في اول تكبيره من الصلوة ثم لا يرفع بعده امام التكبير فلو كوع والتكبير لم يسجدوا والرفع من
لو كوع هل مع ذلك رفع ام لا طحاوى شریف ص ۱۱۰.

ترجمہ: حضرت علیؑ نماز کی پہلی تکبیر میں اتر اٹھتے تھے پھر اٹھتے اٹھاتے تھے۔

موجودہ امام میں ہے قاضی محمد انور ابو بکر بن عبد اللہ الشہلی عن غاصم بن کلیب
الحرمی عن ابيه وكان من اصحاب علي بن عباس بن ابي صالح مكرم فذكره في كتابه برفع يديه في
التكبير الاول والى الثاني يفتح بها الصلوة ثم لا يرفعهما في شي من الصلوة (موطأ امام محمد ص
۳۷ ص ۳۷ باب افتتاح الصلوة)

حدیث علیؑ سے روایت میں کہ حدیث حضور ﷺ نے حضور اکرم ﷺ کو روایت فرمائی کہ آپ نے فرمایا
ہوگا، پھر حضرت علیؑ نے حضور ﷺ کے بعد روایت میں مذکور کیا، وہی وقت، جو کہتا ہے کہ حضرت علیؑ کے نزدیک روایت
یہ کہ مسنون ہو، ثابت ہو (دوسرے حضرت علیؑ نے فرمایا کہ اپنی روایت کے خلاف عمل نہ کرتے۔)

امام ابو داؤد نے فرماتے ہیں کہ ابن علیؑ نے یہی روایت علیؑ سے روایت فرمائی کہ آپ نے فرمایا کہ
الرفع بعده الا وقد ثبت عنه نسخ الرفع فحدث علي رضى الله عنه الا صح لفيه ان يكرر التحية
لقول من لا يرى الرفع (طحاوی شریف . حوالہ بالا ص ۱۱۰)

حدیث علیؑ سے بھی اسی طرح مروی ہے پناہ لیں حضور ﷺ کی طرف سے۔

المصباح ص ۲۱۴ ص ۲۱۴ حصہ دوم جلد اول

نور العالیٰ ترجمہ جلیب الصالح میں ہے۔ سفیان بن عیینہ سے روایت ہے سفیان کہتے ہیں کہ لکھنؤ ظہری
اور احمہ بن حنین (یہ دونوں کی محاذی) میں امام ابو حنیفہ اور امام اوزاعی و جہا اللہ اکٹھے ہوئے، اس وقت امام اوزاعی نے امام
ابو حنیفہ سے کہا کہ آپ لوگ نماز میں رکوع کے وقت اور رکوع کے اٹھنے کے وقت کسی وجہ سے رفع یا بیٹھیں کرتے، امام
ابو حنیفہ نے فرمایا کہ ہم اس وجہ سے رفع یا بیٹھیں کرتے کہ اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے کوئی صحیح روایت بہت
نہیں ہوئی ہے امام اوزاعی نے فرمایا یہ کیسے ہو سکتا ہے حالانکہ ظہری نے مجھ سے حدیث بیان کی ہے اور وہ جہی سالم سے
روایت کرتے ہیں اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ جب نماز شروع کرتے تو (تکبیر تحریر کے
لئے) دو دو پہلوں کو اٹھایا کرتے تھے اور رکوع کو جاتے وقت رفع پیریں کرتے اور رکوع سے اٹھتے وقت بھی رفع پیریں
کرتے تھے (امام اوزاعی کے ہواب نس) امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے
فرمایا کہ حدیث بیان کی ہے ہم سے حدیث اور صحابہ بیان کرتے ہیں ابناہیم سے اور ابناہیم روایت کرتے ہیں ابناہیم
اسود سے اور یہ دونوں ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ شروع نماز میں تو (تکبیر تحریر کے
لئے) ہاتھ اٹھاتے تھے (پھر باقی نماز میں) رفع یا بیٹھیں کرتے تھے امام اوزاعی نے کہا میں آپ کو حدیث سنا
رہا ہوں نہ جہی سے اور نہ ظہری روایت کرتے ہیں سالم سے اور سالم روایت کرتے ہیں اپنے والد ابن عمر رضی اللہ عنہما
سے اور آپ (اس کے بالقرائن) کہتے ہیں کہ حدیث بیان کی حدیث اور ابو حنیفہ سے کہتے ہیں ابناہیم سے امام ابناہیم
حنیفہ نے فرمایا کہ حدیث ظہری سے زیادہ فقید ہیں ابناہیم سالم سے زیادہ فقید ہیں اور عاتقہ فقہ میں ابن عمر سے کم نہ تھے
اگرچہ ابن عمر کو رسول اللہ ﷺ کا شرف محبت ماضی ہے اور ان کے لئے صحابی ہونے کی فضیلت ہے اب رہے تو
اسود و ان کے لئے بھی بہت سے فضائل ہیں اور عبد اللہ بن مسعود کو عبد اللہ بن مسعود ہی ہیں ان کا کیا کیا یہ سن کر امام
اوزاعی نے سکوت اختیار فرمایا (اس کی روایت سفیان بن عیینہ نے جاری کی امام ابو حنیفہ کی مسند میں لی ہے)

رفع پیریں نہ کرنے کے متعلق غیر مقلدین کے پیشوا مولانا ثناء اللہ امرتسری کا بیان

”بعد ما کہ ہمارا مذہب ہے رفع پیریں ایک مستحب امر ہے جس کے کرنے پر ثواب ملتا ہے اور نہ کرنے سے
نماز کی صحت میں کوئی غلط نہیں آتا۔“ (اہل حدیث کا مذہب ص ۹۷ مولانا ثناء اللہ امرتسری)

بہت عمدہ سننے سے پہلو میں دل کا

جو چیز تو ایک نظر غلوں نہ فلا

ذکرہ بیان سے واضح ہوا کہ قول مولانا ثناء اللہ صاحب رفع پیریں ایک مستحب امر ہے نہ کرنے پر نماز کی
صحت میں کوئی غلط نہیں آتا بلکہ غیر مقلدین کو اس کو معرکہ لا رہا مسئلہ پیدا ہو رہا مخالف کے خلاف طعن و تشنیع کرتا کہ
یہ لوگ احادیث کے خلاف کرتے ہیں (حالانکہ اختلاف کا غلط احادیث کے موافق ہے جیسا کہ اوپر بیان ہوا) یہ طعن
بالکل بے اصل اور محال ہے اور خود بخود انہیں اس کو رد ہوتا ہے۔

آمین بالخیر:

ابتداء اسلام میں آنحضور ﷺ تعلیم صرف قولانی نہیں ملتا، بھی دیا کرتے تھے اس کی کئی نظیریں ہیں مثلاً نماز، چاند میں جو سامنے پڑھی جاتی ہیں ظاہر ہے کہ ان کا فنیہ پڑھنا ہی شروع ہے تاہم یہ بھی ثابت ہے کہ آنحضور ﷺ کبھی تعلیم کی غرض سے حج بھی یہاں دیتے تھے، پتا ناچہ مسلم شریف میں ہے حدیثی ہماروں میں سعید

یقول سمعت عوف بن مالک یقول سمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی جنازۃ فحفظت من دعائہ وهو یقول اللہم اغفر لہ وارحمہ وعافہ واعف عہ۔ الخ یعنی کوفہ بن مالک نے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک جنازہ کی نماز پڑھائی اور آپ نے نماز جو دعا پڑھی وہ میں نے یاد کر لی دعایہ ہے اللہم اعفولہ وارحمہ وعافہ واعف عہ واکرم نزلہ ووسع مدخلہ واغسلہ بالماء والتنج والردونفہ من الحطایا کما صنعت الثوب الأبيض من الدنس وابدلہ داراً خیراً من دارہ وادخلہ خیراً من اعداہ وزوجا خیراً من زوجہ وادسلہ الجنة واعف عن عذاب القبر ومن عذاب النار (مسلم شریف ج ۱ ص ۳۱۱ کتاب الجنائز)

اسی طرح خبر و حصر میں قرأت سر پر ہی جاتی ہے مگر گاہے آنحضرت ﷺ ایک آدھایت، جزء بھی پڑھ دیا کرتے تھے تاکہ متذکرین کو معلوم ہو جائے کہ آپ نے کون سی سورت پڑھی (مشکوٰۃ شریف ص ۹۷ باب بالقرآن فی الصلاة)

غرض اس کی بہت سی نظریں مل سکتی ہیں انی طرح آغا اسلام میں حضور اکرم ﷺ بظریعہ تعلیم و امن و جبر کہتے تھے۔

معارف السنن میں ہے۔ قال الشیخ رحمہ اللہ: وقد رجعت عن الجہریانہ کان للتعلم علی قولہ۔ قال الشیخ: ویؤیدہ ما أخرجه الحافظ ابو یونس الدیلمی فی کتاب "الاسماء والکنی" (۱۹۷: ۱) عن حدیثہ والثل و فیہ: وقراء غیر المفضول، بلہم ولا الضالین فقال آمنہ بعدہا صونہ ما رواہ الا لعلنا فیذا القول منہ صریح فی اتہ اراد ان یعلمہم سنۃ التامین

یعنی شیخ انور شاہ کشمیری کہتے ہیں: جزء آیت کہتے کے تعلق ایک جواب یہ ہے کہ یہ بخیر نہیں تقسیم تھا اور اس کی تائید اس حدیث سے ہوتی ہے جس کو حافظ ابو یونس دہلی نے کتاب "الاسماء والکنی" میں بیان کیا ۱۹۷ باب لیا علی التامین پر حضرت عائشہ سے روایت کیا ہے اس روایت میں ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے غیر المفضول تعلیم ولا الضالین پڑھ کر آیت میں کہی اور آواز بلند کیا میرا گمان یہ ہے کہ حضور اکرم نے ہم کو تعلیم دینے کی غرض سے بلند آواز سے آیت میں کہی (معارف السنن شرح ترجمہ، باب ما جاء فی التامین ص ۴۰۶ ج ۲، از حدیث کبیر مولانا یوسف نورانی)

معلوم ہوا کہ آیت میں کوہزہ ابتداء امت کی تعلیم کے لئے تھا اور جب امت کو تعلیم ہو گئی تو حضور ﷺ نے سرا کیا شروع کر دیا، چنانچہ شعبہ کی روایت ہے: فبذہ تدری و یخبرونے روایت کی ہے۔

اس کے خلاف کرنا مکروہ ہے، البتہ اگر زمین پر بیٹھے ہو، چنانچہ یا بدن بھاری ہو اور پیسے گھنٹے رات میں تکلیف ہو تو اس صورت میں پہلے ہاتھ رکھنے میں مضائقہ نہیں۔ عراقی الفلاح میں ہے: ثم کہیں کمال مصلیٰ خیاراً للوجود (مصلیٰ وضع) بکعبہ ثم یسجد، ان لم یکن بہ علو یسجد من هذه الصفة (عراقی الفلاح مع خط حطاوی ص ۵۳) فصل فی کیفیت ترکیب الصلوة (معدۃ الفلاح میں ہے) سجود میں جاتے وقت پہلے زمین پر وہ اعضاء رکھے جو زمین سے قریب ہیں پھر اس کے بعد دے گی ترتیب رکھے۔ پس پہلے دونوں گھٹنے، کتے پھر دونوں ہاتھ پھر ناک پھر پیشانی رکھے اور پیشانی کا اکثر مصرعہ سے جو کتبہ سیدہ ازاب سے اور اس طرح رکھے کہ اچھی طرح قرآن پڑھ سکے۔ فی قول۔ یہاں دقت ہے جب کہ کوئی نذرینہ دیکھ لیں اگر کوئی نذرہ دیکھ لیں۔ عمر زیادہ ہو جائے کی وجہ سے پہلے گھٹنے نہیں رکھ سکتا تو دونوں ہاتھ کو گھٹنے سے پہلے رکھنے اور نذرہ کی وجہ سے دونوں ایک ساتھ زمین پر نہیں رکھ سکتا تو اس میں ہاتھ و گھٹنے کو بائیں پر مقدم کر کے (معدۃ الفلاح ص ۱۰۰ ج ۲)۔

سجود کرنے کا سنون طریقہ:

(سوال ۳۸) بہت سے نمازی سجود میں گھٹیاں لادھاتی ہیں زمین پر بچھ دیتے ہیں کیا اس نماز میں نرا بہت برائی؟ جواب۔

(الجواب) مرد کے لئے سجود کا سنون اور صحیح طریقہ یہ ہے کہ اپنے بازوؤں کو اپنے پیلو (پسلیوں) سے جد رکھے۔ لیکن جرمعت کے اندر بازوؤں کو پیلو سے ملا کر رکھے (کہ دیگر مقتدیوں کو تکلیف نہ ہو) گھٹیاؤں کو زمین پر نہ بچھانے بلکہ زمین سے اٹھا کر رکھے۔ بیت گورائوں سے جدا رکھے اور سجود میں دونوں ہاتھ کانوں کے مقابل رکھے (یعنی کئے مقابل نہ رکھے) یعنی پیچہ دونوں انگلیوں کے درمیان اور انگلیوں کے کانوں کی سوائے مقابل ہیں۔ ہاتھوں کی انگلیاں بالکل ملا کر رکھیں تا کہ سب کے سر سے قبدرش ہیں۔ اور دونوں پاؤں کی انگلیاں بھی زمین پر اس طرح رکھے کہ ان کے سر سے قبدرش ہیں (معدۃ الفلاح ص ۱۱۰ ج ۲)۔

مرد اگر گھٹیاں زمین پر بچھائے تو مکروہ تحریمی ہے، مثالی میں ہے (فہمۃ القاری فی الرجل فواہیہ ص ۱) ای بسطھما فی حالۃ السجود وقید بالرجل اتبعاً للحديث العذر آتھ ولان المرأة تضرش لال فی البحر فین وانھا نہی عن ذنک لانھا صفة الکسلاں والنہاؤ معالہ مع ما فیہ من التثبیہ بانساع والکسلاں، واللظاہر بانھا تحریمہ للنبی المذکور من غیر صارف آتھ رضامی ج ۲ ص ۶۰۲ مکروہات الصلوة،

معدۃ الفلاح میں ہے۔ مردوں کا سجود کی حالت میں: پاؤں، پاؤں زمین پر بچھنا مکروہ تحریمی ہے۔ (معدۃ الفلاح ص ۱۱۰ ج ۲) اختتام اللہ اعلم بالصواب۔

مرد اور عورت کی نماز میں کہاں کہاں فرق ہے:

(سوال ۳۹) بعض عورتیں مردوں کی طرح رکوع و سجود کرتی ہیں، کیا یہ صحیح ہے؟ امید ہے کہ وضاحت کے ساتھ

تبدل کریں، نیز مرد جبکہ پیش اور پیروں پاؤں کھڑے رکھ کر انگلیاں قبضہ رخ رکھے عمر میں پاؤں کھڑا نہ کریں بلکہ دونوں پاؤں دائیں طرف نکال دیں اور غریب سمت گر جبکہ کریں اور دونوں ہاتھ کی انگلیاں ملا کر قبضہ رخ رکھیں کثیر الدنقہ نیک میں ہے وابدی صبیحہ وحاشی بطنہ عن فخذہ ووجہ اصابع رجليہ بحر القبلة و مسح فيه ثلاثاً والعمارة تستحضر وتلوق بطنها بفخذيها (قولہ والعمارة تستحضر وتلوق بطنها بفخذيها) لانه استرلها فانها عورة مسنورة ويدل عليه ما رواه ابو داود في مرسله انه عليه الصلوة والسلام مر على امرأتين نصبان فنان اذ مسجدا فقاما فقاما بعد اللطم الى الارض فان المرأة ليست في ذلك كالرجل وبحر الرافق فصل واحد ايراد الدخول في ص ۳۲۰، ۳۲۱ ج ۱ ويزاد عنى العشرة انها لا تنصب اصابع القدمين (بحر الرافق ص ۳۲۱ ايضاً)

(۶) مجلس وقعدہ کا فرق:

مرد مجلس وقعدہ میں اپنا داہنا ہاتھ کھڑا کر کے اس کی انگلیاں قبضہ رخ کرے اور بائیں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھ جاوے، دونوں ہاتھ زانو پر اس طرح رکھے کہ انگلیاں قبضہ رخ رہیں نیچے کی طرف نہ ہو جائیں اور عورتیں اپنے دونوں پاؤں دائیں طرف اکٹھا کر بائیں سر میں پریشیں والا فرغ من مسحني الركعة الثانية افترض وجہ السیری فجلس عليها وتنصب يمينه ووجه اصابعه نحو القبلة ووضع يديه على فخذيه وبسط اصابعه وهي تسويها (کثیر المقاتل مع صحیح ص ۳۲۲ ايضاً) بحر الرافق میں ہے وذكر المصنف ان المرأة تختلف الرجل في عشر حصال ترفع يديها الى منكبيها وتضع يمينها على شقانها تحت ثديها ولا تجمعي بطنها عن فخذيهما وتنصب يمينها على فخذيهما ترفع رؤوس اصابعها كشيها ولا ترفع ابطنها في المسجد وتجلس متوركفلي الشهد ولا تفرج اصابعها في الركوع ولا تقوم الرجل وتكره جفائعهن وتفرم الامام وسطهن اه ويزاد عنى العشرة انها لا تنصب اصابع القدمين كما ذكره في المسحبي ولا يستحب لى حقها الا سفار الفجر كما قنعناه في محله ولا يستحب في حقها الجهر بما قرأ في الصلوة الجهرية بل قنعناه في شروط الصلوة انه لو قيل بالفساد اذا جهرت لا يمكن على القول بان صحتها عورة والتجبع بقنضی اکثر من هذا فالأحسن عدم العصر (بحر الرافق ص ۳۲۱ ج ۱ ايضاً)

نوٹ:-

عورتیں مستون طریقہ کے مطابق تبدل کر لیں اس کے لئے مناسب صورت یہ معلوم ہوتی ہے کہ دو گونے تبدل میں جاتے ہوئے زمین کا سہارا لے کر اپنے دونوں پاؤں دائیں طرف نکال دیں اور فوراً سجدہ کریں، عورتوں میں سجدہ کا یہی طریقہ چلائے رہا ہے مستون طریقہ کے مطابق سجدہ کرنے کے لئے یہ طریقہ اختیار کرنا سمجھنا ہے لہذا اسے بہت شرم سے کہا جاسکتا۔ فقد والله المصابوب۔

تعدہ میں سیدھا پاؤں کھڑا رکھ سکے یا بلا غدر اس کی عادت بنائے تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۳۰) ہمارے امام صاحب کے پاس پڑھنے والے کی اس عادت سے بڑا وہ تعدہ میں بیٹھتے ہیں تو سیدھا پاؤں کھڑا کر رکھیں قبلہ رخ میں نہیں رکھ سکتے تو ان کے پیچھے نماز پڑھنا کیا ہے؟ کیا نماز میں کوئی گناہ ہے؟ ہوگی وہی طرح جب وہ تقریر کرتے ہیں تو کھڑے نہیں آتے اس وجہ سے بھی لوگ نماز پڑھنا پسند نہیں کرتے تو ان کی اہمیت کا کیا حکم ہے؟ بیوقوفانہ جواب

(الجواب) ہمارے لئے تعدہ میں بیٹھنے کا مستحسن طریقہ یہ ہے کہ بائیں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھیں اور ایسا پاؤں کھڑا کرے اور دوسرے پاؤں کی انگلیوں کو قبلہ رخ رکھے۔ بلا غدر مستحسن طریقہ کے خلاف بیٹھنا مکروہ ہے، البتہ غدر کی وجہ سے اس طریقہ سے بچنے کے لئے اگر بہت مشکل ہو تو (الغرض) الرجل ذو حنہ البسری ونصب البسری ونو حنہ اصابعہا نحو القبلة کما ورد عن ابن عمر رضی اللہ عنہما ومرافی الفلاح مع صحطوی ص ۱۶۹ سنن انصوفیہ) قرأت لفظ (س) ہے (والتربع ملا علی) لترك مسة القعود قوله بلا غدر) غادر لغو فلا کراهة لان العذر یبیح ترك الرجوب فالولی المسة قوله لترك المسة القعود (و) هذا یفید انه مکروہ لا یجوز ان یفادہ الشرح ومرافی الفلاح مع صحطوی ص ۱۶۹

صورت مسئلہ میں آپ کے امام صاحب کی عذر کی وجہ سے سنت طریقہ کے مطابق نہ بیٹھ سکیں تو نماز میں کوئی گناہ بہت نہیں ہوگی ان کے پیچھے نماز پڑھنا یا کر بہت جائز ہے البتہ اگر بلا غدر اس طریقہ میں بیٹھنے ہوں تو اس کی عادت بنانی ہو تو اس طریقہ میں سے ان کو بچنے کے لئے اپنی اصلاح کر لیں اور سنت طریقہ اختیار کریں۔ تقریر کرنا اور تعلیم کرنا ان پر لازم و ضروری نہیں ہے اور ان کے تعدہ کے لئے ان کا قہر بھی نہیں کیا گیا ہے اگر وہ نماز میں قرآن مجید پڑھنے کے مطابق سنا کر پڑھتے ہوں اور سنت طریقہ کے مطابق نماز پڑھتے ہوں تو ان کے پیچھے نماز پڑھنا یا کر بہت جائز ہے۔ فقط واللہ اعلم یا عراب

نماز کا سلام پھیرنے میں "السلام علیکم" کے بجائے "سلام علیکم" کہنا کیا سہا ہے؟

(سوال ۳۱) جنس اسلام پھیرنے کے وقت "السلام علیکم" کے بجائے "سلام علیکم" (الف) ام کے بغیر کہتے ہیں اس طرح کہنا کیا سہا ہے؟ کیا اس میں کوئی گناہ ہے؟ بیوقوفانہ جواب

(الجواب) مصلی کے لئے (السلام) یا (السلام) سنت طریقہ ہے نہ کہ ال اور عاف طریقہ ہے "السلام" منکر حمزہ تنہا "س" کر "السلام" کے بجائے "سلام" کے کلمات نے خلاف اور مکروہ و گناہی میں ہے (فولہ هو المس) قال فی البحر وهو علی وجه الاکمال ان یقول السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ لان قال السلام علیکم او السلام علیکم او علیکم السلام احسن وکان تارکاً لکمالہ وصرح فی الراجح بکراهة الا حیراء فب تنصیر بحذفک لا ینافی کراهة غیرہ معا خلاف السنة (خاصی ص ۴۰) فصل فی بیان تألیف الصلوۃ بحفظ واللہ اعلم بالصواب

مقتدی تشہید پورا کرے یا امام کا اتباع کرے:

(سوال ۴۲) امام قعدہ کوئی میں تشہید پڑھ کر تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا اور نماز کا یہ مقتدی تشہید سے فارغ نہیں ہوا تو کیا امام کا اتباع کرے گا یا تشہید پڑھ کرے؟

(الجواب) جتنی امکان مقتدی تشہید پڑھ کر کے بعد کھڑا ہو امام کے اتباع (یعنی تشہید پورا کرے) بقول مقتدی کے ہوتی ہے۔

جائز الا برئیس بـ واما لو قدم الاحمام من العدة الاولى الى ان ركعة الثالثة من ان يتم المقتدى التشهد فانه يسد له بقوم وان قام قبل ان يتم يجوز ومجلس ۳ ص ۳۳۳۔
ص ۳۳۳ فقط والله اعلم بالصواب

اللہ اکبر میں لفظ اللہ یا اکبر کے ہمزہ یا با پر مد کرے تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۴۳) بعض لوگ جگہ بعض امامی ائمہ میں اللہ اکبر کے ہمزہ کو کھینچ کر پڑھتے ہیں اور بعض اکبر کے ہمزہ پر مد کرتے ہیں اور بعض اکبر کے ہمزہ کو کھینچ کر پڑھتے ہیں تو ان کا کیا حکم ہے؟

(الجواب) بلاشبہ اگر اس طرح تسبیح کو پڑھ کرے اور اس طرح پڑھتا ہے آٹھ ہزار اس طرح پڑھے کہ ہمزہ اور لام کے درمیان لف ممال کی آواز پیدا ہو جائے یعنی ہمزہ کو اس طرح کھینچ کر پڑھے کہ ہمزہ اور لام ہو کر کام سے ملے جس کی صورت یہ ہو سکتی ہے کہ اللہ۔ بلکہ بلاشبہ ہمزہ کو لام ہلا کر سے ملا چاہئے یہ سننے سے تعلق رکھتا ہے۔

اسی طرح اکبر کے ہمزہ پر بھی مد کرے اور اس طرح نہ پڑھے نہ اکبر۔ اور اس طرح پڑھے کہ ہمزہ اور کاف کے درمیان لف ممال کی آواز ظاہر ہو یعنی ہمزہ کو اس طرح کھینچ کر پڑھے کہ ہمزہ کاف سے تعلق رکھتا ہے جس کی صورت یہ ہو سکتی ہے۔ اکبر۔ بلاشبہ ہمزہ کاف سے ملنا چاہئے یہ بھی سننے سے تعلق رکھتا ہے۔

اسی طرح اکبر کے باء پر بھی مد کرے اور اس طرح نہ پڑھے۔ کہ باء اور ساس ملے کہ باء اور واو کے درمیان لف ممال کی آواز پیدا ہو جائے یعنی باء کو اس طرح کھینچ کر پڑھے کہ باء واو سے تعلق رکھتا ہے جس کی صورت یہ ہو سکتی ہے۔ کہ باء۔ بلاشبہ باء واو سے ملنا چاہئے یہ بھی سننے سے تعلق رکھتا ہے۔

ہن جس تہنوں میں سے کسی بھی جگہ مد کرے گا یا دراز کرے پڑھے گا تو بہت سخت غلطی ہوگی مگر یہ غلطی بحیر تحریر میں تو سرے سے نماز میں داخل نہ ہوگا۔ اور اگر بحیرات اختلافات میں یہ غلطی کی تو نماز قاسد ہو جائے گی۔ لہذا اماموں کو چاہئے کہ اس کا بہت خیال رکھیں اور بہادر شخص کر کے تہن کے ساتھ اپنی غلطی کی اصلاح کر لیں۔

جائز الا برئیس بـ وهو مست الا ان شك في الافصاح لا بدخل في الصلوة الا بها وهي ان يقول من يريد الدخول في الصلوة الله اكبر بلا ادخال مد في همره الله وهمره اكبر فان وقع المد في احد الهمزتين لا يصبر داخلا في الصلوة بل تقصد لوقوع في الله لها ولو تعدد بكفر لا به يصبر استغها ما ومقتضاها لشك في كبر الله الى قوله ولو وقع المد في باء اكبر بان يقول

اکتار پر زیادہ الانف الجسالی میں الباء و الزاء لا یضموا و دخلوا فی الصنوة و فسد لوقیع فی تناقہا
 تریر۔ اور فقرات میں جو ہیں اولیٰ تمیز افتخار ہے لہذا بدو ان اس کے نماز شروع نہیں ہوتی اور وہ یہ ہے کہ جو
 شخص نماز شروع کرنے کا ارادہ کرے تو اٹھ کر اس طرف کھڑے کہے کہ اللہ کے ہمراہ اور اکبر کے ہمراہ اور بے ہمت نہ کرے۔
 کہو گا۔ اگر وہ اس ہمراہ میں، سنا کہ یہ مانا ہو جائے گا تو نماز میں داخل نہ ہوگا بلکہ نماز میں بیچ کی تکبیروں میں آجائے
 مجاہد نماز ناسد ہو جائے گی، پھر اگر قصد اہل کفر کا ہو جائے گا، اس لئے کہ یہ مشہور ہے کہ جو جائے گا اور اس کا
 مشہور ہے کہ نماز میں بیچ کی تکبیروں میں آجائے گا، اور اگر کسی یا دو افراد کے درمیان الف سنا لیا یا وہ
 کر کے نماز میں آجائے گا۔ (تکبیر تحریر میں نہ ہوگی اور نماز میں داخل نہ ہوگا اور نماز کے دوران (تکبیرات اشکالات)
 اس طرح پڑھے گا کہ نماز ناسد ہو جائے گی۔ (محاسن کا تہذیبی و بیہ کلیں نمبر ۵۲)

زاد الفقیر میں ہے۔ و نو مک مہتزۃ الحلالۃ او مکبر او یاءہ لم یصر شایعاً (زاد الفقیر ص
 ۳۱) فقط و اذ اعلم بالصواب۔

"ا" کی مثال	عَزَّوَجَلَّ اِنَّ اِلٰهَ	(سورہ بقرہ ۱)
"ا" کی مثال	وَلَقَدْ اَنزَلْنَاكَ عَلٰى	(سورہ بقرہ ۱۰۱)
"ا" کی مثال	لَوْ اَنَّكَ	(سورہ بقرہ ۱۰۱)
"ا" کی مثال	تَسْتَعِیْذُ بِالْحَمْدِ	(سورہ بقرہ ۱۰۱)
"ا" کی مثال	غَیْثٌ یَّجْنُبُ	(سورہ بقرہ ۱۰۱)
"ا" کی مثال	یُبْرِیْ اِذَا حُلُوْهُ	(سورہ بقرہ ۱۰۱)
"ا" کی مثال	یَرْحَبُ اِذَا حُلُوْهُ	(سورہ بقرہ ۱۰۱)
"ا" کی مثال	طَلُوْیْ رَافَعٌ	(سورہ بقرہ ۱۰۱)
"ا" کی مثال	عَذَابٌ اَوْ اَكْثَرُ	(سورہ بقرہ ۱۰۱)
"ا" کی مثال	یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰتٰیَہُمُ	(سورہ بقرہ ۱۰۱)
"ا" کی مثال	اَهْلَ قَرْیَہٍ اَسْتَطَعْتُمْ	(سورہ بقرہ ۱۰۱)
"ا" کی مثال	یَعْلَمُوْنَ اَسْمَہُ	(سورہ بقرہ ۱۰۱)
"ا" کی مثال	حَبِیْبِ السَّمَاءِ	(سورہ بقرہ ۱۰۱)
"ا" کی مثال	یٰۤاَحِبِّیْ السَّلَامِ	(سورہ بقرہ ۱۰۱)
"ا" کی مثال	کَرَامَہٍ اَوْ اَكْثَرُ	(سورہ بقرہ ۱۰۱)
"ا" کی مثال	اَبُو بکرٍ الصِّدِّیْقِ	(سورہ بقرہ ۱۰۱)
"ا" کی مثال	حَسْبُوْا اَطْمَعْتُمْ	(سورہ بقرہ ۱۰۱)
"ا" کی مثال	عَلِمْتُمْ اَعْلَمُوْا	(سورہ بقرہ ۱۰۱)
"ا" کی مثال	وَقَفُوْا فِیْ سَبَابِ اَعْمَلُوْا	(سورہ بقرہ ۱۰۱)
"ا" کی مثال	اَلَا اِنَّکُمْ اَفْتَرَاہُ	(سورہ بقرہ ۱۰۱)
"ا" کی مثال	مُبِیْنٌ اَلْقَتُوْا	(سورہ بقرہ ۱۰۱)
"ا" کی مثال	فَتَنَّا اَلْقَبْ	(سورہ بقرہ ۱۰۱)
"ا" کی مثال	فَلَقَّوْا اَلْقَبْ	(سورہ بقرہ ۱۰۱)
"ا" کی مثال	حَکِیْمٌ اَلْقَبْ	(سورہ بقرہ ۱۰۱)
"ا" کی مثال	فَلَقَّوْا اَلْقَبْ	(سورہ بقرہ ۱۰۱)
"ا" کی مثال	حَکِیْمٌ اَلْقَبْ	(سورہ بقرہ ۱۰۱)

و غیر دو غیر و بے حد مثل اس کی ہیں کہ تو میں نے بعد از الحرف "ا" کے شروع نہیں ہوئے پھر بھی تو میں نے

بجائے کا تو قانون پڑھا جاتا ہے بعد از "ا" پر دواہ مار دیا جاتا ہے۔

بجائے کا دواہ اور قانون یہ ہے کہ جس الفاظ کے آخر حرف ہو تو میں (دو زیر و دو زبر) اور اس کے بعد

(الحجرات ۵۲ اب) صورت مسنونہ میں دو کذب بالحبس کر فیسرہ للتیسری کے ساتھ رکعت کی تہ
 ایک ہی رکعت میں پڑھنا جائز ہے اور وہ دہرائی ہے۔ قاضی خان میں ہے۔ وہ ان کثرت مختلفہ سے
 لم یقرء وعدہ علیہما غافلین مکان فاعلی (الی لولہ) والصحیح ہر الفساد لانہ اخر بخلاف ما
 احسن اللہ بہ وج ۱ ص ۳۷ فصل فی قراءۃ القرآن عطاوشی الا حکم المتعلقہ بالقرآن ہوا غیر
 لازمہ۔ لی ان فرقہ ان الاول فی حجبہ وان العجل فی نعیم (الی) ہونہ بنفسہ صلاتہ لا بد احب
 بخلاف ما احسن اللہ بہ وج ۱ ص ۴۷ ایشام اور انوکھ پائشی پر وقت کر کے ٹائی کرتے تھے اس وقت
 وہ بے ناس پر تھے۔ میر تقی نے ابتدائی وقت نماز سے پیش۔ قاضی خان میں ہے۔ وہ ذکر ایہ ممکن ایہ ان
 وقف علی الاولی وفتلاً وابتداء ثانیۃ لا مفسد کذا مرقا ان الدین موسیٰ وعملو الصلح
 وقف ثم قرء اولک ہم شر البیۃ والافسد وج ۱ ص ۴۷ بصر اللہ علی اعم

بر رکعت میں سورۃ فاتحہ سے پہلے بسم اللہ:

(سوال ۵۵) ایک شخص کا کہنا ہے کہ پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد میں بسم اللہ پڑھ دوسری تیسری اور چوتھی
 رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد میں بسم اللہ پڑھتا ہوں۔ یہ غلطی کرتے ہیں کیا صحیح ہے؟
 (الجواب) یہ بات صحیح نہیں بلکہ رکعت میں سورۃ فاتحہ کے پہلے بسم اللہ بہت بڑی جاتی ہے۔ اور تیسری اور
 چوتھی رکعت میں بسم اللہ پڑھنا بیجا ہے۔ یعنی سرائی اول کل رکعت جتنی رکعت کے شروع میں ہم
 اللہ بہت سے پڑھے۔ جو مختار مع الشامی ج ۱ ص ۵۵۷ ص ۵۵۷ واذ اول الشروع فی الصلاۃ
 بسم فقط واذ عبد بالصواب

صوۃ کسوف میں قرأت آیتہ ہونی چاہئے نہ نہ رہے:

(سوال ۵۶) سورۃ تکوین کی جو رکعت بائیس رکعت پڑھی جاتی ہے اس میں قرأت نہ رہے پڑھی جائے یا نہ رہے؟
 (الجواب) آیت پڑھی جائے تو قرائت ہی ہے۔ یہ صحیح ہے۔ یہاں لقرآن ص ۱۲ فقط واللہ عبد
 بالصواب۔

نماز میں سورۃ قول و خلاف ترتیب پڑھنا:

(سوال ۵۷) نماز میں پہلی رکعت میں سورۃ کافرون پڑھی اور دوسری رکعت میں سورۃ و شیا سورۃ صاف پڑھی وہ اس
 طرح قرآن کی ترتیب کے خلاف پڑھنے کے نماز درست ہوئی یا نہیں؟
 (الجواب) ترتیب سورہ اہمات تلاوت میں ہے۔ وایہ نماز سے نماز سے نماز اس طرح پڑھنے سے مجید کو نہیں
 ہیں وہ اس طرح پڑھنا مکرا ہے۔ یہاں پڑھے تو مکرو بھی نہیں۔ جو مختار مع الشامی ج ۱ ص ۵۶۰

۱۱: وی تفرع منکم تسمی بقرآن علی معراجی الاولیٰ فی ترتیب السورس واجبات اللہ لہ فصل فی
 لغز

قرأت میں ایک سورت کا قافلاً

(سوال ۵۸) پہلی رکعت میں سورہ نثر اور دوسری میں سورہ نصر پڑھنے سے بعد از نماز ہوگی یا نہیں؟ "یونکہ در میان میں ایک چھوٹی سی سورت پھرتی ہے اب یہ سورت کب پڑھنی چاہیے؟

(الجواب) ہمارے اس طعن پر مانتے ہیں کہ یہ سورت نثر میں پڑھنی چاہیے کہ لیکن اس طرح پڑھنے سے بعد از نماز ضرورت نہیں (دوم بخاری شامی) ۱۰۱ فقط واللہ اعلم بالصواب

قرأت میں "اینا" کی جگہ "علینا" پڑھنے کو نماز ہوگی یا نہیں؟

(سوال ۵۹) ہمارے امام صاحب نے نماز تیسری رکعت میں "سورہ فاتحہ" پڑھی اور اس میں ان علیہا ہمہ ثم ان علیہا حبیبہم کے بجائے ان علیہا یا ہمہ ثم ان علیہا حبیبہم پڑھا تو نماز ہوگی یا نہ ہوگی؟
(الجواب) صورت مسئلہ میں قرآن ہوگئی۔ (اماد دینی ضرورت نہیں) ۱۰۲ فقط واللہ اعلم بالصواب

واما کو بدلہ ضرورت لقمہ دینا:

(سوال ۶۰) وسیع الذمیں کفر و کار کو پہلی رکعت میں امام پڑھ رہا تھا بھول سے قبل اذ خلوا ابواب جہنم چھوڑ کر وسیع الذمیں انقوا شروع کر دئی تھی۔ کہ پیچھے سے زید قتل اذ خلوا کا فقرہ پڑھنے کے بعد امام صاحب نے کہا۔ فقرہ پڑھنے کی ضرورت نہیں تھی۔ زید کا کہنا ہے کہ فقرہ دینا ضروری ہے کیونکہ مضمون پورا کرنا ہی چاہیے۔ پھر دوسرے مضمون کو شروع فرما جائے۔ دلیل میں درج القرآن تریا عیش کرنا ہے کیا صحیح ہے؟ اور مضمون پورا نہ ہونے سے جب کہ تراویح میں قسم قرآن شریف کا نہ ہو فقرہ دینا ضروری ہے؟ بیوا تو جرو۔ (قائم تھی منہ منار فریقہ)

(الجواب) صورت مسئلہ میں: جب کہ امام نے آیت پڑھنا شروع کر دی تھی تو فقرہ پڑھنے کی حاجت نہ تھی۔ فقہاء رحمہم اللہ نے اس صورت میں فساد نماز کا حکم لگایا ہے کہ یہ بااحتیاج تھیں تھے۔ ولو کان الامام انقل الی آية اخرى تغد صلوٰۃ الفتح وتغد صلوٰۃ الامام لو احدث لقوله لو حود التلقين والتلقين من غير ضرورة. یعنی: اگر امام دوسری آیت کی طرف منتقل ہو گیا۔ یعنی دوسری آیت پڑھنے لگا اس کے بعد مقتدی نے امام کو فقرہ پڑھنے کی حاجت نہ تھی۔ (دو تائی) تو فقرہ پڑھنے والے مقتدی کی نماز فاسد ہو جائے گی اور اگر امام نے اس کا فقرہ لے لیا تو اس کی نماز بھی فاسد ہو جائے گی (اور جب امام کی نماز فاسد ہوگئی تو سب کی نماز فاسد ہوگی) اس لئے کہ مقتدی کا تلقین کہنہ اور امام کا فقرہ لینا بااحتیاج پڑ گیا۔ (ہدایہ ص ۶۲) اباب بن عبد اللہ (دوا بکرہ نعمہ)

۱. وسکرہ الفصل سورۃ قصص ۲ صا بسورۃ طہ ۳ بعث یلمہ ۴ طالعۃ ۵ الرکعۃ الثانیۃ طالعۃ کبیر ۶ فلا بکرہ من ۱۰ طالعۃ

۲. ومنها: التعلیٰ فی التعلیٰ والآخر: ان قدم کلمۃ علی کلمۃ او احرا ان لم تعبر اسمی لا یصلہ ثم ان فوالہم دینا جبرہ شہیق وقدم الشہیق شکلا فی خلاصۃ فتاری حنیہ من ۵ الفصل الخامس فی رلہ فتاری.

لیکن صحیح یہ ہے کہ نماز قاسمہ نہ ہوگی۔ ہاں! حالتِ قمر یا قمرہ ہوگا۔ یہ خواص قصہ علی امامہ فائدہ لایفد مطلقاً القاصح و آخذ بكل حال الخ (ترجمہ مختار) وغیرہ بکمال حال ای سواء قمر، الا امام فامر ما نجوہہ الصلوۃ ام لا انتقل الی آیتہ اخری ام لا تکرر الفتح ام لا هو الا صح تہر یعنی قمر، قمر کا اپنے امام کو قمر یا قمرہ صلوٰۃ نہیں کہہ سکتے، مانے کی نماز قاسمہ جاتی ہے۔ نہ قمرہ کہنے والا سلام کرے یا اسے امام اس قدر پڑھ چکا ہو جس سے نماز درست ہو جاتی ہے کہ پڑھا ہو۔ دوسری آیت کی طرف منتقل ہوا، قمر ہو یا قمرہ قمر یا قمرہ بہر صورت نماز قاسمہ نہ ہوگی (مشامی ج ۱ ص ۵۸۲ باب ما یفسد الصلوۃ وما ینکروہ فیہا)

کتب فقہ میں یہ بھی تصریح ہے کہ مقتدی بکثرت ذکر ہے (بجائے علی) اور مقتدی نہ دے کہ قمرہ دینے کی ظاہری صورت تعلیم و تعلم کی ہے۔ جو بلا ضرورت ظاہر از کراہت نہیں۔ امام کو بھی ہدایت دی گئی ہے کہ مقتدیوں کو قمرہ دینے پر مجبور نہ کرے کہ ایک آیت یا جملہ کو بار بار پڑھا دے یا خاموشی کھڑا کرے (اس صورت میں مقتدی اجماعاً قمرہ دے گا) جملہ ائمہ بقدر واجب (و فی روایۃ بقدر مستحب) قمرہ دے کر چکا ہو تو رکوع کرے یا یا بعد کی آیت پڑھنا شروع کر دے۔

وینعی لمقتدی ان لا یعجل بالفصح وللایمام ان لا یلجئہم الیہ بل یرکع اذا جاء او اندہ او ینقل الی آیتہ اخری (ہدایہ بار) لایفسد الصلوۃ وما ینکروہ فیہا ص ۱۱۶ ج ۱ (الشرعی) میں ہے۔ (تر)

ویکفرہ ان یفتح من ساعتہ کما ینکروہ للایمام ان یلجئہ الیہ بل ینقل الی آیتہ اخری لا یلزم من وصلہا لایفسد الصلوۃ اوالی سورۃ اخر او یرکع اذا قرأ قبلہ الفرض کما یجزم بہ الزیلعی غیرہ و فی روایۃ قدر المسحب کما رجحہ الحال بانہ الظاہر من الدلیل وغیرہ فی البحر والنہر و نازعہ فی شرح العنقہ و رجح قدر الواجب لشمۃ تاکدہ ج ۱ ص ۵۸۲ باب ما یفسد الصلاحو ما ینکروہ فیہا)

افہم ذکرہ صورت میں قمرہ دینے کی حاجت نہیں تھی یا حاجت قمرہ یا گیا۔ آیت بچوت جانتے سے نماز میں کوئی غرائب نہیں آتی۔ سو قبل الفجر آن قریب لکن آیت سے قمرہ کی ضرورت پر استہلال کرنا صحیح نہیں ہے۔ فقط و طریقا صواب۔

نماز میں او آخر سورہ بقرہ اور قل هو اللہ کی قراہت:

(سوال ۶۱) ۱۸۷۷ء میں امام صاحب نے بھی بھی مغرب کی پہلی رکعت میں سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں تلاوت کرتے ہیں۔ دوسری رکعت میں سورہ اظہار یا سورہ بقرہ کی سورہ بقرہ وغیرہ تلاوت کرتے ہیں تو کوئی حرج تو نہیں ہے اور نماز تسلیم ہو جاتی ہے یا نہیں؟

(الجواب) صورت مسئلہ میں اگر کراہت نماز صحیح ہے لہذا قرآن آمن الرسول فی رکعۃ و قل هو اللہ احد فی رکعۃ لا ینکروہ (مناوی علامہ گیری ص ۸۷ الفصل الرابع فی الفرقۃ باللفظ واللہ اعلم بالصواب۔

نماز میں وضو کی جگہ وضو پڑھنا

اسلام ۶۲: اگر نماز میں وضو پڑھنا ضروری ہو تو نماز کے بعد وضو پڑھنا جائز ہے۔

(الحجۃ) ۱۴۱: اگر نماز میں وضو پڑھنا ضروری ہو تو نماز کے بعد وضو پڑھنا جائز ہے۔

ان مقامات میں وضو پڑھنا ضروری ہے۔

اسلام ۶۳: اگر نماز میں وضو پڑھنا ضروری ہو تو نماز کے بعد وضو پڑھنا جائز ہے۔

ان مقامات میں وضو پڑھنا ضروری ہے۔

وضو کی ایک شرط پابندی ہے

اسلام ۶۴: اگر نماز میں وضو پڑھنا ضروری ہو تو نماز کے بعد وضو پڑھنا جائز ہے۔

ان مقامات میں وضو پڑھنا ضروری ہے۔

ان مقامات میں وضو پڑھنا ضروری ہے۔

ان مقامات میں وضو پڑھنا ضروری ہے۔

ان مقامات میں وضو پڑھنا ضروری ہے۔

ان مقامات میں وضو پڑھنا ضروری ہے۔

ان مقامات میں وضو پڑھنا ضروری ہے۔

ان مقامات میں وضو پڑھنا ضروری ہے۔

ان مقامات میں وضو پڑھنا ضروری ہے۔

ان مقامات میں وضو پڑھنا ضروری ہے۔

بکرمہ فیما یفقط واللہ اعلم بالصواب۔

مزید وضاحت کے لئے حضرت مفتی عزیز الرحمن صاحب رحمہ اللہ کے فتویٰ ملاحظہ ہوں۔

(۱) قاف کو کاف سے بدل دیا تو کیا نماز فاسد ہوگئی:

(سوال ۶) سورۃ الفاتحہ میں امام نے بقول فصل میں ق کہ پڑھا دیا، یہ شخص صحیح پڑھنے پر قادر ہے تو نماز فاسد ہوئی یا راعادہ واجب ہے یا نہیں؟

(الجواب) یوکی صورت میں اس نذر کا اعادہ ضروری ہے کیونکہ باوجود قدرت کے ایک عظمیٰ سے نماز نہیں ہوتی۔ فقط و فتاویٰ دارالعلوم دہلی مکمل ج ۲ ص ۷۶)

(۲) دھاقا کی جگہ دھاقا پڑھوے تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۶۸) نماز میں اگر کسی نے اپنے غلط خیال کے بغور سر پرہائے دھاقا پڑھا یا تو نماز سہ جائز ہے یا واجب الاعادہ ہوگی؟

(الجواب) دھاقا کی جگہ دھاقا پڑھنے سے پڑھا بظاہر حرب قوا بعد مصلوۃ ہے۔ کیونکہ معنی بدل جاتے ہیں۔ لہذا اگر نہیں ہوگی۔ فقط واللہ اعلم بالصواب (فتاویٰ دارالعلوم دہلی مکمل ج ۲ ص ۷۹)

غلط پڑھنے کے بعد صحیح کرے تو کیا حکم ہے:

(سوال ۶۹) اگر نماز میں تین آیتیں پڑھنے کے بعد خمس عظمیٰ کی لیکن پھر اس کو صحیح کر لیا تو نماز صحیح ہوگی یا نہیں؟

(الجواب) قراءت میں ایسی غلطی ہوئی جس سے نماز مصلوۃ لازم آئے ہے لیکن پھر اس کی تصحیح کرنی تو نماز صحیح ہوگئی۔ اگر غلطی کی اصلاح نہیں کی تو نماز نہیں ہوگی اعادہ ضروری ہے۔ ذکر فی الفوائد فروع فی الصلاة بخطہ فاضلہ نم و جمع و قرء صحیحاً فال عندی صلاۃ حائزۃ و کذلک الاخریٰ ج ۱ ص ۸۲ الفصل الخامس فی زلة القاری فقط واللہ اعلم بالصواب

قراءت میں چند آیات چھوٹ جائیں تو کیا حکم ہے:

(سوال ۷۰) یہاں امام صاحب نے صحیح کی نماز میں سورۃ من الفتن شروع کی اور حج میں زائد و نیہہ تعجبک الایۃ چھوڑ دیا، اس کے بعد دل بغیر اللہ لایۃ چھوڑ دی تو نماز ہوئی یا نہیں؟ و تاویز ج ۱ (الجواب) اس صورت میں نماز ہوگئی۔ مجدد واجب نہیں ہوا۔ فقط واللہ اعلم

(الخواتم) سورۃ فاتحہ کے بعد ایک چوٹی سورۃ شمس، سورۃ شمس کے بارے میں تائید مہم جس چوٹی آیتیں ہیں جنہیں ہم نظر ○ ہم عس و مسر ○ ثم ادبر واستکبر ○ یا ایک ○ یا ایک ○ آیت یہ کہی، آیتیں پڑھنا جو چوٹی تین آیتوں کے برابر ہوں، اسباب ہے۔ بڑی آیت کا جز جو چوٹی تین آیتوں کے برابر ہو چھے تب بھی واجبہ دہر جائے گا۔
والثانی صم سورۃ قصیدۃ او ثلاث آیات قصار و موافق الفلاح: فقصر القصیر سورۃ ایۃ ثلاثہ بعد ثلاث آیات قصار (احمدی علی موافق الفلاح ص ۱۶۴)

ملاحظہ فرمائیے: (و عس) قصور و سورۃ کما لکرتہ او ما قام مقامہا وہم ثلاث آیات قصار
نحوہم نظر ثم عس و مسر ثم ادبر واستکبر و کذا ان کلمات الاویۃ و الاثنی عشر افعالاً و افعالاً ذکرہ
الحجلی (قولہ) معذل ثلاثاً قصار (۱) فی مثلہم نظر و عس و مسر ثلاثون حرفاً قبلہا فی ایۃ طویلۃ قدیم
فلا تین حرفاً یكون قدیمی بغیر ثلاث آیات الحج و التمامی ح ص ۴۲ حلقۃ الفصد ذیل تین تین ہے۔
و سورۃ ایۃ طویلۃ فی سورۃ کعبہ قال: صبح المسحۃ تعافلاتہ برینہ علی ثلاث آیات قصار
قالہ الحجلی و در محار: یوفی التمامی و فی الشارح طیبہ و السعویح و غیرہما قرأہ طویلۃ کتابہ
الکرمی او العذابیۃ البعض فی رکعۃ و البعض فی رکعۃ ختمہ علیہ علی قولہ نبی حیضہ جمعہ اللہ
قین لا یجوز لادہ ما فوۃ ایۃ نامذ فی کل رکعۃ و عامتہم علی اندیجور لان بعض ہذا الایات برید
علی ثلاث قصار او بعدہا فلا یكون فی اندیجور من ثلاث آیات لکن التعداد الاحیور و ما یفید
اعتبار العدد فی الکلمات او نحوہ و بعدہا فوۃ لرقم ایۃ بعدہا القصیر سورۃ حاز فی بعض
التجاریت تعدی تاجاً قصار ای مقولہ تم نظر ہم عس و مسر ثم ادبر و استکبر و قدرہا فی من حیث
الکلمات عد و من حیث الحروف ثلاثون فلور اللہ لا الہ الا اللہ المعنی القیوم لا تاخذه سئ
و نوم یطیع مقادیر ہذا الایات الثلاث عس و فلور القصیر علی ہذا المعقد: فی کل رکعۃ کفی
عس الواحد و لم اومن تعرض لشی من ذلک للبتاعیل (در محتار و التمامی ح ۱ ص ۵۰۱ فصل
فی المرفوعہ و حفظ و تہ: علم بالصراب

اہم کی قراءت میں کوئی حرف سوائے نہ کے تو کیا شمار میں نہیں پیدا ہوگا؟

(سوال ۷۶) نامہ حسب سورۃ قلن: ہر نامہ پڑھنے پر قیل و عدو کی "در" متعذر ہیں و نہی نہیں دیتی اس پر
نامہ کو متنبہ کر دیتا ہے کہ جس میں بھی پڑھتا ہو اس سے نماز میں کوئی ضرر پہنچتا ہے۔

(نامہ حسب) نامہ حسب "ہر نامہ" اور "تکرار متعذر ہیں" کی بنا پر اس سے نماز میں کوئی غرانی
نہیں آتی۔ البتہ مخالف یہ کہے ہیں کہ ہر نامہ پڑھنے پر قیل و عدو کی ضرر پہنچتا ہے۔ انھوں نے انھیں
نامہ حسب۔ ۹ سوال نمبر ۷۶

سورہ بقرہ فاقول للہ صلی اللہ علیہ وسلم علی معاذ فقل یا معاذ اللہ انت افراؤ المشعر
وضحها ولیز اذا یعنی مسح اسمہ وک لا علی صق علیہ مشکوٰۃ شریف ص ۸۹ باب القربۃ
فی الصلوة۔

حدیثہ تحریر ہے۔ حضرت معاذ نے ایک مرتبہ ثناء کی نماز میں اس کی اور صفاتیہ و حسنات میں
لی کہ ایک شخص جماعت سے علیحدہ ہو کر نماز پڑھا کر پچھے کئے۔ صحابہ نے اس کی کیا تائید کی تو نہیں
۱۰۰۰ کے ۲۰۰۰ میں یہ ہوا جس میں معاذ بھی تھے اور ان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے جس جگہ وہ کھڑے ہوئے
پھر یہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سامنے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں (یا معاذ)
و اہل بیت کے لیے اپنی بیعت کی ہے اور میں بھوکھ کرتے ہیں حضرت معاذ نے عرض کیا میں سورہ بقرہ
پڑھا کر آیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے دعا کی کہ وہ اس معاذ کی قوم کو لوگوں کے وقت میں ڈالتے رہے
والشعر وضحها اور الصبیح والی اور مسح اسمہ وک لا علی ہر اسم۔ (مشکوٰۃ شریف)

اس حدیث میں سورہ بقرہ اور اس کے اہل بیت معاذ نے اللہ میں میں تھے ہاتھ سے لوگ بقیہ اور حضور
الرم بھیجے تو اہل بیت کی بیعت کی تھی اس موقع پر آپ نے ہر شخص کو عجا و عجیبہ اور کئی کئی
بیان فرمائے اور دعا کی کہ اللہ نے اہل بیت کو اس میں تم از سر آتی ہو۔ پڑھنا سننا ہو۔

نیز حدیث میں ہے عن سلیمان بن يسار عن عی ہریرۃ قال ما صلیت وراء احداه صوة
سرسر اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لیل الا قال سلیمان صلیت خلفہ فکان یطین لمو کتفی الا ولین
من الظہر یرحف الا تحریر یرحف الحصر و یقرأ فی المغرب بقصر المفضل و یقرأ فی العشاء
بوسط المفضل و یقرأ فی الصبح بطوان المفضل و رواہ السنن (مشکوٰۃ شریف ص ۸۹، ۹۰) باب
الفرات فی الصلوة، یعنی میں نے نہایت تندرستی سے کہ حضرت انور سے فرمایا میں نے اہل بیت کے پیچھے
نہایت ہی اچانک نماز سورہ الرم پڑھی کہ ان کے لیے بہت مثال ہے (فقال من وراء حضرت علیؑ کوئی مدینہ کے عالم ہیں
۱۰۰۰ تا ۱۵۰۰) لیکن میں نے ان کے پیچھے نماز پڑھی وہ لڑکی کی جیسی اور کتوں کی جیسی اور
آخری بار کہ تو پچھرا پچھرا پچھرا پچھرا تھے اور میری نماز پچھرا پچھرا تھے، مغرب میں اس کا عمل اور مثال میں
۱۰۰۰ تا ۱۵۰۰ میں میں نے مفضل پڑھتے تھے (مشکوٰۃ شریف ص ۹۰)

فتیما زکریا کے پیچھے پڑھتے تھے۔

اردی ما لکری کس ب۔ حاکم لا یظہر ان فی الحصر وہو صلی الوقت اور الخوف علی نفس
ان سال ان فقرہ قدر ما لا یظہر الوقت او لا من ہکذا فی الترمذی۔ فی فوقہ و منہ فی الحصر ان
بقرہ فی الصبح باربعین او خمسمین یہ سورۃ فاتحۃ الکتاب وہی الظہر ذکر فی الجامع قصیر
منہ الخیر و ذکر فی الاصل او ذویہ فی العصر و العشاء فی الزکریا قصیر عسویین آیہ سورۃ فاتحۃ
شکناہ وہی المعرب فقرہ فی کہ رکعہ سورۃ قصیرہ ہکذا فی المحيط و اسمو فی الحصر
عزیز السنن فی الصبح و الظہر و العشاء فی العصر و العشاء و قصارہ فی المغرب کذا فی

الوقایہ، وطلوالمفصل من المحربات الى البروج والا رباط من سورة البروج الى لم یکن
و لفصل من سورة لم یکن الى الاخر هكذا فی المصحف والوقایہ ومنیة المصلی عالمگیری ص
۹۸ ج ۱ . کتاب الصلوة باب سورة ۴ فصل فی القراءۃ .

محمد عقیقہ میں ہے (بعضہ نور، میرت کا خلاصہ کہا جاسکتا ہے) (۱) حضرت شیخ جب کہ سفر میں تھوڑے
اگرچہ ان کی حالت میں ہو کسی قسم کا غلط اور وقت نہ ہے کہ فجر کی نماز کی دونوں رکعتوں میں الحمد کے سوا چالیس یا
پچاس یا تیس پڑھے اور ایک روایت میں ہے کہ سنا شدت ہو تک پڑھے، ظہر کی دونوں رکعتوں میں بھی فجر کی قرآن یا اس
سے بڑے، عصر اور عشاء کی دونوں رکعتوں میں افسانے، مانعہ، رواہ میں آیتیں پڑھے اور مغرب کی ہر رکعت (یعنی
پہلی اور دوسری) میں پڑھی آیتیں یا کوئی چھوٹی سورہ پڑھے اور تحسین و مستحب یہ ہے کہ عصر میں فجر اور ظہر کی نماز میں
طوال مفصل پڑھے اور وہ سورہ حجرات سے سورہ بروج تک کی سورتیں ہیں (سورہ بروج اس میں شامل ہے) عشاء اور
عصر میں اوساط مفصل پڑھے اور وہ سورہ الطارق سے لم یکن تک ہے اور مغرب میں قدر مفصل یعنی پچھلی سورتیں
پڑھے اور وہ اذا زلزلت سے آخر قرآن یعنی الناس تک ہیں۔ مفصلات کا بڑھنا، تک سنت ہے اور مقدار سمجھنی
آجوں کی خدا کے لحاظ سے جو بڑھتا ہوئی پڑھنا لگتا ہے، وہ سب موقع جس پر چاہے عمل کرے لیکن مفصلات کا
اختیار کرنا مستحسن ہے (۲) اگر عصر میں افسانہ رواہ روہ ہے کہ وقت تک ہو یا اپنی جان دینا کا خوف بہت سنت یہ ہے
کہ اس قدر پڑھ لے جس سے وقت دور اس وقت نہ ہو جائے (عمدۃ عقد ج ۲ ص ۱۶۶)

دفعہ میں ہے وفی الضرورة بغیر الحال (و) یسن (فی الحضر) لا مانع ومفرد ذکرہ
المحلی والناس عند شغلہ (طوال المفصل) من المحربات الى اخر البروج (فی الفجر والمظہر)
منہا الى اخر لم یکن (اوساطہ فی العصر والعشاء) بقیہ (فصل فی المغرب) ای فی کل رکعة
سورة مما ذکرہ المحلی (در محاور مع شامی ص ۵۰۳ ص ۵۰۴ باب القراءۃ)

شامی میں ہے لنا یلہ بالاتوالود عن عمر رضی اللہ عنہ کہی انی ابی موسیٰ
الاشعری ان افرا فی الفجر والظہر بطوال المفصل وفی العصر والعشاء باوساط المفصل وفی
المغرب یقصر المفصل فال فی الکافی وهو کالمروی عن ابی صلی اللہ علیہ وسلم لان
المغادیر لا تعرف الا سماعاً (مطبعی ج ۱ ص ۵۰۵ فصل فی القراءۃ فی الصلوة)

خلیۃ اودھد ترجمہ و تفسیر میں ہے۔ اور سنون ہے کہ پڑھے ضرورت میں بقدر محتاج حال بے مثلاً اگر
وقت تک ہو کر قرات مسنون پڑھنے سے نہ رخصت ہوئی ہے تو اتنی قرات پڑھے جس سے نماز کامل ہو جائے اور یہی
حال ہے اگر خوف جان یا مال کا ہو کہ فی الخلقہ

و یسن۔ اور سنون ہے عصر میں یعنی مقام نہ لے کی صورت میں یا امام اور منفرد پڑھنا طوال مفصل کا جو سورہ
مجزات سے سورہ بروج تک ہیں فجر الا تہر کی نماز میں امام اور منفرد دونوں کے لئے سنون، دوسنے کو طیلنے کے ذریعہ ہے
اور لوگ اس سے غافل ہیں یعنی من کوئی نہیں کہ منفرد کے لئے میں قرات مسنون امام کے لئے مثلاً ہے۔ الی قولہ۔ اور سورہ
بروج سے آخر لہم تک اوساط مفصل نماز عصر اور عشاء میں پڑھنا مسنون ہے اور وہی مفصل بہتر نہیں یعنی کم تک سے

ذکر فی النہد لو قرأ فی الصلوة بخطاً واحد ثم رجع وقرأ صحیحاً قال: عذی صلوتہ
جائزہ (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۸۴ الفصل الخامس فی زیلۃ القدر) (الفتح المرحلی
ج ۱ ص ۱۶۳) (مجموعہ فتاویٰ سعیدیہ ص ۵۶) (فتاویٰ عماد الدین ص ۱۶۸) (امداد الفقہ ج ۲
ص ۱۳۰) لفظ و قد تعلم بالصواب

ایک امام صاحب کی تکبیر تحریر اور دیگر تکبیر است میں صائب کی آواز نکلتی:

(سوال ۸۶) کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ امام صاحب سے نماز پڑھانے میں تکبیر تحریر اور دیگر تکبیر است میں صائب کی آواز نکلتی ہے اور بعض وقت سید اللہ حسن حمدہ بھی بھیجے جاتا ہے یعنی سمیع اللہ حسن حمدہ پڑھا جاتا ہے اور بعض وقت قرأت میں بھی پائی آمیزش ہو جاتی ہے اور سی المرح الاسلام تحریر پڑھا جاتا ہے اور
وہ اس کی یہ ہے کہ امام صاحب کے کلمے میں تکلیف پہاڑیہ تالیف دائی ہے اور لامع ہے وہ اب حوالہ یہ ہے کہ کیا
ایسے امام کو نماز پڑھانا چاہئے اور اس طرح پڑھانے میں کوئی کراہت تو نہیں آتی، وہاں سے یہاں اس کا بہت چرچا
ہو رہا ہے اس کے لئے مفصل جواب عطا فرمائیں۔

(الجواب) آپ کا سوال مآلہ آپ کی سجدہ کے امام صاحب نے نماز ٹیپ کرتے سنانے کی بات ہوئی چنانچہ وہ سنانے
(تحریر) کی نماز ٹیپ کر کے لائے اور اسے منظر نے عا اور ان سے زبانی پڑھا اور بھی سنا مجھے تو ان کی نماز میں کوئی ایسی
بات معلوم نہیں ہوئی جس کی وجہ سے نماز ٹیپ روایا مد معلوم ہوئی، وولید الن کی امامت میں شک و شبہ نہ ہو سکتا تھا، فقط
واللہ ہم باسواب۔

ایک امام کے حانات اور ان کی نامہ مست کا حکم۔

(سوال ۸۷) کیا ہمارے محلہ کے امام صاحب سے محلہ کے اکثر لوگ یعنی ۹۰ فیصد مصلیٰ دراض ہیں، انہیں کی
وجوہات یہ ہیں (۱) مسجد کی جو ہے امام صاحب غیر قسم سے ہمارا کرتے ہیں جادوہانی ہوتی ہے کہ انہیں بھی ای ہوتا ہے
کہ ہاتھ یہ بات یاد کرنے والے نے پروف (ڈاکٹر) کے ساتھ تعلیم کر لی ہے کہ انی امام صاحب نے ایک بھائی پر
اور ان کی بیوی پر مجھ سے جادو کا عملی کرنا ہے، انی بنا پر بیوی کو یہ چاہئے جانے پر غرضی ہے، اور طوق مانگ رہی ہے
(۲) کیا امام صاحب اللہ میں ان کے پاس مکان (ظلیت) زمین بھر بہت ہی کم ہے، اس کے بعد جو رو کو آ صدق
نظر اور بڑا مانگتے ہیں ہر لچے ہیں اور اگر مگر کی ضرورت کی چیز ہے (غیر سے ہونے) محلہ والوں سے مانگتے رہتے
ہیں مگر کسی بھی چیز کا اور چیزوں کا استعمال نہیں کرتے اور ہمیشہ پرانے اور کندے کے کپڑوں سے نماز پڑھاتے ہیں وغیرہ کی
میں صاحب چاکر کو کہتے ہیں (۳) مسجد کے جماعت خانہ میں لٹکی یا کمر سوٹ ہیں جو لٹکی اور پٹنگ انہو جانی ہے مگر
ان کو ٹینڈ میں خیال نہیں رہتا، محلہ کے اہل بد واری ہمارے میں اعتراف کرتے ہوئے ان سے کہتے ہیں کہ نہیں مانتے
(۴) مسجد میں جماعت خانہ میں نماز کے وقت بیٹھے بیٹھے مہ جاتے ہیں اور خزانے بھرتے ہیں، کبھی بھی تو نماز پڑھاتے
ہوئے آئندہ میں سو جاتے ہیں آئندہ میں بہت دیر ہوئے پر مصلیٰ وغیرہ حضرات کے کہ کہنے پڑنا کہ اسلام بھرتے ہیں
(۵) بہت سی مرتبہ لالیں بولتے ہیں (۶) محلہ میں نئی مرتبہ کمرے ہو کر نہ محرم عورتوں کو دیکھتے ہیں اور ان سے بہت

من جملة ما قيل في الامانة انه كنه المحدثين - ولا خلاف ان في (اداة الظهور مذمت ماعين كذا نقل
مفسد في راي مقنن) وبطلت فينظم اعلافيها، تنضمها صلوة تميز نم صحت و... اذا كذا بطر الامراء
تحدث المقوم اذا امهم وهو محدث او حنف الخ، فو محتار مع الثاني ج ١ ص ٣٣٥ باب
لامامة بفقير والله اعلم بالصواب

نہ ز میں سے آئین چڑھانا:

(سوال ۹۲) ایف غنم کی یہ دعوت ہے کہ کھانہ نہ کھاؤ، ٹیبلتیں باقیوں کو دینا۔ میں کہتی تو ہوں کہ چاہتا ہوں کہ اس دعا میں غنم آئے گا، میں نہیں مانگوں اور جڑا

[illegible]

مضموک کے یا اور کسی سبب سے آنکھیں پٹی ہوئی ہوں یا نہ ہوں۔ پھر نماز شروع کرنے اور آنکھیں چھینے
 ہوئی حالت میں امام کے ساتھ رکعت لینے کے شروع میں نماز میں داخل ہونے کو کہتے ہیں کہ کیا ہے؟ اور تم کوئی
 تھوڑا سا ریلیز کر جس سے مجلس میں شامل ہو سکو؟ کہہ کر نماز پڑھنا یا آجی آئیں وہاں ہمیں میں
 کرنا پڑھنا اور یہ (اب تک مدح الثانی) اس ۹۹۹ ایضاً میں ہے۔ اور مشورہ لوصولہ عنہ عنہ
 لا تراک الرتعة مع الامام وانما دخل فی الصلوة کذلک وقتنا مانکر اذ فیہ الا فیس رتعة کعبہ
 فیہا بعض قلین اور کعبہ لہ اور در الا ظہر الاول ام لفظ واللہ اعلم بالصواب

یہ رکعت والی نماز میں تین رکعت پر سلام پھیر دیا اور بات کر لی تو:

(سوال ۹۳) کیا میں پر امام صاحب نے ظہر کی نماز میں چار رکعت کے بجائے تین رکعت پر سلام بخیر دیا متہ و س۔ نہ کہا کہ تین ہی رکعتیں ہوتی ہیں اس لئے تہ و سج سے پہلے تین ہی رکعتیں نام صاحب نے لیا کہ ایک رکعت پہلے رکعت کے بعد نماز ہو جانے کی اور ان کے بعد امام صاحب نے ایک رکعت چار رکعت نماز کے بعد چار رکعت کی نماز بھیج دی وہی پانچ رکعتیں تھیں چار رکعت میں ایک رکعت نہ شامل ہو تو اس کی کمی نہ ہوگی ہوتی ہیں۔ یہود و تجروا۔

والجواب کا جواب کا نام خدا آپ نے تمہیں کہہ دیا ہے، تمہاری بات کی کہ ایک راحت چاہا لیکن اس کے قول نے وہ جواب دیا "اس نے اسے ترک کر دیا جو کہ وہ کہتا ہے اور یہ کہ میں ہوں، لیکن باطن میں وہ کہیں بعد میں ایک راحت چاہی کہ عجب وہ کہتا ہے کہ میں نے اس کی لذت ہوئی کہ وہ وہ چاہا کہ میں نے اسے ضرورت سے اور وہ کہیں چوٹی راحت میں شریف ہوا تھا کہ اس کی بھی لذت میں
نہیں ہوں (مفسد ہا، الحکم، هو العفو، محرفین و حرف (وہ محتاج) (قوتہ بفسد، استخلف، ای بفسد
الصلوة (نامی: ح: ص ۵۵) ب: مفسد، استلوا، الح فقط، وانہ علم، بالنظر، اب

الذو الفقار اکبر میں، اور راء کے درمیان الف کے اضافہ کرنا۔

اسیوں ۹۵ کیلورس ماہرہ اسپانہ کو بھی واپس لے کرے ہیں جس کی کھینچ کر اور صحت مند ہے جس کی تہہ بھیجے ات
تقاریر میں ان طرح کے جیسے کہ ان کی واپس بھیج دیں۔

[illegible]

تائید اس واقعہ سے ہوتی ہے کہ ایک شخص حدیث کی تحصیل کے لئے دمشق کے ایک مشہور شخص کی خدمت میں پہنچا وہاں پہنچ کر اس سے حدیث حاصل کی لیکن وہ شیخ ہوشیہ درمیان میں پردہ رکھنے لگا، اپنا چہرہ کبھی نہیں دکھاتے تھے۔ جیسا ایک زمانہ گزر گیا کہ طالب علم کا شوق دیکھا تو ایک مرتبہ پردہ ہٹا دیا حال میں نے دیکھا کہ شیخ کا چہرہ مکہ ہرنی طرح ہے۔ شیخ نے فرمایا یہی ان تفسیق الامم قاتلہ، لہذا میں ہی الحدیث المستعذات وغیرہ فہمیت الامم فصلا و جہی کما فری۔ اسے میرے بیٹے تلامذہ سے زبان میں آئے چڑھنے سے بچو، جب میں نے یہ حدیث سنی تھی تو میں نے اس کے وقوع کو بعید سمجھا تھا اور میں نے امام سے سبقت کی اس کی وجہ سے میرے چہرہ کی یہ حالت ہو گئی جو تم دیکھ رہے ہو (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ج ۳ ص ۹۸ باب اعلیٰ الماموم)

ایسا ہمارا مذہب میں ہے جو تقدیم حققتی اور اہم دواں کماں حرام است۔ یعنی مرکان میں مقتدی کا امام سے آگے بڑھنا حرام ہے (ماہنامہ ص ۹) حفظہ اللہ علم۔

”نماز میں امام کے بقدر واجب پڑھ لینے کے بعد مقتدی نے لقمہ دیا تو کیا حکم ہے۔“
(سوال ۹۲) نماز میں امام صاحب قرأت پڑھتے پڑھتے بھول گئے، بقدر واجب پڑھ چکے تھے پھر بھی پیچھے سے مقتدی نے لقمہ دیا، امام نے لقمہ قبول کر لیا اور نماز ختم کی تو نماز صحیح ہوئی یا کاسد الخواتا واجب ہے یا نہیں؟
(الجواب) امام قرأت پڑھتے وقت بھول جائے یا رکع جائے تو لقمہ پڑھنے میں جلدی نہ کرے، بھولنے والے ہی حق دینا اور بولنا نہ کر وہ اور مسرور ہے امام کو بھی چاہئے کہ کسی کے غلطانے کی (تقدیر نہ کرے) اور نہ کہیے، بقدر ضرورت قرأت کر چکا ہو تو رکع کر لے اور دوسری جگہ سے پڑھنا شروع کر دے، خاموش کھڑا ہو کر اور ایک ہی اللہ اکبر پڑھ کر مقتدی کو لقمہ دینے کے لئے مجبور نہ کرنا چاہئے۔ پھر بھی صحیح یہ ہے کہ امام کو لقمہ دینے سے اور امام کے لقمہ قبول نہ لینے سے کسی کی بھی نماز فاسد یا واجب الامور نہیں ہوتی جو انصحبہ انہا لا تفسد صلوۃ القاتل بکل حال ولا صلوۃ الامم لواء من علی انصحبہ الخ فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۹۹ الباب السابع فیما یفسد الصلوۃ وما یکرہ فیہا یحفظ واللہ اعلم بالصواب۔

امام نے سہواً سورۃ فاتحہ یا سورت چھوڑ دی اور رکوع سمٹانے کے بعد پڑھی۔
(سوال ۹۳) نماز میں امام سورۃ فاتحہ یا سورت پڑھنا بھول گیا رکوع میں یاد آیا تو کھڑے ہو کر قرأت پڑھی تو سہواً دوبارہ رکوع کیا جائے یا نہیں؟ اور سجدہ سو کر لینے سے نماز صحیح ہو جائے گی؟ اگر دوبارہ رکوع کا اور بعد میں آنے والے نمازی نے اس رکوع میں امام کے ساتھ شرکت فرمائی تو اس نے دو رکعت پائی ایسا سمجھا جائے گا؟
(الجواب) صورت مذکورہ میں قرأت کے بعد رکوع کرنا ضروری ہے، نہ کرے گا تو نماز باطل ہوگی نہ رکوع کر کے اخیر میں سجدہ سو کر لینے سے نماز صحیح ہو جائے گی، رکوع میں شائش ہونے والے مقتدی کی یہ رکعت مستتر ہے، دہرانے کی حاجت نہیں ہے، لہذا ذکر الصلوۃ او انسورۃ حیث یعود ویفقد رکوعہ لان یعودہ صلوۃ قرات الکمل فرضاً والنویب بین القراءۃ والركوع فرض فان نقص رکوعہ فلو لم یركع یطلت ولو رکع داریکہ وجعل فی الركوع التلمی کان مکرراً ذلک لركوعہ المتع (شامی ج ۱ ص ۲۳ باب الوتر

الفرقة لان للناس عموم المصوى كفا في الظهور.

ذکر فی القوائد

لو قرأ في الصلوة فاحس ثم رجع وقراه صحيحاً لم عصى صلواته حائراً انتهى، الفتح المحامي في فتاوى السيد ثابت أبي المعاني الاستاذ الفقيه انسحبت مولانا الشيخ جعفر مرزا القزعايي المستنكبي نزيل المدينة المنورة ص ۱۲۳ (۱)
اور مجموعہ فقہ کی سعد پر میں ہے۔

(سوال) (۱) ٹیپے و زمار، مصلیٰ قرا حامية في جنة عالية قسطنطين عین علیہ۔ قواعد نماز کی شریعت (الجواب) نماز صحیح شدنی، انصحر انت ذکر فی القوائد ولو قرأ فی الصلوة بحثاً فاحس ثم رجع وقراه صحيحاً قل عندی صلواته حائرة انتهى (ص ۵۲)

(سوال) اثرات میں اہم نے ایسی غلطی کی۔ جس سے مٹی بدل گئے۔ ممکن مقتدی کے تلامذہ سے غلطی درست ہوئی تو نماز تہتی رہے گی؟

(الجواب) جب مقتدی کے تلامذہ سے صحیح پڑھ کر نماز ہوئی (کتاب والدین ص ۱۶۱) یا والدین ص ۱۶۱ (۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)

اگر کسی نے درست میں کھینچی ہوئی غلطی کی۔ چر لوٹا کر صحیح پڑھا تو جس کی نماز درست ہے۔ (۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)

پیشاب کی شیشی جب میں رکھ کر نماز پڑھ لی تو نماز ہوئی یا نہیں؟

(سوال ۱۱) ایک شخص کی جیب میں ایک شیشی تھی جس میں پیشاب تھا شیشی کے لئے پانی تھا نماز ہوئی یا نہیں؟ اس نے بھول سے جیب میں شیشی ہونے کی حالت میں نماز پڑھ لی شیشی باطل ہوئی تو نماز ہوئی یا نہ ہو؟

(الجواب) درست۔ تاہم میں نماز نہیں ہوئی وجہ ال غلو۔ یہ یہ حال درست ہے۔ اور بعد حملہ لہذا وہی الحیل والنجاسة پر درمختار مع النجاسة ج ۱ ص ۳۲۳ باب شروط للصوف

مردہ مختل میں ہے (۵) اور وہ نجاست اپنے معدان سے نکلے ہوئے خواہ وہ کسی چیز میں بند ہوئی ہو۔ لی ہوگی۔ لی اگر کسی شخص نے اس میں نماز پڑھ لی اس کی آفتابیں یا جیب میں ایک شیشی ہے جس میں شراب یا پیشاب ہے تو نماز نہ ہوئی ہوگی۔ تاہم اگرچہ اس شخص کا معدان بند ہو گیا ہو کہ اگر شراب یا پیشاب اپنے معدان (پیشاب) میں نہیں ہے (مردہ مختل ص ۳۱۹) (۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)

۱۰۰ ذکر لی المردہ لو قرأ في الصلاة بعد من لم يجمع وقراء صحيحاً قل عندی صلواته حائرة في كفتلک
اعراب فتاویٰ عالمگیری الباب الخامس فی زلة باری ص ۵۳

ماہنامہ میں ہے: ”بعضی مصنفین نے عروۃ مفصلیہ ان خرج المیز السنات والا فلا لانه منی عرج اللس
بکون اوضا عا وبعونه لا کذا فی محیط التمرحی ص ۱ ج ۱ ص ۱۰۴ باب ما یفسد الصلاۃ
بکبرہ فیہا فصل فی الاستحلاف فقط واللہ اعلم بالصواب۔“

خوش الحالی سے نماز میں گریہ طاری ہونا:

زبان ۱۱۵ کی قرأت کے تحت نماز میں یاد رکھ کر یہ طاری ہو کر نماز ہوگی یا نہیں؟ بیوقوفوں!۔
(الجواب) اللہ تعالیٰ کے خوف اور جہنم کے شرم سے نماز میں رو آؤ، اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔ لا غرر
محصولہا من ذکر حنة او سار فہا فائدہ لانتہا علی الحشوع ہی العرف حانہ تعالیٰ الواحد
المہار (محفوظ ص ۷۹) باب ما یفسد الصلاۃ میں صرف خوش الحالی کے سبب رو آؤ اور نماز میں آؤ
آئے کلا لعلو لعلو فہو عا لا مام فحش یکنی وبقول یلی او مع او آری لا تفسد سراحہ لذلہ
علی الحشوع قال الشامی رحمہ اللہ تعالیٰ الخ لذلہ لو کان استلذاذا بحسن النعمۃ وکون مفسدا
شامی ج ۱ ص ۹ و ص ۶۴۰ باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا فقط واللہ اعلم بالصواب

عشاء کی نماز میں آخری قعدہ نہیں کیا اور چیدہ رکعت نماز پڑھا دی تو فرض

نماز ادا ہوئی یا نہیں؟

(سوال ۱۱۲) عشاء کی نماز میں اس حد تک چار رکعت پڑھا کر غیر قعدہ کے کھڑے ہوئے، مقتدیہ نے قعدہ یا
پر بھی نہیں بیٹھا اور چھٹی رکعت پڑھ کر بیٹھے، توبہ سب یا اور ملا، پھر ایمان اور حق مشافعتی ہوئی؟
والجواب نماز ادا ہوئی، چیدہ قعدہ واجب ہے کہ کچھ عورتوں نے یہ چیدہ سمجھ کر لینے سے نماز ادا ہو جاتی ہے، لیکن
اس قعدہ فرض ہے، اس کے چھوٹ جانے پر توبہ سمجھنا کافی نہیں ہوتا، لہذا صورت مسئولہ میں نماز عشاء نہیں ہوئی۔
اور بارہ چھ ضروری ہے یہ چار رکعتیں قتل ہوئیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔ ۱۸ ای قعدہ ہے ۲۰۔

حالت نماز میں امام صاحب کے صلق میں کبھی تر تھی اس کا تقصیر:

(سوال ۱۱۷) دوران نماز امام صاحب کے صلق میں کبھی تر ہو گئے اور بارہ چار رکعتوں کے کھڑے ہو گئے اور صلق سے پیچے
اگر جانتے تو یہ صورت میں اگر کھڑے ہو جاتے تو کیا عذر رہتا ہے؟

(الجواب) عذر قلمیہ وکلامیہ صورت مسئلہ میں ملازمین کے ہائے نماز و عذر دینی نہیں، ولو انک ما میں اسندہ
لا تفسد لانه لا یمکن الا حراز عہدہ لہذا لا یبطل بہ الصوم تلح دعویٰ شروح باب ما یفسد الصلاۃ
وما یکرہ فیہا کنز ج ۱ ص ۱۴۳

”و بعضی فقہاء الاولین من التمرین وکثر علماء اہل اہل بعد ما یجدہ لم تدر عدلیہ۔ مالوم فیہم فاما من
ساحر ابو یوسف و لا یزال من انما فاعلا خود لا شہد لہ من س انقیاد و سجدہ لم یسہو۔ ولو سہا من القعد
الا حیز فیہما سجدہ عا۔ انساب الرسا عا او سجدہ تحوی فرضہ عا فرضہ جمیعہ عہ عبدہ و بدیعہ حرمتان علی
حازن شامی ج ۱ ص ۱۶۶۔“

اس طرح جماعت میں تقریباً سو سو آدمی شریک ہو جائے۔ اس طرح ہزار ہا لوگوں کے توہنجیکس ۳۵۰ سے تیس سو آدمی ہوتے ہیں۔ چند لوگ کہتے ہیں کہ تو ان کو اس طرح کی آزادی کے لئے اٹھانے کے لئے تو شریعت کا کیا حکم ہے؟ اور انھیں اللہ لوگ اس سے رہنمی میں آپ مع حوائجالت تحریر فرمائیں۔ بیوقوف و جروہ اور سوت۔

(الجواب) اصل حکم یہی ہے کہ کچھ عیب (اذان کے بعد اذان) گمراہ ہے کہ اذان کافی ہے۔ اذان کے بعد اعلان کی ضرورت نہیں رہتی بلکہ اسی سے اذان کی اہمیت کم ہو جاتی ہے۔ مگر فراموش کر گدائی یا وہ "حسی علی الصلوٰۃ" حسی علی الفلاح" کی سلطان پروردگار نے اس کے بعض علماء نے غافروں کی تنبیہ کے لئے اجازت دی ہے۔ مجالس الابرار میں ہے۔

ولظہور النواہی فی الامور الدینیۃ استحسن المتأخرون التثویب بیہ الاذان والا قاعۃ فی المصلوات کلھا سوی المعرب وهذا العود الی الا علام بعد الا علام بحسب ما تعارفہ کل قوم لانہ مبالغۃ فی الا علام فلا یحصل ذلک الا بعد تعارفہ . ومجالس الابرار ص ۲۹۷ مجلس ص ۳۸) کبیری میں ہے۔ و مستحسن المتأخرون التثویب وهو العود الی الا علام بعد الا علام بحسب ما تعارفہ کل قوم لظہور النواہی فی الامور الدینیۃ (ص ۳۰۱) دوزر الا یضاح ص ۶۲ باب اذان و شامی ج ص ۳۶۱ ص ۳۶۲ ایضاً بلا شریعت کا وقت غفلت کا وقت ہے نہ طہر کو بیدار کرنے اور نماز یا جماعت کا عادی بنانے کے لئے یا سب لوگ دیکھنے کے لئے نکلنے، وہ تو ان کو روکنے کی ضرورت نہیں ہے۔ جب تک ضرورت ہو یہ مل جو رہی رہا جاسکتا ہے۔ مگر کام سہل ہے۔ ہونا چاہئے۔ تاہم بتالی جانے اور باعث اذکار و سلیس نہ ہو۔ مستورات اور معذروین، مکاتوں میں، زور و گرفتہ میں مشغول ہوں تو ان کا ناظر رکھا جائے۔ لوگوں کو چاہئے کہ غفلت میں غافروں کو ان کی ذمہ داری سے بچائیں۔ شیخ سعدی نے خوب کہا ہے

لنظم امرنا شیخ امرنا شیخ
شرط آدمیت نیست غایت

یعنی یہ مروت سے بہت پیچیدہ ہے کہ ہنگل کے چاند پرند تو یہ دنیا میں مشغول ہوں اور میں (انسان) اور مسلمان ہو کر۔ اللہ و رسول ﷺ کی محبت کا اعتراف کرتے ہوئے (غافل ہوا رہوں)

خیرے کن سے فلاں و قیمت غدار عمر
زبان و جھڑ کہ ہمت برآید کہ فلاں زمانہ

(ہم اس شخص کی مشغول رہو روزگاری کو قیمت جان اس سے پہلے کہ (کلی و چوں میں تمہارے لئے)

اعلان ہو کہ فلاں مرگیا (کہتے ہیں) فقط و انشا ختم ہوا صواب ۲۷ ہادی و آخری ص ۳۹۷

تہجد پڑھنے والے کی لوگ اقتداء کر لیں تو کراہت کے ذمہ دار کون ہیں؟

(سوال ۱۲۰) انہما جب حافظ قرآن ہیں۔ احتکاف میں بیٹھے ہیں اس وقت تہجد میں تمہیں پڑھنا پڑھتے ہیں اور دوسرے دو مختلف سمت دی جوتے ہیں مگر کبھی کبھی دوسرے اور لوگ بھی غریب ہو جاتے ہیں تو کوئی حرج تو نہیں؟ اگر

تہذیب کے دو مداروں میں اپنے اہل و عیال کو رکھنا۔

(الحجاب) اگر امام صاحب کی یہ بات مانا جائے تو اجماع کے لئے ایک شریک، ائمہ کے بقول کرامت کے دو مدار ہیں جن میں امام صاحب کو چاہئے کہ مسئلہ شریک، ائمہ کے بقول ہیں اور تمام صاحب کرامت کی قیادت میں سے مستعد ہوں۔ ان کے ولو القندی نہ واحد الا اللہ ثبوت حیات جماعۃ القضاۃ اذ قال ابو حمزہ یبغی ان تکون الکراہۃ علی المذہبین یعنی اجماع پر سنے والے کی قیادت میں انہوں نے ائمہ کی پیروی اور شریک شریک ہو گئے تو معاہدہ ترقی فرماتے ہیں کہ کرامت کے مدار پیچھے آنے والے ہیں۔ (شامی ج ۱ ص ۶۶۳ مطلب کراہۃ لا اقتداء فی المسئل علی سبیل لداعی وفی صلاۃ الرعاۃ، فقط واللہ اعلم بالصواب)

ایک مقتدی کو بائیس طرف یا چھپے کھڑا رکھتے تو کیا ظلم ہے؟

اسوال (۱۶۱) اگر مقتدی ایسے وقت کی طرف مبرا کئے گئے کہ بجائے چھپے کھڑا کرے وہ بائیس طرف قنارہ کی بائیس طرف چھپے کھڑا کرے۔

(الحجاب) اگر مقتدی ایسے کی طرف مبرا کئے گئے کہ اس وقت کا مرکب ہوگا۔ جس کو عدلی فی مسائلہ اور حلیہ حجاز و یحکون میںنا لمخالفة المذہب علی شرح کون الدقائق ج ۱ ص ۳۹ باب الامامة فقط واللہ اعلم بالصواب۔

زبردستی صرف اول میں جگہ کرنا۔

اسوال (۱۶۲) اگر مقتدی ایسے وقت کی طرف مبرا کئے گئے کہ اس وقت کا مرکب ہوگا۔ جس کو عدلی فی مسائلہ اور حلیہ حجاز و یحکون میںنا لمخالفة المذہب علی شرح کون الدقائق ج ۱ ص ۳۹ باب الامامة فقط واللہ اعلم بالصواب۔

(الحجاب) اگر مقتدی ایسے وقت کی طرف مبرا کئے گئے کہ اس وقت کا مرکب ہوگا۔ جس کو عدلی فی مسائلہ اور حلیہ حجاز و یحکون میںنا لمخالفة المذہب علی شرح کون الدقائق ج ۱ ص ۳۹ باب الامامة فقط واللہ اعلم بالصواب۔

مستندی امام سے پہلے سلام پھیرا تو کیا ظلم ہے؟

(اسوال ۱۶۳) اگر مقتدی ایسے وقت کی طرف مبرا کئے گئے کہ اس وقت کا مرکب ہوگا۔ جس کو عدلی فی مسائلہ اور حلیہ حجاز و یحکون میںنا لمخالفة المذہب علی شرح کون الدقائق ج ۱ ص ۳۹ باب الامامة فقط واللہ اعلم بالصواب۔

اذا قال فی التصریح الا فصل من صفی الصف الاخر اور حال اداء اذ قال علیہ تصلاۃ والسلام من یزک تصلاۃ والسلام علیہ فی سبیلہ امر علیہ امر علیہ الاول وہ اجازہو جہدہو محمد بن یوسف فی الکلام علی تصلاۃ الاول ج ۱ ص ۵۱۱

الحرم یکرہ ان یصلوا بالجماعة فوق السطح الا اذا حلق المسجد لحینئذ لا یکرہ الصعود علی سطحه للضرورة الخ .

یعنی محیط میں ہے کہ مکہ شریف کے پورے مسجد کی چھت پر نماز پڑھنا (بے ادبی اور بے حرمتی کی وجہ سے) مکروہ ہے۔ پس اگر تعمیر اور مرمت کی ضرورت کی وجہ سے چڑھنا ہو تو مکروہ نہیں ہے۔ اسی طرح کوئی بھی مسجد جو اس کی چھت پر چڑھنا مکروہ ہے اور اسی بنا پر یہ بھی مکروہ ہے کہ گرمی کی شدت کی وجہ سے چھت پر جماعت کر لی مگر یہ کہ مسجد میں نمازیوں کی گنجائش نہ ہے تو پھر مکروہ نہ ہوگا۔ (نصاب الاحکام فقہی باب نمبر ۱۵ ص ۳۲)

اسی طرح فتاویٰ عالمگیری میں ہے: - الصعود علی سطح کل مسجد مکروہ وقہذا اذا اشتد الحر یکرہ ان یصلوا بالجماعة فوقه الا اذا احتاج المسجد حیث لا یکرہ الصعود علی سطحه للضرورة کما فی الغرائب (فتاویٰ عالمگیری ج ۵ ص ۳۳۲ کتاب الکراہیۃ الباب الخالص فی آداب المسجد والقبلة والمصطفی الخ)

علیٰ ہذا معلوم ہے کہ نماز پڑھنے کی جگہ تنگ ہو جائے تو ضرورتاً صلب بول کا آگے بڑھا لینا بلا کراہت درست ہوگا۔ قطعاً اللہ اعلم بالصواب۔ ۲۱ شوال المکرم ۱۴۱۵ھ۔

نماز میں عمامہ باندھنا:

(سوال ۱۲۵) ہمارے یہاں امام صاحب اکثر نماز عمامہ پڑھتے ہیں کیا اس طرح نماز پڑھنا صحیح ہے؟ بیضا تو جبراً۔

(الجواب) امام صاحب کے لباس میں عمامہ شامل ہو۔ یعنی بغیر عمامہ باندھے ہزار و چالیس میں نہ جاتے ہوں تو ایسے امام صاحب کا بغیر عمامہ باندھنا نماز پڑھنا مکروہ تفریحی ہے۔ اور جن کے لباس میں عمامہ شامل نہ رہن کے لئے مکروہ نہیں۔ عمامہ باندھ کر نماز پڑھنا مستحب ہے۔ لیکن کبھی کبھی نہ باندھا جائے تاکہ عمامہ اس کو لازم مہر ضروری نہ سمجھ لیں۔^(۱) فقط اللہ اعلم بالصواب۔

نماز میں داڑھی اور کپڑوں سے کھیلنا:

(سوال ۱۲۶) امام صاحب نماز پڑھتے ہیں لیکن نماز شروع کرنے کے بعد اپنا تھوڑا ذی اور منہ پر پھیرتے رہتے ہیں اور بار بار اپنا کرتہ درست کرتے، جے ہیں رکوع سے اٹھ کر پانچواں کھینچ کر مجدد میں جاتے ہیں نماز میں ان حرکتوں کا کرنا کیسا ہے؟ نماز مکروہ ہوتی ہے یا نہیں؟ بیضا تو جبراً۔

(الجواب) امام کو ایسی فضول حرکتوں سے احتراز کرنا چاہئے ان سے نماز مکروہ ہوتی ہے۔ اور عمل کی طرح ہو کر نماز کے تسار کی بھی توجہ آ جاتی ہے۔ لہذا ایسے افعال عبادت سے امام اور نمازیوں کو بچنا ضروری ہے۔ ویکوہ ایضاً ان یکف ثوبہ وهو فی الصلوۃ بعمل لیلیل بان یرفع من بہن یندہ او من خلفه عند السجود

(۱) والمصحب للشرع ان یصلی فی ثلاث طواف، قمص وازد وعلما لغری لغری علیہ ما یکرہ فی الصلوۃ وما لا یکرہ

اذان ہو جانے کے بعد نماز پڑھے بغیر مسجد سے نکلنا:

(سوال ۱۳۶) اذان ہو جانے کے بعد نماز پڑھے بغیر مسجد سے نکل جانا مکروہ ہے، یہ کراہت تنزیہی ہے یا تحریمی؟
(الجواب) اذان ہو جانے کے بعد یعنی نماز کا وقت ہو چکے کے بعد نماز پڑھے بغیر بلا تعدد و تہی کے مسجد سے نکل جانا مکروہ تحریمی ہے، جماعت کے وقت واجب آئے گا اور وہ ہے کہ اگر وہ نکلیں ہے و کثرہ تحریماً للہی خروج من لم یصل من مسجد اذین فیہ حری علی الغالب والمراد دخول الوقت اذین فیہ اولاً الا لمن یستطیع بہ امر جماعة اخرى او کان الخروج لمسجد حیہ ولم یصلوا فیہ اولاً مثلاً لدروسہ اولسماع الوضوء او الحاجة ومن عذرہ ان یمعود ودر مختار مع شامی ج ۱ ص ۶۶۹ ۶۷۰ مطلب فی کراہۃ الخروج من المسجد بعد الاذان

حدیث شریف میں ہے جو شخص مسجد میں اذان سن کر بلا ضرورت کے چلا گیا اور واپس آنے کا ارادہ بھی نہیں کیا تو منافق بنے عن عثمان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اذین فی المسجد ثم خرج لم یخرج لحاجة وهو لا یبرء الرجعة فیہ منافق (ابن ماجہ ص ۵۰ باب اذا دن وقت فی المسجد فلا یتخرج الا قضا واللہ اعلم بالصواب)

عورتوں کا مسجد میں آ کر نماز پڑھنا:

(سوال ۱۳۷) بعض جگہوں پر متوفی امام عالم یا مسلمان مسجد میں عورتوں کے لئے فرض یا ارادہ کی جہت کا اہتمام کرتے ہیں اور بعض اوقات رات کو دن کو خرم کے ساتھ یا با محرم کے اور درازے ہو کر مسجد میں آ کر جماعت سے اٹھا۔ جگہ میں نماز پڑھتی ہیں، ابدال کرتے ہیں کہ کدہ میں مسجد حرام میں عورتیں نہ آ سکتی ہیں اور حضرت حفصہ کے زمانے میں عورتیں مسجد میں جماعت سے نماز پڑھتی تھیں نہ وہ حقیقت صحیح ہے تو کیا نہیں؟ تم؟ بحوالہ کتب جواب ثابت کریں۔

(الجواب) عورتوں کے لئے جہنم تک پہنچنے والی تمام پرہیزگار چھپ کر نماز پڑھنے میں زیادہ فضیلت اور ثواب ہے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک خاتون بیت (اکرو) میں نماز پڑھے یہ عورت کی نماز سے بہتر ہے اور کربہ کے اندر چھوٹی کوٹری (بخاری) میں نماز پڑھے یہ کربہ کی نماز سے بہتر ہے۔ عس النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال صوة المرأة فی بیتھا افضل من صوةھا فی حجرھا و صوةھا فی مخدعھا افضل من صوةھا فی بیتھا (ابوداؤد ج ۱ ص ۹۱ کتاب الصلاة باب ما جاء فی خروج النساء الی المعاجد)

ایک حدیث میں ہے کہ عورتوں کو جماعت سے نماز پڑھنے کے بجائے اکیلے نماز پڑھنے میں کچھ زیادہ ثواب ملتا ہے۔ (مسند الفرائی)

بے تک آنحضرت ﷺ کے دربار میں خواتین کو مسجد میں حاضر ہونے اور نماز پڑھنے کی اجازت تھی۔ یہ تو نہ خود رحمہ للعالمین ﷺ جو تھے حکیمانہ کا سلسلہ نہ ہی قلم احکام ہارل ہو رہے تھے۔ وہ خود مقدس تھا جس نے ان کے لئے یہ احکام فرمائے تھے۔ یہ درختم دہنے کا تو ظرایاں پیدا ہونے لگیں چنانچہ حضرت عمرؓ نے عورتوں کو مسجد میں جانے

[illegible][illegible]

(سورۃ ۳۰) : اے ایمان والو! اللہ کی راہ میں جان و مال کی قربانی کرو، جیسے تم نے پہلے کیا تھا۔

اس جواب میں اس نے کہا کہ: ”یہ نماز میں سوائے چاروں نمازوں کا استعمال ناجائز اور حرام ہے صرف نماز کے چاروں نمازوں میں استعمال کیا جائے گا۔“

(سوال ۱۳۲) اگر $\frac{1}{x}$ اور $\frac{1}{y}$ متساوی والے ایک جیسے کسٹنڈنڈز پر جو کیا گام ہے؟

محبوبِ ماروپ کو ملے مرچاؤں کے کھانے کی تصور کرتی ہے اس سے عمارت میں کوئی خرابائی نہیں آتی ہے۔ مزید میں لکھتا ہوں کہ:

۴۔ یہ وہاں پیسٹ کر نماز پڑھنا کی جگہ ہے۔

۱۰۰۰ روپے کو کسی میں روپے کی اس مقدار سے کہ یہ تمام سچے روپے ہوں۔
 لکھنؤ ان کی کچھ پر ہے۔ یہ ہے کہ اس طرح کے روپے کی مقدار سے کہ یہ تمام سچے روپے ہوں۔

(الجواب) صورت مسئلہ میں شعلہ نماز پڑھنا ایک عبادت ہے جس کی تکمیل کے لئے ایک خاص طریقہ ہے۔ اگر کسی نے اس میں کوتاہی کی ہے تو اس کی عبادت باطل ہے۔

رکعت فوت ہو جانے کے خوف سے صف سے دور رہ کر تکبیر پڑھ کر دوبارہ رکعت پڑھنے والے:

(سوال ۱۵۷) امام کو رکوع میں دوبارہ رکعت پڑھنے والے شخص صف تک پہنچ کر نماز شروع کرنا۔ پھر وہ رکوع میں پائیس لگا دے اور رکعت فوت ہو جاتی ہے۔ پھر اس کی صورت میں صف سے دور کھڑے رہ کر تکبیر پڑھ کر دوبارہ رکعت پڑھنے والے:

(الجواب) صف میں جگہ ہونے کے باوجود صف سے دور الگ کھڑے رہنا مکروہ ہے۔ صف تک پہنچ کر نماز شروع کرنے کا یہ حکم رکعت فوت ہو جانے کے لئے رکعت کی تکمیل حاصل کرنے کی بدیہت مکروہ ہے۔ پھر اولیٰ ہے۔ ان کا منہ محبت اور فہم وراء الصف وحده یدرکھا ولو معنی الی الصف لا یدرکھا اذ معنی الی الصف ولا یقف وحده ان کان فی الصف فرجة لکراهة و ترک العکرة اولی من الذکر اغضیلة (کیبوی ص ۵۷۵) الذکر الغرض من حفظ و احفظ علم بالصواب۔

نماز کے لئے عورتوں کا مسجد میں جانا:

(سوال ۱۳۸) عورتوں کو برقع اور کمر بند میں نماز کے لئے جانا جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) آنحضرت ﷺ کے بارگاہِ زمان میں عورتوں کو مسجد میں جانے کی اجازت تھی اور ساتھی یا ارشاد بھی تھا کہ "بیویاں عیال لہن" یعنی ان کے گھرانے کے لئے مسجد سے بہتر ہیں (مشکوٰۃ ص ۹۶ باب الجماعة و فضائلها) ہم جدید جان مار خاتون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے آپ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھنے کا شوق ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم ٹھیک کہتی ہو لیکن تمہارے لئے بہتر کوٹھری میں نماز پڑھنا گھر کی نماز سے بہتر ہے اور عورتوں کی نماز برآمدگی نماز سے بہتر ہے اور محلہ کی مسجد کی نماز نمازِ ماری مسجد (مسجد نبوی) سے آکر پڑھنے سے بہتر ہے۔ اس کے بعد اجماع نے نماز کے لئے اندر چرئی کوٹھری تعمیر کر لی اور وہ تکتکت ہیں نماز پڑھتی ہیں مسجد میں نہیں گئیں (ترغیب ج ۱ ص ۱۸۰)

جب حضرت عمرؓ کا دروازہ اور عورتوں کی حالت میں تبدیلی (عہد پوشاک از یب و زینت اور نوشہ کا استعمال وغیرہ) کی وجہ سے آپ نے ان عورتوں کو جو مسجد میں آتی تھیں، دروہ و یا تو تمام صحابہ کرام نے اس بات کو پسند فرمایا کسی نے خلاف نہیں کیا۔ البتہ بعض عورتوں نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے اس کی شکایت کی تو حضرت صدیقہؓ نے بھی فیصلہ فوری سے اتفاق کرتے ہوئے فرمایا "اگر حضور اکرم ﷺ ان عورتوں کو دیکھتے جو آپ عورتوں میں نظر آتی ہیں تو آنحضرت ﷺ بھی ضرور عورتوں کو مسجد میں آنے سے منع فرماتے" (صحیح بخاری شریف ج ۱ ص ۱۲۰ باب خروج النساء الی المساجد باللیل و النعل) (مسلم شریف ج ۱ ص ۸۳ باب خروج

(۱) لو کہ جن سرا جعل سرا حبر الکنون الحظوف لہدیان الا سرار بہانہ انحرى عطی ہذا سید لا بان بہتصیل و ومع فہو بہا طعن من سہوہ و منشی من الصلا ج ۱ ص ۳۳

لے آئے اہل المساجد الخ حضرت مہر محمد کدوہ زکریا سے ہو کر عورتوں کو نکلیاں مارنے اور ان کو مسجد سے نکالنے (یعنی شہرِ قادری) یہ اس دور کی بات ہے جب کہ اکثر عورتوں میں شرم و ہیبت اور تقویٰ و پرہیزگاری کو نہ اوست کر بھری ہوئی تھی اور مردوں میں آخریت نیکو کار تھی۔ فیصلہ و بیانات کے حصول کا زریعہ موقع تھا اور سمجھ زنی فی نفسیت اور نماز جماعت ادا کرنے کی شریعت میں سخت تاکید تھی یا وہ اس کے عورتیں مسجد کی حاضرین سے روک دی گئیں تو وہ درجہ حاضرہ میں یا غمزدہ ہو جاتے۔

قیاس کن پاکستان میں بہارِ سرا

بنامہ فقہاء رحمہم اللہ نے فرمایا۔ درختدار میں ہے ویکرہ حضور ہن الجماعة ولو لجمعة وعیدہ ووعظ مطلقاً ولو عجز الیلا علی المذهب السنی بہ الفساد الزمان (جو مختار) (مع انشائی ج ۱ ص ۵۲۹ باب الامامہ اور مکرر وہ ہے عورتوں کو جماعت میں شریک نہ ہونا چاہئے۔ جو عیدین ہو یہ مجلس و عذر ہو۔ چاہے وہ عمر رسیدہ ہو چاہے جوان رات ہو یا دن زمانہ کی خرابیوں کی وجہ سے ممکن ہے کہ بیکار ہو۔ فقط و انشاء عظم بالسواب۔

کھلی کہنی نماز پڑھنا:

(سوال ۱۳۹) کتنی تک آفتیں چڑھ جائیں نماز پڑھنے سے کوئی خراب ہو نہیں؟

(الجواب) کہاں نہ ہو۔ غرضتہ التادی میں ہے۔ ولو صل رافعا کعبہ الی المغربین بکروہ ترہ۔ دونوں آیتوں کو کھلی تک چڑھ کر نماز پڑھنی مکروہ ہے۔ ج ۱ ص ۵۸۔

نماز میں کھٹکارتا:

(سوال ۱۵۰) نماز میں کھٹکارنے سے نماز فاسد ہوتی ہے یا نہیں؟

(الجواب) بجز ضرورت کھٹکارنا مکروہ ہے۔ اگر ضرورت ہو مثلاً آواز بند ہوگئی۔ سانس رک گیا۔ یا پڑھنا مشکل ہو گیا تو کھٹکارنے میں مضائقہ نہیں ہے۔ آواز درست کر سکتا ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ کھٹکارنے کے ساتھ کوئی حرف نہ نکلے۔ اگر کھٹکار یا کھٹکائی کے ساتھ بلا اضرار و عرف بھی اور ہوشی کے مثلاً ارج کی آواز نکلی تو نماز نہیں ہوگی۔ بہت اضرار کی حالت میں بھی ہے۔ مثلاً طبیعت پر دم و قاب چا کر ان میں ملاحظہ انا و نیا تب نماز فاسد نہیں ہوگی۔ قال فی الدر المختار والتصحیح معرفین ملا علی قاری ہاں نشاء من طبعہ فلا او بلا غرض صحیح الخ۔ علی ہامش شامی باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا ج ۱ ص ۵۷۸۔

نمازِ عشاء سے پہلے سونا کیسا ہے؟

(سوال ۱۵۱) نمازِ عشاء سے پہلے سونے میں کوئی حرج نہیں؟

(الجواب) نمازِ عشاء کا وقت گزر جانے یا جماعت فوت ہونے کا خوف ہو تو سونا مکروہ ہے۔ اگر کسی شخص سے سونا پڑے اور کسی شخص کو تاکہ کر دے کہ وقت پر بیدار کر دے تو مکروہ نہیں ہے۔ وفتن الطحاوی انما کرہ النوم

فصل الثانی خشى عليه فوت وقتها او فوت الجماعة فيها وامام من وكل نفسه الي من يوقضه فباح له
الروح وشماسي ج ۱ ص ۳۳۱ کتاب الصلوة

بحالت تجد وپیشانی پر مٹی لگ جائے؟

(سوال ۱۵۲) حالتِ تجد ہے نہ پانی نہ مٹی نہ خاک نہ صاف نہ۔۔۔ نہیں دیکھتے کہ یہ پانی چھینے سے
صاف نہیں کرتا یا نہ مٹی نہ۔۔۔ میں کیا کر رہا ہوں؟

(الجواب) پیشانی پر مٹی ہونی مٹی و تہہ میں صاف نہ کرنا ضرور ہے۔ ہاتھ سے ہاتھ پر مٹی کو مٹی نہ کرنا
بلکہ ہاتھ سے اس کو مٹی نہ کرنا اور کاندہ پر مٹی نہ کرنا۔ (شرح وقایین ص ۹۶ کتاب الصلوة)

صف اول میں جگہ ہونے کے باوجود صفِ ثانی میں کھڑا رہنا:

(سوال ۱۵۳) نماز تراویح میں پہلی صف میں جگہ ہونے کے بعد دوسری صف میں کھڑا رہے تو کیا تکمیل ہے؟
(الجواب) پہلی صف میں جگہ ہونے کی صورت میں دوسری صف میں کھڑا رہنا مکروہ ہے اور مستحب ہے۔ صفِ اولیٰ پر
ہونا ہے و صفِ ثانی میں کھڑا رہنا۔ (الفتاویٰ ص ۱۰۰)

سنتیں ادا کرنے کے بعد بیوی یا تیس:

(سوال ۱۵۴) فجر و ظہر میں سنت ہو کہ وہ کے بعد بیوی یا تیسوں میں مشغول ہونے سے سنن باطل ہوتی ہیں یا نہیں؟
(الجواب) بعض فقہاء کے نزدیک فرض و سنن ہو کہ وہ کے بعد بیوی یا تیسوں سے سنتیں باطل ہوتی ہیں مگر تیس
میں ہے کہ سنتیں باطل نہیں ہوں گی۔ (ابن کثیر) کہہ رہا ہے کہ وہ کو تکلم من السنة والعرض لا یسقطها ولكن
بقصص تو ایہا شامی ج ۱ ص ۲۳۱ باب الوضوء والنوافل)

نماز میں کھنکارے تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۵۵) الختم وغیرہ رفع کرنے اور نماز میں کھنکارے کے لئے امام تکبیر سے تو نماز قوت پائے گی یا
نہیں؟ (جواب) جیری نماز یا سری نماز ہی میں امام تکبیر سے رفع کرنے اور نماز قوت پائے گی یا نہیں؟

(الجواب) امام اور غیر امام مقتدی یا متفرق جیری نماز یا سری نماز میں کھنکارے کے لئے اور رفع کرنے اور نماز قوت
پائے گی کے لئے تکبیر سے تو نماز قوت پائے گی ہے۔ البتہ بلا ضرورت و بدون احتیاط تکبیر سے (جیسا کہ
لوگوں کی عادت ہے) اور اس سے وجہ رفع و الختم جیسے رفع سے وجہ رفع ہے۔ (رحمہ اللہ) میں
ہے۔ اور نماز میں جگہ ہونے کے لئے کھنکارے جیسا کہ رفع کرنا مفید صلوة ہے۔ ہاں اگر یہ قدر کی حد سے ہو جیسا کہ
آواز کی صفائی اور ورزشی کے لئے کھنکارے تو نماز قوت پائے گی۔ (والتصحیح بحر فہرہ) (ملا عبد الرحمن بن شامی من

۱: کتابہ فی صلب حلف صلی اللہ علیہ وسلم علیہ الصلوٰۃ والسلام: ومن قطعہ قطعہ الخ: مطلب ہی الکلام غیر المنصف
بہیہ الا سحریۃ ویرسد الی الناس لولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام: ومن قطعہ قطعہ الخ: مطلب ہی الکلام غیر المنصف

میں شامل تھا۔ ان میں دو یا آئینہ، سونے کے آشوب، پیرا پیرا ہونے، کمال آشوب کے لئے بعض روئے تو یہ تحریر،
 ان میں مرقی الخائن میں ہے (و سکوہ) ، بغیر عینہ) الا لصلحۃ لقولہ صلی اللہ علیہ وسلم لا وہ
 احد کم فی الصلوۃ فلا یعمض عینہ لانه یخوف النظر للمحل المدحوب ولکل عضو و طرف حص
 من العبادۃ و سرورہ ما یعوت الحشوع و یغری الحظر و بما یكون التلیفی اونی من النظر
 لکل من علی مرقی الخائن میں ہے۔ فونہ والا لصلحۃ) کما ان عمسہ لویۃ ما یسع
 حذوہ ، یسر او کمال حشوعہ ، در او فصدہ قطع النظر عن لا عبار و التوحید فی حد
 تسلک الحذر ، جمیع الانہر و فونہ ولا بعض عینہ ، طاهر تحریم حال فی بحر و سعی ان
 نکرہ الکواہف تربیۃ اذا کان لغیر ضروریۃ ولا مصلحتہ و طحطوی علی حرفی الفلاح من
 ۱۶۳ ص ۹۵ ، فصل فی المکروہات

در کمال میں ہے (و بعض عینہ) للہم الا کمال الخشوع شائی میں ہے۔ لقولہ نبی: ای
 فی حدیث ان قاض احمد گوئی الصلوۃ فلا بعض عینہ رواہ ابن عدی الا ان فی سندہ من صحت
 و علی فی الداع بان المسد ان مری سرورہ الی موضع سجودہ ولی استحضار کما تم الطہر ان
 الکراہف تربیۃ کذا فی الحنبیہ والبعث و کاندہ ان علی نبی ما مر عن الداع وھی الصلوۃ لہ عن
 التحريم و قد لہ الا کمال الخشوع و بان خاف فرت الخشوع سبب رؤیۃ ما یغری الخاطر ولا
 نکرہ سل قال بعض اعداء لد الاری و لیس بعدہ حلہ و بحر در محار و شامی ص ۲۰۳ ج
 ص ۱۰۳ مکر و ہات الصلوۃ:

غایۃ الامور میں ہے و بعض عینہ نلہی کمال الخشوع و در و تزیین ہے کذا فی البحر
 تذکرۃ ای آگاہی کا یہ نبی کے کفران آشوب کے لئے نہ کرنا و نہ و لکن نبی کی حدیث کہ ان مری نے سند ضعیف
 حدیث آیا ہے اور جہاں میں آیا ہے کہ یہ کہ نبی نے کبر و کذا کا تا نا (ظہر عینہ) مسنون ہے اور انھوں کے لئے
 کرتے ہے یہ سنت متروک ہو جاتی ہے ان کے علیہ و غیرہ ان میں نہ بہت کثرت کی کہا کہ وہی لتمامی
 تصوف و عابۃ الا و طار ترجمہ در مختار ج ۱ ص ۳۰۱

علم الفظ میں ہے (۲۲) مات در میں آغوش کا بند کر لیا کرو و تزیین ہے ہاں کہ لکھ کر پڑھنے
 تشریح ایام و توکر و نہیں بخارے (۱۰) و تزیین (علم الفظ ج ۲ ص ۱۱۹ مکر و ہات معارف فقط
 و ما علم بالصواب

نماز میں آئینہ استعمال نہ کیا جائے۔

احسان ۱۲ ایف تحریر ہے کہ یا در مت فوت و بانے کے خوف سے جلدی جلدی بیاعت میں شریں تو یہ اور
 میں خطی دیکھیں ، نماز میں شریں کے لئے کے بعد نماز میں و تزیین آئینہ استعمال کیا جائے نہ
 دے کی عادت میں نماز پڑھنے کے اٹھنے یا سے کرنا تو ہوا۔

(ابود شریف ص ۱۰۰ جلد اول باب الاماں فی الصلوٰۃ)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھتا ہوں کہ وہ اپنے ہاتھوں سے اپنے پاؤں کو دھو کر انہیں اپنے سر پر رکھتا ہے اور انہیں اپنے گالوں پر رکھتا ہے۔

مردوں کو اپنے زانوؤں سے اپنے گالوں کو دھونے کی تلقین فرمائی کہ انہیں اپنے گالوں سے اپنے پاؤں کو دھو کر انہیں اپنے سر پر رکھتا ہے اور انہیں اپنے گالوں پر رکھتا ہے۔

۱۱۱ عن ابي سعيد رضى الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان اردت ان تعلم من انى الصلوات صافية لا حناج عليه فيها منه فليس الكعبين ما اسفل من ذلك فنى النار قال ذلك ثلث مراتب ولا ينظر القبيحة الى من جمر اوزاره ينظر اوزاره ابو داود وابن ماجه، مشكوة شريف ص ۳۰۳ كتاب اللباس، فصل مبصر

ترجمہ: حضرت ابو سعید نے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے اپنی نماز کو پانی سے دھو کر اپنے پاؤں کو دھو کر انہیں اپنے سر پر رکھتا ہے اور انہیں اپنے گالوں پر رکھتا ہے۔

(۲) عن ابي هريرة رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما اسفل من الكعبين الا ازار يهوى النار، رواه البخاري (مشكوة شريف ص ۳۰۳ كتاب اللباس)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر کوئی جو کھڑکھڑاتے ہوئے اپنے پاؤں کو دھو کر انہیں اپنے سر پر رکھتا ہے اور انہیں اپنے گالوں پر رکھتا ہے۔

(۳) عن ابي هريرة رضى الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا ينظر الله براء القبيحة الى من جمر اوزاره ينظر اوزاره ابن ماجه، مشكوة شريف ص ۳۰۳ كتاب اللباس)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر کوئی جو کھڑکھڑاتے ہوئے اپنے پاؤں کو دھو کر انہیں اپنے سر پر رکھتا ہے اور انہیں اپنے گالوں پر رکھتا ہے۔

(۴) عن ابن عمر رضى الله عنهما ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من جمر اوزاره ينظر اوزاره ابن ماجه، مشكوة شريف ص ۳۰۳ كتاب اللباس)

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر کوئی جو کھڑکھڑاتے ہوئے اپنے پاؤں کو دھو کر انہیں اپنے سر پر رکھتا ہے اور انہیں اپنے گالوں پر رکھتا ہے۔

جے۔

٥١: عن ابن عمر رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «يُمارِجُ البحرُ رارةً من النخيل» حُفِّفَ به فهو يتحللجل في الأرض إلى يوم القيمة واد البحارة (مشكوة شريف ص ٢٤٣ ايضاً)

ترجمہ: عظمت الہیہ محمدی (علیہ السلام) ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ایک شخص غلبہ کی وجہ سے اپنی تین ہندو لڑکیاں کرزمین سے بھیج کر چھوڑا تو اس واقعہ کا پانی وہ قیامت تک زمین میں وسوسہ چھو جائے گا۔

(۲) حدثنا حفص بن عمر . عن أبي ذر عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال : لا يكسبهم الله ولا ينظر إليهم يوم القيمة ولا يزكّيهم ولهم عذاب اليم قلت من هم يا رسول الله ؟ فقال : جاسور أو حسيروا ، أعتاه فتناً قلت من هم يا رسول الله ؟ خابو أو حسروا ، قال : المبلّغ والفسان والمنفق سعيه بالحيف والكاذب أو الضاحك بشك المزبور ، (ابن ماجه وصحيف ص ۳۰ - ۳۱ جلد ثانی ، کتاب اللباس باب ما جاء في نعال الارزاق)

ترجمہ حضرت ابو ذرؓ کی کریم لکھنا سے روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میں قسم کے شخصوں میں سے ہوں اللہ تعالیٰ شام سے بات کرے گا ان کی طرف سے قیامت کے دن (رحمت و عافیت) ان شخصوں کے لیے گواہ اور ان کا قیام فرماے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا میں نے عرض کیا اللہ کے رسول ہیں کوئی تو آپ کو دیکھتا تھا کام ہو گئے اور خسار و میں نے مجھے آپ بھڑکنے پر حملہ توں مرتب و ہر ایک میں نے مجھ پر عرض کیا رسول اللہ! تو کہیں مرگے ہیں تو تو کام ہو گئے اور خسار میں پڑ گئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا (۱) (۲) ان لوگوں سے یہی بڑا دکھ ہے (۳) احسان نہ ہو (۴) نبی قسم کا کرنا ہمارا بیچنے والا۔

مختار سے نیچے اور انجیل اللہ کی کائنات قدرتا پند ہے کہ ایک البراہۃ (شعبہ پرانے نصف شعبان کی رات) شمس بھی ایسا مخلص اللہ کی رحمت اور مغفرت سے غرور کرتا ہے و چنانچہ مغرب کی مثل حدیث اظہار کی ہے۔

۱۰۔ ٹیبلہ دایتہ گھر آیا ہے کہ ۹۰ عین کی چند ہویں شب میں سبہ خٹہ جہ تھے ہیں مگر عہ نقی (ولہدین کی وفاتی کرتے وقت) اور منمن حور (میشہ شراب پیئے والا) اور معلی (زاور) ٹیبلہ بھیچے اناہ اللہ نے (۱۱) آئیں خٹہ پاتے۔ (مظاہرین ص ۹۵ ج ۳ کتاب ۱۔ اہل س)

الجواهر النواهر ثم حسمه النصارى من تبارہ (احسن اللہ علیہ) فرمایا آج شرب و غلبہ کی
بکریوں کے صوف اور پاؤں کی مٹہ اور قدالی ربائی دیئے روز بخیر چھوٹیں گے آجبتہ جو شکر ہوگا اور جو کتہ ہوگا اور جو
شیتہ ہوگا سب حقوق نہ سمجھے گا اور جو کتہ نہ سمجھے گا وہ جو والدین کا نافرمان ہوگا اور جو شراب خوردی کا شکر
دکا اس کی طرف نہ گذارت نہ فرمائے گا (الخواہر الزواہر ص ۱۵۱ میں ص ۱۵۲)

مذکورہ روایات میں غور کیجئے جنہوں سے بچنا چاہیے اور بچنا چاہنا ہے پر کتنی سخت دھڑکتا ہے، ان روایات کے پیش نظر کوئی حزن اس بات کی بہت نہیں کہ کدو اپنی افزائشوں سے بچنے کے اور یہ فعل عبادہ اور خیروں کے حسب سے ۴۵ سے ۴۶ درجہ تک ہے کہ اس جنوں سے بچنا چاہیے اس میں غفلت اور اصرار اور مذنی و فانی جائے لہذا

یہ لفظ نہ صرف یہ کہ "مذکورہ" میں "مذکور" سے لیا گیا ہے بلکہ "مذکور" سے لیا گیا ہے۔
یہ لفظ نہ صرف یہ کہ "مذکورہ" میں "مذکور" سے لیا گیا ہے بلکہ "مذکور" سے لیا گیا ہے۔
یہ لفظ نہ صرف یہ کہ "مذکورہ" میں "مذکور" سے لیا گیا ہے بلکہ "مذکور" سے لیا گیا ہے۔

مردوں کو نکاح سے منع ہے یا تمہیں پہنچنے کی ممانعت:

چونکہ اہل سنت کے علماء نے اس کے لئے کافی دلیل پیش کی ہے کہ عہدِ اسلام میں الکعبین فسی
الحدود (مذکورہ) میں جو لوگ اس کے خلاف تھے ان کے لئے عذاب کا وعدہ کیا گیا ہے۔
یہ لفظ نہ صرف یہ کہ "مذکورہ" میں "مذکور" سے لیا گیا ہے بلکہ "مذکور" سے لیا گیا ہے۔
یہ لفظ نہ صرف یہ کہ "مذکورہ" میں "مذکور" سے لیا گیا ہے بلکہ "مذکور" سے لیا گیا ہے۔
یہ لفظ نہ صرف یہ کہ "مذکورہ" میں "مذکور" سے لیا گیا ہے بلکہ "مذکور" سے لیا گیا ہے۔

فلاویس نے کہا ہے۔ تفصیر الباب سے وسائل الاود والقصص بدعة یعنی ان بکود
الادوار فوق الکعبین الی نصف المسق وهذا فی حقی الرجال واما النساء فبحر ادوار من اسفل من
تزار الرجال یستر ظہور قد میں مسائل الرجال ازادہ اسفل من الکعبین ان لم یکن للخیال قصہ
مذکورہ نہ یہ کہ فی العرب والرومی عالمگیری ص ۳۳۳ ح ۵ کتاب الکربیہ الباب التاسع
اس لئے مسلمانوں پر اس سے کوئی اثر نہیں ہے۔ اور اگرچہ یہ لفظ نہ صرف یہ کہ "مذکورہ" میں "مذکور" سے لیا گیا ہے بلکہ "مذکور" سے لیا گیا ہے۔
یہ لفظ نہ صرف یہ کہ "مذکورہ" میں "مذکور" سے لیا گیا ہے بلکہ "مذکور" سے لیا گیا ہے۔
یہ لفظ نہ صرف یہ کہ "مذکورہ" میں "مذکور" سے لیا گیا ہے بلکہ "مذکور" سے لیا گیا ہے۔

فلاویس نے کہا ہے۔

(سوال) اگرچہ میں کتب سے نے پامان پہنچا کیا ہے؟

(الجواب) اگرچہ میں کتب سے نے پامان پہنچا کیا ہے؟
یہ لفظ نہ صرف یہ کہ "مذکورہ" میں "مذکور" سے لیا گیا ہے بلکہ "مذکور" سے لیا گیا ہے۔
یہ لفظ نہ صرف یہ کہ "مذکورہ" میں "مذکور" سے لیا گیا ہے بلکہ "مذکور" سے لیا گیا ہے۔
یہ لفظ نہ صرف یہ کہ "مذکورہ" میں "مذکور" سے لیا گیا ہے بلکہ "مذکور" سے لیا گیا ہے۔

نجات نماز کو بھی ہونی چاہیے تو کیا حکم ہے؟

(مسئلہ ۱۶۸) اگرچہ میں کتب سے نے پامان پہنچا کیا ہے؟
یہ لفظ نہ صرف یہ کہ "مذکورہ" میں "مذکور" سے لیا گیا ہے بلکہ "مذکور" سے لیا گیا ہے۔
یہ لفظ نہ صرف یہ کہ "مذکورہ" میں "مذکور" سے لیا گیا ہے بلکہ "مذکور" سے لیا گیا ہے۔
یہ لفظ نہ صرف یہ کہ "مذکورہ" میں "مذکور" سے لیا گیا ہے بلکہ "مذکور" سے لیا گیا ہے۔

(الجواب) قصداً وادعاءً دل سے یہ خیال نہ آجائے کہ اسے ایسا نماز سمجھ کر پڑھ رہا ہے جس میں کوئی عیب نہ ہو بلکہ اس سے نماز کا سدود یہ کہ اس نے اس قصد و ارادہ الخافہ نظر پر پڑنے سے عیب نہ ہو بلکہ اس سے نماز کے درجہ بڑھ رہا ہے۔ ولا یفسدہ بظنہ اسی مکتوب و لہمہ (۲) جو مستعملان کو قرآن (در مختار) شامی میں ہے (قولہ ولو لم یفسدہما) اشارہ الی نفسی ما فیہ لہ لو مستعملان عند محمد قال فی البعر والصحيح علمه اتفاقاً لعدم الفعل فيه (۳) (قولہ وان کرہ) اسی لا شغاله بما لیس من عمل الصلوۃ و اما لو وقع علیہ بطورہ فلا قصہ و لہمہ فلا کرہ (در مختار و شامی ص ۵۴۳ ح ۱) باب ما یفسد الصلوۃ وما ینکرہ فیہا:

مرافی الفلاح میں ہے (ولو نظر المسلم الی مکتوب وقتہما سواء کان قرآناً غیرہ ففسد الا مستعملان ولا اساءۃ الادب ولم یفسد صلاتہ لعدم النطق بالکلام مکتوبی میں ہے (قولہ ولو نظر المسلم الی مکتوب) (۴) (وہ عدم الفساد) ایہ انما ینتفی حق بالقراء قولہما بطورہ الفہم لم نحصل والیہ اشہر المؤلف بقولہ لعدم النطق (قولہ قصد الاستعمال) یہذا علیہ ان ترک الحشوع لا یحل بالصحة بل بالکمال ولذا اقل فی الخایہ والخلاصہ اذا تنکر فی الصلوۃ فذکر شعراً أو خطبۃ فغیرہا بقلیہ ولم ینکح بلسانہ لا یفسد صلاتہ کما فی البعر (قولہ اساءۃ الادب) لان وہ استعمالاً عن الصلوۃ وظاہرہ ان الکراۃۃ تنزیہیہ وهذا ایما ینکح ما یفسد و اما لو وقع بطورہ علیہ من غیر قصد و لہمہ فلا ینکرہ (مرافی الفلاح و خطبازی علی مرافی الفلاح ص ۵۴۳ فصل ثانی) لا یفسد الصلوۃ بقطع و انما علم بالصواب:

نماز میں اپنے بدن و درپٹروں سے کھینا:

(سوال ۱۷۰) نماز میں اپنے جسم پر یا ضرورت و محمد بھیر (۲) ہے کپڑوں کو دست کر کے تو یہ کیسا ہے؟

جواب:

(الجواب) نماز نماز میں مشین و ماشین اور تھپانے اور تھپانے والے ضرورت سے من کھانا بدن پر محمد بھیر ہے۔ (۳) (کرہ تحریمی ہے۔ در مختار میں ہے: وجہ ۱) ای شوب (۲) (بجسٹہ) لہمہ (۳) (لا حاشۃ ولا مانع من خارج صلاۃ) شامی میں ہے (قولہ لیس) (وہ ما اخرجہ القضاۃ عنہ منی اللہ علیہ وسلم ان اللہ کرہ ان یلعب فی الصلوۃ والرفق فی النہام والمضحک فی السقیہ) وہی کوفۃ تحریم کما فی لہمہ تحریمی بنا نہ وقت اپنے کپڑے بدن سے کھینا مردہ ہے حدیث میں اس پائی (۴) ہے چنانچہ حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے بدن کو پسند نہیں فرماتے (۱) نماز میں کھینا (۲) روزے میں لگائی گئی کرنا (۳) قبرستان میں جانا اور یہ احوال کرہ و تحریمی ہیں۔ کریم اس کی صراحت ہے (در مختار و شامی ص ۵۹۹ ح ۱) (نکروہات الصلوۃ) (نکروہات الصلوۃ):

فرض نماز کے بعد امام مسنت ووافل اس جگہ پر ہے تو کیسا ہے؟

(سوال ۱۷۱) امام فرض نماز پڑھنے کے بعد مسنت اور فافل اس جگہ پر ہے تو کیسا ہے؟

لے کر، سر او محمل کھڑے اور پٹا ص ۶۰۰ پایہ اٹھائے اور نماز پڑھنے کا نیت قائم کرے۔ اگر کسی کا نیت ہے،
اندر نیت تو جو ان طبقہ کے کاموں کی توفیق عنایت فرمائے اس نماز کا طریقہ ہے، بارگاہیہ میں اندازہ
بالصواب۔

محراب میں امام کا قیام کب مکروہ ہے:

(سوال ۱۷۷) امام صاحب مسجد کی محراب میں کھڑے ہو کر نماز پڑھائے تو کوئی چیز ہے؟
(الجواب) امام صاحب محراب میں اس طرح کھڑے ہوں کہ دونوں قدم داخل محراب ہوں تو مکروہ ہے، البتہ
قدمین خارج محراب ہوں تو مکروہ نہیں، نمازیوں کے اذکار اور تکبیر کی تکلیف کے سبب مجبوراً اندرون محراب قیام کی نوبت
آئے تو مکروہ نہیں۔

ویکرہ فیام الاصلہ بجملہ فی المحراب لا یقلعہ خذ وجہ وسجدہ فیہ والی قولہ واداء
صاتی المکان فلا تکرر لہ، سرافى الفلاح بہادش الطحطاوی ص ۱۹۸ فصل فی المکر وہات
الصلاۃ بقطع و الخاء علم بالصواب۔

نماز میں امام کی مکروہ حرکتیں:

(سوال ۱۷۸) ایک امام صاحب ہاتھ باندھنے کے بعد بار بار ہاتھ دائیں اور منہ پر پکیرتے ہیں، بار بار قیام بھی کھینچتے
ہیں، ایسے ہی ذکر میں ازار کے پائینچہ دست کر کے پھر کبہہ کرتے ہیں نماز میں ایسی حرکات کے مرتکب کے پیچھے نماز
کا کیا حکم ہے؟

(الجواب) امام یا غیر امام کو ایسی فضول حرکتوں سے اجتناب چاہئے، اس سے نماز مکروہ ہوئی ہے اور کبھی عمل بغیر ہونکہ
غیر نماز کی نوبت آجاتی ہے لہذا ایسے عیث فعل سے ماہور مصنیوں کو چوتہ چاہئے۔ ویکرہ ایضا ان مکفوبہ
وہو فی اصلوہ بعمل قلیل بان یروضہ من بین یدہما من خلفہ عند المسجود، و یدہ فیہا وہو
مکفوف کما اذا دخل وہو مٹمر الکم والنیل وان یرفعہ کبلا یترک الخ (کبیری ص
۳۳۷) ... فقط و الخاء علم بالصواب۔

لزوائد ج ۱ ص ۱۷۲ اغان فی شرح المعنی ولو لم یقعہ حار استحبنا ان لا قیاساً ولو یزعمہ سجد السہو لکن لروکعة اولی من وجہ رضائی ج ۱ ص ۵۵۸ ایضاً فقط واللہ اعلم بالصواب۔

مسبوق کے تحریر پر کتبہ علی امام نے سلام بھیج دیا:

(سوال ۱۷۸) مسبوق نے تحریر فرمائی اور امام نے سلام بھیجی یعنی قعدہ میں امام کے ساتھ شریک نہیں ہوا، اسی ہے تحریر تحریر دوبارہ کتبہ علی کافی ہے۔

(الجواب) امام کے سلام بھیجے۔ سے پہلے تحریر تحریر کبھی ہے جو دعوت میں شامل ہوئے اور دوسرے تحریر تحریر کے لئے ضرورت نہیں ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

کیا مسبوق امام کے ساتھ سلام بھیج سکتے ہیں:

(سوال ۱۷۹) مسبوق آدمی مجدد سوا سلام بھیجنے میں امام کی متابعت کر سکتا ہے؟
(الجواب) مسبوق جس کو اپنی قیادت میں چھوڑ کر بیٹھ جائے وہ جبکہ امام نے سلام نہ بھیجے۔
(فتاویٰ رضویہ) باب ۱۶۹ فی المسبوقین فقط واللہ اعلم بالصواب۔

امام جب قعدہ کا اخیرہ میں بیٹھتے تو مسبوق امام کے ساتھ درود دعا پڑھتے ہیں:

(سوال ۱۸۰) ایک شخص کی دو رکعت چھوٹ تھیں۔ امام جب قعدہ کا اخیرہ میں بیٹھیں اور تشهد درود پڑھیں تو یہ مسبوق کیا پڑھے؟ التیات اور درود غیر پڑھے یا دعا پڑھے؟ نیز التورات۔

(الجواب) مسبوق امام کے ساتھ قعدہ کا اخیرہ میں اتھارت (تشہد) اس طرح آتھا: تشهد علیہ السلام کے ساتھ امام کے ساتھ ساتھ تن کا التیات ختم کر۔ یہ تشهد ان لا الہ الا اللہ کر۔ سر پر متارت۔ درود میں سبب۔ واللہ اعلم بالصواب۔
فیرسل فی یتمہن وھذا صحیحہ فی الخایہ وشرح المعنی فی بعث المسبوق من باب السہو بقی الاقوال مصحح ایضاً قال فی البحر وینفی الافاء بما فی الخایہ کما لا یخفی ولعل وجہ کما فی التہر انہ یقتضی اخر صلاتہ فی حق التہجد ویابی فیہ بالصلوۃ والدعاء وھذا لیس احسن الخ (درمختار و الشافی ج ۱ ص ۷۷۴ فصل فی بیان تالیف الصلوۃ الخ فقط واللہ اعلم بالصواب۔

روکوع میں ٹھکتے ہوئے تکبیر تحریر پر کیا حکم ہے:

(سوال ۱۸۱) مقتدی نے تحریر فرمایا کہ قیام قعدہ کر کے نہیں کھڑے ہوئے اور روکوع میں جاتے ہوئے کہہ کر کہہ کر روکوع میں پڑھتا ہے تو ایسی حالت میں روکوع صحیح ہے یا نہیں؟

۱۔ قنویہ ونقصی فلوہ بالاولیٰ ہی بالسلام الاول وال فی الجیس الامام دافع من صلاتہ فلفا فان السلام بر ورجل وانما نہ فی ان یقول علیکم لا یسر داخلا فی صلاتہ لان ہذا سلام الاخریٰ لا لو راوان یسلم علی احد فی صلاتہ۔ واللہ اعلم بالصواب۔

بہرہ و ہوا نماز کا عاقل و زائد ہوگا (مجموعہ فتاویٰ احمدیہ ص ۱۷۲) انہی میں سے ایک اندوک مع الاصل و کعبہ سر
اسفرت فاسا یعرف فی الرکعتین المذبحہ و السورۃ و یقعہ فی اولہما لایہا ثانیۃ و لو لم یقعہ جاز
اصحاً لا فی سائرہ و لو لم یقعہ مسجد لیسوا تقیوی من ۵۵۸ ہجری میں بدقولہ و تشہید بیہما
قال فی شرح النسخۃ و لو لم یقعہ جاز مستحباً لا قیاساً و لو لم یقرء مسجد لیسوا فکون الرکعۃ
اولی من وجہ ۵ (ضامی ج ۱ ص ۵۵۸ باب الامتہ) فقط و اللہ اعلم بالصواب۔

فتاویٰ رضویہ کے ایک فتویٰ پر اختلاف اور اس کا جواب۔

(سوال ۱۸۳) فتاویٰ رضویہ، احمدیہ ص ۱۵۲ پر فتویٰ ہے کہ بیوقوف نے شیخ تحریر کیا کہ وہ مے سرد پیچھا لیتی
تعدہ میں امام نے سامعین کو یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ وہ ہے جو کہ یہاں کالی ہے؟

(الجواب) امام کہہ لایا جیسے کہ اپنے شیخ تحریر کیا ہے کہ امامت میں شامل ہونے والا ہر آدمی
قریب ہونے کی ضرورت نہیں ہے اس نواب پر بعض مقتبائے امام لو ہکا لے کہ جب اس شخص نے تعدہ
میں شرکت نہیں کی تو اقتدا کیسے کیجی ہوگی اس کا کیا جواب دیا جائیگا؟

(الجواب) وہ بیوقوف امام کے نام سے پہلے اقتدا کی نیت سے کلیہ تحریر کہہ دی تو وہ حرمت منوطہ میں
اس میں درافتہ صحیح ہوگی صحت امام کے لئے اخوانی شرکت کافی ہے تعدہ میں شرکت شرط نہیں البتہ اگر کسی مرد
نیت کے لئے کلیہ تحریر کی ہو تو اقتدا کی ضرورت ہوتی ہے۔ (قولہ و ستہو فسوة بالان) ای بالسلام
الاولی فالفی المحبس الا ما اذا فرغ من صلوتہ فمما قال السلام جاء رجل واقفد، بہ قل ان
مغفور علیکم لا یصیر داخل فی صلاحتہ لان حد السلام الخ ضامی ج ۱ ص ۳۶ واجبات الصلاۃ
اس سے معصوم ہو کہ پہلی صورت میں اقتدا کیجئے صحت اقتداء کے لئے اخوانی مشارکت کافی ہے بغیر ہی میں ہے
رہی التدخیرۃ قال وان سوی طہرہ فی الرکوع یعنی حال کوں الا ماعر، کھا صر و غیر کا فلتک
الرکعۃ قدر علی التمسح وہ قدرای لا یسقط العشرۃ کفہ فلو التمسحۃ و هذا هو الاصح لان
الشرط السقوطۃ فی جزء من الرکع وان قل و ادناہ ان یتھوی الی حد الرکوع فین ان یخرج

لامہ عن حد الرکوع الخ (صغیری ص ۱۶۵ ص ۱۶۶)

اس کی تیسری دفعہ ان میں نے بات ہے۔

(۱) مفتی اعظم ہند حضرت مولانا مفتی محمد غایت اللہ صاحب کافوتی

(سوال) مفتی پابیت اقتدا صرف تحریری منہ پیا تھا کہ امام نے سلام پیچھا یا یا یا مقتدا کی اس تحریر سے اپنی
نہ پوری کرے یہ وہ کہ اگر غلطی نیت کرے علیہ تحریر کہ اگر نماز میں غلطی

(الجواب) اگر مرد سے یہ مفتی نے تحریر فرمائی کہ اگر نماز میں غلطی ہو یا اگر ایسا نماز پوری
کر لے (انہی فتاویٰ ص ۹۸)

(۲) حضرت مفتی عزیز الرحمن صاحب سابق مفتی اعظم دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ (سوال ۱۸۷) نے فقیر تحریر کی اور امام نے سلام پھیر دیا اور یہ ہے امام کی شرکت تھوڑی سی بالکل نہیں کی تو اچھا مزید وہ وہ فقیر تحریر بھی چاہئے واول ہی فقیر تحریر کا ہی ہے؟

(الجواب) اچھری تحریر تحریر نہیں بلکہ کبریا کے نام نے سلام پھیرنے سے پہلے کبریا کا جتوہ و شریعت سے متعلق ہو گیا۔ اس کا کوئی بارہ فقیر تحریر نہیں ہے۔ قال فی الحلہ عند قول النبی ولا دخول فی الصلوٰۃ لا یسکیر الافلاح (خصی) (مذہب دارالعلوم مدلل و مکمل جلد ثالث باب الجماع ص ۱۵ فقط و افہام علم

فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۱۵۲ کے فتویٰ کی تائید میں مزید دو فتوے

(سوال ۸۳) فتویٰ رضویہ اردو ص ۱۵۲ جلد پنجم پر جو فتویٰ ہے جس کا خلاصہ یہ ہے۔ مہجوتی نے امام کے سلام پھیرنے سے پہلے کبریا تحریر کی اور فقیر نے پایا تھا کہ امام نے سلام پھیر دیا تو اس کی اقتداء صحیح ہوئی اور وہ سنت میں شامل ہو گیا۔ فقیر تحریر دہرانے کی ضرورت نہیں ہے اس فتویٰ پر بعض اہل فہم حضرت و اشکال ہے فتاویٰ رضویہ جلد پنجم ص ۱۵۵-۱۵۶ میں اس کا جواب دیتے ہوئے فتاویٰ رضویہ کی تائید میں مفتی اعظم ہند حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب رحمہ اللہ اور حضرت مفتی عزیز الرحمن صاحب مدظلہ دو بندگان کا فتویٰ پیش کیا ہے اس کے بعد مزید دو فتوے نظر آئے۔ وہ یہاں پیش کئے جاتے ہیں۔ ان دونوں فتاویٰ سے بھی ضرورت فتاویٰ رضویہ کے فتویٰ کی تائید ہوتی ہے۔ والحمد للہ علی ذلک

(الجواب) اس میں سے ایک فتویٰ ۱۴۱۱ھ کا کام میں ہے (۱۴۱۱ھ کا سلام یہ ادا کیا تو اس کا تعلق ہے اس میں ضرورت مولانا ظفر محمد بھٹو کی مثالی اور حضرت مولانا مفتی عبدالکدیم کھلوی کے فتاویٰ دو تین ہیں جو یکم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ کے زیر غور آئے تھے۔ مکتبہ دارالعلوم ترمذی پبلیکیشنز لاہور میں شائع (واب)

ایک مسبوق کو دیکھ کر دوسرا مسبوق اپنی فوت شدہ رکعتیں یاد کرے تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۹۵) اور آج ایک ساتھ دو رکعت میں شریعت ہونے امام کے سلام کے بعد اپنی فوت شدہ رکعتیں پڑھنے میں ایک وقت تک ہوا یعنی رکعتیں فوت ہوئی ہیں؟ تو اس نے اسے ساتھی کو دیکھ کر اس کے بعد اپنی نماز پڑھنی تو نماز میں فوتی یاد آتی پڑھ لے۔

(الجواب) سویت مسئلہ میں غازیجی فتویٰ دہرانے کی ضرورت نہیں ہے وہاں انہوں نے ساتھی کی امام کی بیعت کے بعد اپنی نماز پڑھ لی ہوگی، نعم لیس فی أحد المسبوقین خصی ملا حظاً للآخر بالافتاء و صح، درمختار مع شامی ج ۱ ص ۵۵۸ باب الامداد فقط و افہام علم

حکم وقتہء مسبوق بوقت سلام امام:

(سوال ۱۸۱) اگر مسبوق نماز کی تمامت میں اپنے وقت آگے ملے کہ وہ امام کے سلام پھیرنے سے پہلے صرف

ایت کی بات سننے یا یاد یا قعدہ میں ملنے سے نہ ہو تو عزائی ہی بتاتا تھا مگر قعدہ نازل رہا اور امام نے تمام بکھرے یا تھے
فرمائیے کہ وہ مسبوق نمازی صاحت میں شامل ہو یا نہیں یا اگر صاحت میں شامل ہو انہیں تو اسی نیت سے اپنی نماز پڑھا
پوری کرے یا پھر سے غلطی و ناسازی نیت کرتے؟

(الجواب بحال فی الغیر لو کثیر فاما لو کعب ولم یقف صبح لان حاتی بہ الی ان یصل الركوع یکفیه
قبة ص ۳۶۳ ج ۱ فی الشرع بلا لایة والثانی من شروط صحة التحریمة الاقبالی بالتحریمة قائمة
او منعتاً قللاً فیل ووجود المنع حال بعد هو اقرب للركوع قال فی الطرح لو اضرک الا مام را کما
فحس ظهره لم کمر ان کان الی القیام فرب صبح الم شروع ولو لولاه نہ تکبیر الركوع وقعوده لان
مدرک الا مام فی الركوع لا یحتاج الی تکبیر مرتین خلافاً لبعصهم وی کان الی الركوع
اقرب لا یصح التحریمة اه (ص ۱۳۷) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تکبیر تیسرے کے لئے بقدر اللہ اکبر قیام کافی ہے
زیادہ کی ضرورت اس وقت ہے جب کہ سنی یا قریم کے بعد قیام بھی فرض ہو صرف صحت پر نہ کہ نیت اور تک
و رکوع وغیرہ میں قیام نہ نازل علی قدر اللہ اکبر لازم نہیں جس کے بعد قیام امام سے پہلے نیت سوہ کے بعد
اللہ اکبر کہہ لے تو اشد اوجہ ہو گئی تو تنگی بھی نہ پائی ہو۔ جیسے بھی نہ پائی ہو، اللہ اکبر کے بعد وقت بھی نہ ہو اور اللہ اعظم
۳۷ ص ۳۶۳ ج ۱ (امداد اللہ ص ۳۵۷ ج ۱ ص ۱۵۹)

دراثر افق منصرف ہو یا مفتی رشید احمد صاحب لدھیانوی دامت برکاتہما و آلہما علیہما السلام کا ہے۔

مفتی کے فیض سے پہلے امام نے سلام بکھیر دیا:

(سوال ۱۸۷) ایک شخص بکھیر کر یہ کہہ کر امام کے ساتھ شریک ہوا کہ لاہ قعدہ و اخیرہ میں ہے مفتی کی بیٹھنے نہیں پایا کہ
امام نے سلام بکھیر لیا تو اس کی اقتداء بھی ہوئی یا نہیں؟ بیجا تو جہاں۔

(الجواب) امام مسلم بالصواب۔ انتہا صیح ہو گئی قال فی شرح التوہید ونقضی قدوة بالاول قبل عنہم
علی المشہور عندنا وعلیہ فی الشافعی زرد المحتار ج ۱ ص ۳۶۱ یوقط و اللہ اعلم بالصواب
در حب ۸۳ ج ۱ (احسن الفتاویٰ جلد ۱ ج ۲ ص ۳۷۰ باب الادامة والجماعة)

مسبوق کے لئے ثناء تعویذ اور تسبیح کا حکم:

(سوال ۱۸۸) مسبق دہ اپنی چھٹی بولی رکعتیں ادا کر نے کے لئے کھڑا ہوا تو ثناء تعویذ اور تسبیح پڑھنا چاہئے
یا نہیں؟ بیجا تو جہاں۔

(الجواب) مسبق جب اپنی نیت شدہ رکعتیں ادا کرنے کے لئے کھڑا ہو تو ثناء تعویذ اور تسبیح پڑھنا چاہئے۔
در مختار میں ہے (والمسوی من سبقه الا علم بها و یحضرہا من غیرہ) حتی یش ویعوفو بقرا وان قرأ مع
مام لعلم الا عندہا لہا لکراعتھا معان السعادات فلولہ حتی یشی) صحیح علی قولہ مفرد لہما یقتضیہ بعد فروع
اعمالہ فیائی بالتفاء والتعویذ لانه للقاء، وبقراً لانه یفصل اولی صلاۃ فی حق القراء، فکما یفعل حتی لو ترک
القراء، فسلط (در مختار و شمس باب الاملا ج ۱ ص ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹ فقط و اللہ اعظم بالصواب)

صلوۃ المرضی

یہاں آوی فرض نماز بیٹھ کر کب پڑھ سکتا ہے؟

(سوال ۱۸۹) آدمی بیمار بن جائے لیکن نماز کے لئے زیادہ چل کر آتا ہے اور بیٹھ کر نماز پڑھتا ہے اور جماعت و اگر تہا ہے تو اس کی نماز ہوگی یا نہیں؟

(الجواب) فرض اور واجب نماز میں تو فرض ہے۔ پھر نہ رکعت کھڑے ہو کر نہیں پڑھ سکتا ہو تو کھیر کر پڑھے۔ کھڑے ہو کر کہیں۔ سہارے کے بغیر کھڑے نہ ہو سکیں تو دیوار یا عصا کا سہارا بھی لے لیں۔ اپنے خادم کا سہارا لے سکتے ہیں۔ علامہ یہ کہ کھیر کر یہ کہہ کر ایک آیت ہی کسی طرح کھڑے ہو کر پڑھ سکتے ہیں تو اتنی مقدار ضرور کھڑے ہوں۔ اتنی بھی طاقت نہ ہو یا خطرہ ہو کہ مرض میں شدت ہو جائے گی۔ تو بیٹھ کر پڑھنے کی اجازت ہوگی۔ اسی طرح بیٹھنے کے متعلق بھی ہے۔ کھیر لگا کر یہی صورت سے بھی بیٹھ سکتے ہیں تو لیٹ کر نماز نہیں ہوگی۔ جب بیٹھ کر پڑھنے کی کوئی صورت نہ رہے تب لیٹ کر پڑھ سکتے ہیں۔ فرض واجب اور حج کی سنتوں کا بھی یہی حکم ہے۔ بہت مشکل بلا ضرور بھی بیٹھ کر پڑھ سکتے ہیں۔ لیکن نصف اجر ملے گا۔ قال فی الدرر والقدیر علی بعض القیام (و لو منکنا علی عصا او حائطاً) (قام) لروما بقدر ما یقدر ولو قدر آیتہ لو تکریرۃ علی المذہب لان البعض معبر بالکل (در مختار) و قولہ علی المذہب (فی شرح المحیطان) فعلاً من الہند وانی لو قدر علی بعض القیام دون تمامہ از کان یقدر علی القیام بعض القراءۃ دون تمامہ پر مر بان یکبر قائماً و یقر ما قدر علیہ لم یغعد ان عجز و ہم المذہب الصبح لاروی خلافتہ عن مصححاتہ و لو ترک هذا عفت ان لا تجوز صلاتہ۔ رقی شرح القاسمی فان عجز عن القیام مسجوراً فلم یقوم متکناً لا یجزیہ الا ذلک و کذا نو عجز عن القیام مسجوراً قالوا بقدم متکناً لا یجزیہ الا ذلک فقال عن شرح التمر لائسی و نحوه فی الحامیۃ بن بادہ و کذلک لو فہ وان یحمد علی عصا و کان لہ خادم لو اتکا علیہ قدر علی القیام (در مختار مع الشامی ص ۱۰۷) احاب صلوۃ المرضی بلفظ و اللہ اعلم بالصواب۔ و فیہ ایضاً۔۔۔ قولہ ای القویضہ لواء ہما ما یشمل لواجب کالو ترو ما فی حکمہ کسۃ النحر (در المختار باب صلوۃ المرضی)

یہاں شخص نماز میں کھڑا نہیں رہ سکتا الگ نماز پڑھے تو کس صورت میں قیام کر سکتا ہے؟

اس کے لئے کیا حکم ہے :

(سوال ۱۹۰) بیمار میں کھڑا نماز پڑھ سکتا ہے لیکن مسجد میں نماز پڑھتا ہے جماعت کے لئے جائے تو کھڑے رہنے کی حاجت نہیں رہتی بیٹھ کر پڑھتی پڑتی ہے تو وہ کیا کرے؟ گھر میں کھڑے کھڑے پڑھے یا مسجد میں جا کر نماز جماعت پڑھ کر پڑھے؟

حدیثی مرقاۃ الخاں میں ہے: شرعاً فی الحاشیہ مریض شجر عن الاستحشاء ولم یکن ر
من یحلی له جماعہ سقط عنه الاستحشاء لانه لا یحل من فوجہ الا للذکر والله اعلم وطحطاری
علی مرقاۃ الفلاح فصل فی الاستحشاء ص ۴۰

پیش رو میں ہے: حدیث ۱۳۰۰ میں لکھا ہے کہ اگر کوئی مرد یا عورت نے اپنے بدن میں سے کوئی
چیز نکالی تو اسے ہر ایسی چیز کہ چھو کر نجس ہو جائے، اگرچہ کچھ نہ ہو، اور اگرچہ کچھ نہ ہو،
پھر سے چھو کر نجس نہیں ہوگی، مگر اگر کسی نے اپنے بدن میں سے کوئی چیز نکالی تو اس کے بدن پر کچھ نہ ہو،
پھر جماعہ سے نہیں نکالے، نہ باپ نہ لڑکا نہ بیٹی، ایسا تو بیوقوفانہ خیال اور میاں کو اپنی بیوی کا بدن چھونا درست ہے۔
میں نے سوائی اور درست نہیں۔ (حدیثی ترجمہ ص ۳۵) حدیث ۵۵۰ میں لکھا ہے کہ اگر کوئی مرد یا عورت نے اپنے بدن میں سے کوئی چیز نکالی تو اس کے بدن پر کچھ نہ ہو، پھر جماعہ سے نہیں نکالے، نہ باپ نہ لڑکا نہ بیٹی، ایسا تو بیوقوفانہ خیال اور میاں کو اپنی بیوی کا بدن چھونا درست ہے۔

تبدلہ کرنے میں قطعاً آتا ہو تو نماز کس طرح پڑھے:

اس سوال ۱۵۳ میں تحریر ہے: اگرچہ ہر ایک کے لئے نماز کا مادہ ہے جب وہ نماز میں مبتلا ہو، مگر جب وہ نماز میں
اگرچہ وہ نماز میں مبتلا ہو، مگر جب وہ نماز میں مبتلا ہو، مگر جب وہ نماز میں مبتلا ہو، مگر جب وہ نماز میں مبتلا ہو،
(الجواب) صورت میں یہ کہ اگر کسی نے نماز میں مبتلا ہو، مگر جب وہ نماز میں مبتلا ہو، مگر جب وہ نماز میں مبتلا ہو،
اگرچہ کچھ نہ ہو، مگر جب وہ نماز میں مبتلا ہو، مگر جب وہ نماز میں مبتلا ہو، مگر جب وہ نماز میں مبتلا ہو،
پھر سے چھو کر نجس نہیں ہوگی، مگر اگر کسی نے اپنے بدن میں سے کوئی چیز نکالی تو اس کے بدن پر کچھ نہ ہو،
پھر جماعہ سے نہیں نکالے، نہ باپ نہ لڑکا نہ بیٹی، ایسا تو بیوقوفانہ خیال اور میاں کو اپنی بیوی کا بدن چھونا درست ہے۔
میں نے سوائی اور درست نہیں۔ (حدیثی ترجمہ ص ۳۵) حدیث ۵۵۰ میں لکھا ہے کہ اگر کوئی مرد یا عورت نے اپنے بدن میں سے کوئی چیز نکالی تو اس کے بدن پر کچھ نہ ہو، پھر جماعہ سے نہیں نکالے، نہ باپ نہ لڑکا نہ بیٹی، ایسا تو بیوقوفانہ خیال اور میاں کو اپنی بیوی کا بدن چھونا درست ہے۔

مرقاۃ الخاں میں ہے: شرعاً فی الحاشیہ مریض شجر عن الاستحشاء ولم یکن ر
من یحلی له جماعہ سقط عنه الاستحشاء لانه لا یحل من فوجہ الا للذکر والله اعلم وطحطاری
علی مرقاۃ الفلاح فصل فی الاستحشاء ص ۴۰

فاحد عوداً یصلی علیہ برحی بہ و قال صلی علی الارض ان استلمت الارض ایماءً وجعل
سجودک انخفض من رکوعک۔

خطاوی علی مرقی الفلاح میں ہے (قوله صلی قاعداً بالایماء) او فانما بہ والاول احصل لانه
نیب السجود لکونه اقرب الی الارض وهو المقصود کذا فی الشیخ وفي البحر ظاهر المنع
عن الاریماء قانما او قاعداً کما لا یحقی ۱۰ قال المحلی لو فیز ان الایماء قانما هو الا تمض
خروجاً من الخلال یعنی خلاف من یسیر علیہ عند القیام علیہ لکان مرجحاً وقوله وکنز لو
صح عن السجود الخ قال فی الفتح رجل یحلقه حراح لا یفتقر علی السجود ویفتقر علی غیره
من الاعمال یصلی قاعداً بالایماء ولو قام وقرأ و رکع ثم فعد او ما للسجود جاز و الاول
اولی (طحاوی غنی مرقی الفلاح ص ۲۳۵ باب صلاة المریض)

برکت میں ہے (ومنها المقیام) یعنی فرضی (القادر غنی) وغنی السجود ہلو قدر
علیہ دون السجود سبب ایماء قاعداً و کذا من یسیر حو حہ لو سجد ولینتحم القعود کمن
یسیر حو حہ اذا قام ویسیر یولہ شیخ (در مختار) شامی میں ہے (قوله فلو قدر علی ای علی
القیام وحده) او مع ان کوش کما فی السبب بقوله سبب ایماء قاعداً ای تقریہ من السجود وحاز
ایماء قاعداً کما فی البحر الخ (قوله وکنز) ای سبب ایماء قاعداً مع جواز ایماءتہ قانما
لعجزہ عن السجود حکماً لانه لو سجد لومه لوان الظہارۃ بلا خلف و او ما کان الایماء خلفاً
عن السجود (در مختار و شامی ص ۱۰۱۴ ص ۳۱۵ ج ۱) باب صفة الصلوة فی الارحام میں ہے
قد رعی علی الجذع دایم فی شامی میں ہے (قوله یؤتیہ یؤتیہ) پر فلو قدر علیہ حرک السجود ندب ایماء
قاعداً پھر اگر صرف قیام پر قادر ہو نہ ہو تو سبب ہے اشارت پر حو حہ میں اس کے قیام پر ایہ ہے جہاں سبب
اصل پر قدرت نہیں تو یہ کو بھی ترک کرے خطاوی نے کہا کہ اس سلسلہ میں اشارت کو کھینچ کر پڑھنا مستحب ہے اس شخص کو اگر کچھ کرے
ہے وکنز میں سبب جرحہ لو سجد وراہی لحن اشارت سے خطا کر پڑھنا مستحب ہے اس شخص کو اگر کچھ کرے
تو اس کا ضمیر پہلے لگے یہ کہ یہ شخص بھی تو ایچہ سے عاجز ہے اس لئے کہ یہ خبر کرے سے غور و فکر سے تو سبب ہے سبب
ہو اتقوا تم بھی مانتو میں کذا فی الشیخ (نایۃ الاحادیث ص ۲۰۶ ج ۲ ص ۷۰)

در مختار میں ہے (وان تعذر) ایسے تعذر ہوا مل تعذر السجود کاف ولا القیام
او قاعداً ہو هو الفضل من الایماء قانما تقریہ من الارض (ویجعل سجودہ انخفض من رکوعہ)
لزموا (در مختار) شامی میں ہے (قوله او ما قاعداً) لای رکنیہ القیام للتوصل الی السجود فلا یحب
دونه وهذا اولی من قول بعضهم صلی قاعداً اذا یسر من علیہ ان یقوم للقرآن فلا یجاء او ان
الرکوع والسجود او ما قاعداً کذا فی انہر اقول الصیر یصلی قاعداً ہو ما فی الہدایۃ والقسوی
وعبرہما واما ما ذکرہ من ان الارض القیام فیم زہرہ فیما عندی من کتب المذہب من کتبہم
منفوقون علی التعلیل بان القیام سقط لانه وسیلۃ الی السجود بل صرح فی الحلیۃ بان حد

(۶) اس مسئلہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "وَلَا تَقْرَبُوا مَالَهُمْ وَلَا نِسَاءَهُمْ وَلَا بَنِيهِمْ وَلَا دَارَهُمْ وَلَا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُوا" (اور نہ ان کا مال، نہ ان کی عورتیں، نہ ان کے بچے، نہ ان کی دھرتیاں، نہ ان کے مال سے خرچہ کرو)۔

اب کے علاوہ اکثر اوقات میں وہ دروہا میں ہے۔ وہ کہتا ہے کہ میں باطن پرانی ہونے سے
تواریک کے تجربے میں بہت سہولت محسوس کرتا ہوں۔

سورتہ سورتہ میں سو فرائض و احکامیہ الخ صحت میں معذور ہوں۔ ان کے پیروں میں اربع اہکاف ہو جائیں
لی جائے۔ وہ دوسرے مقتدیوں کی طرح مسنونہ لم یقل کے مطابق نہ پیچھے نکلے ہوں۔ یہ چھوڑ کر اپنے فی حق ہے۔
درمیان میں بکمال باقی نہ تو ایسی سورتہ میں مؤمن نہ ہے کہ آپ کے ایک کلمہ نے یہ بات ترمیمی صفت میں نہ ہے۔
ذیرہ اس لئے ہے۔ رہنے سے بھی کلمہ اللہ و صفہ ال کلام ہے۔ یہ قاضی میں ہے۔ ورنہ اہل حق
المعراج الاخصال ان نصف فی نصف الا حواذی خلاف یدہ: احد فضل عب الصلوۃ والاسلام سے ترک
نصف الاول محاذہ ان یو دی مملکتا اصعب بداجو النصف الاول و بہ احوذہ او حیجۃ و شمی سو

[illegible]

رابع و سجدہ کرنے سے رتخ خارج ہو جاتی ہو تو بیٹھ کر نماز پڑھنا کیسا ہے :

(سورہ ۱۹۰) مجھے خستہ کی تھی۔ کہانہ میں جسے جون ورجیوش جانا کہتے ہیں وہ پینچا ہوا ہے۔ یہ
پینچا ہوا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس طرح کے لوگوں میں اس کی پوری فکر ہوتی ہے۔ اس کے درمیان
نہیں۔ یہ تو ہے۔

(اصحاب) کیسے بچاواتے، اسے اس شخص سے جانتا ہے قرآن میں اس شخص کے لئے کوئی کیسیٹ نہیں دیتا اسے اور شخص کی حفاظت دیکھنا، اس شخص کو لڑا جاتا ہے اسے اس شخص سے جانتا ہے۔ یہ جیسے کہ وہ اس شخص کو لڑا کر لے گا۔ اور اس کے بعد وہ اس شخص کو لڑا کر لے گا۔ اور اس کے بعد وہ اس شخص کو لڑا کر لے گا۔

انما هي في روضتها الشجر (في فروعها) (لقد اقر عليه) او على السجود فلو قدر عليه
 من السجود بحسب ايمانها فاعاد وكذا في سبيل سرحه فوحد وقد تحته القعود كمن سبيل
 حوجه فاعاد فلو سلس برئه (الح) في مختار مع زمانه جازح ا ص ١٥٨ باب صفة السجود
 كذا في علم في العلم ا ص ١٥٨ في الفتح رجل راحله جازح لا يغاي على السجود

و یضرب علی عیروہ من الاضعال یصلی غداً یاء ولو قام و قرا و رکع نہ بعدو اوما للمسحود جازو
اولی اولی و ص ۲۳۵ باب صلوٰۃ العریض فقط و اعدا علم .

میں کرنا ہزار پر ہے والے کا بہ وقت رکوع زیادہ جھکتا .

سوال ۱۵۷ اگر چند رکعات ہوتے ہوں تو رکوع میں اتنا جھک جائے کہ تہجد کے قریب ہو جائے تو رکوع کی ہفت
رکعات میں سے ایک رکوع میں زیادہ جھکتی ہے اسے ایک رکوع تو ہوتا ہے یا نہیں .

(الجواب) ہاں یہ صحیح ہے سمجھنا کہ اگرچہ ہوتے دو رکعات تو رکوع اس طریقے سے کرتے کہ پیشانی اس کے دونوں
زانوں کے درمیان آجائے ولو کئی یصلی فاعدا یعنی اب یہ جادی جہتہ فداہم رکعتہ فیصلہ اگر رکوع

۱۵۷ و ضامی ج ۱ ص ۳۱۶ باب صلوٰۃ العریض)

۱۵۸ اس سے کچھ کم یا کچھ زیادہ ہر کا جائے آپ بھی رکوع کی اور نماز درستہ میں ہونے کی تاہم ان رکعات میں

یہ جو مذکور ہوا دشمنی میں ہے قلب و نعلہ محمول علی تمام الركوع والا فقد علمت حصولہ ماحصول

طحاۃ الراۃ ای مع الحناء للظہر ایضاً فقط و اعدا علم بالصواب ۹۰ محرم الحرام ۱۳۸۸ھ

باب ما يتعلق بالسفر والمسافر

اہم اور مستند مسافر یا متعمم

(سوال ۱۹۸) اگر مسافر نے متعمم یا فقہ میں قہری پر بھی تو مسافر کی نماز ہوگی یا نہیں؟

(الجواب) مسافر فقہ امامی اقتدا کر کے پڑھ دے گا تو نماز نہیں ہوگی۔

(سوال ۱۹۹) اگر مسافر فقہ امامی مقتدی متعمم یا فقہ امامی نے قہری پر بھی نماز پڑھ کر کے پڑھ دے تو قہری کی حالت میں قاضی مورخہ صحت و کفایت؟

(الجواب) متعمم نہیں مسافر امامی کے ساتھ کے بعد پڑھ دے گا تو اس میں مورخہ صحت و کفایت۔

سفر میں سنت مؤکدہ کا حکم

(سوال ۲۰۰) اگر شخص نماز کے ادا و سنت کو مکہ و غیر مکہ و داخل میں تھوڑے یا نہیں ہٹا کر پڑھے؟

(الجواب) اس شخص کو داخل میں تھوڑے یا نہیں پڑھ دے گا۔

(سوال ۲۰۱) سفر میں سنتوں کا یا قہری پڑھ دے یا بھروسہ؟

(الجواب) سنتوں کے لئے قہری یا قہری نہیں ہے اگر کسی صورت ہے کہ چارویں سفر میں جب کہ اہل بیت میں ہوتا ہے تو صحابہ کا بھی خیال رکھنا ضروری ہے۔ اس وقت سنت بھروسہ تو کوئی مصلحت نہیں ہے اور نماز پر جب کہ اہل بیت ہے تو ان کے پاس ہے الفعل افضل حالہ الترویض والفرک حالہ السیر (کبیری ص ۵۰۶ فصل فی صلوٰۃ المسافر)۔

(سوال ۲۰۲) کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ زید حج بیت اللہ کا ارادہ رکھتا ہے اور اپنے گھر سے کسی نیت کر کے مکہ کی طرف سفر میں وہ قیام کرے گا تو اس صورت میں زید کو ارادہ میں نماز قہری پڑھ دے یا پوری؟

(الجواب) اگر شخص حسیبہ شلہ (دوم) تقریباً ۲۸ میل کے فاصلے سے لکھ و شری سفر کرتا ہے اور اس میں قہری لازم ہے جب تک کسی ایک جگہ چار روز قیام کی نیت سے ٹھہر نہ جائے قہری کرے لہذا وہ ارادہ منقطع میں قیام کی نیت سے نہ پڑھے۔ لہذا وہ شری حق نہیں کرے میں قہری کرے گا۔ (۱) واللہ تعالیٰ اعلم بالنصاب

نماز قہری کرنے کے لئے کتنی مسافرت شرط ہے؟

(سوال ۲۰۳) میں اپنے والد صاحب کے ساتھ ہمسور میں قہری نماز کرتا ہوں۔ کیا یہ جائز ہے؟

۱۔ وہ مسافر الطحطاوی جو ان المسافر سلم علیہم رآہم الرکعتین بعد ما اتقوا الا ما وادوا غلظ علی صلوٰۃ صلاۃ بالکلام اور غیر ذلک لا یصح علیہ قضاء الرکعتین الخ ہاوی نقض حنیۃ فی صلوٰۃ السفر
۲۔ وان سلی المسافر بانفسہ، کتیر، سلم رآہم الرکعتین صلوٰۃ کذا فی الہدایۃ مازاد الطحطاوی کالہ۔ ہوق ۱۰
اہم لا یقرون فی الاصح حکم فی الہدایۃ صلوٰۃ صلوٰۃ مسافر ح ۱ ص ۱۲۴
۳۔ ولا یصح فی المسافر کذا فی المحیط، ایضا۔

(۴) من سرح من حلیۃ موضع الامۃ، قصدا، مسیرۃ شلہ ایام و لیلایہا، یطعمہ فی وسط مع الاستراحات
لعمدہ ۵۵ حلی الزیلعی رکتین و جو ماد معار علی ۱۰۰، المعاصر صلاۃ المسافر ص ۵۳۶، ۵۳۷

نہیں تامل۔ جو کہ ہے با حوت تمہارا زنا لیس ہے۔ اور ہے قوائمانے راو میں قصہ ہے ہائیں؟

(الجواب) جب ہانسوٹ سے تیرہ روزہ کیسٹنٹل پر واقع تین توپ جہاز سے آگے بڑھے۔ اگلے دو گھنٹے کی فاصلہ پر (آبادی) تھوڑے سے گھومنا فرما دیا گیا اور قسطنطنیہ کے گول مارے۔

(سوال ۱۴) اگر یہ ثابت ہے کہ چھ سات دن تیرنگہ بچوں پھر جانا ہوں تو باسٹھ میں قہر کروں یا نہ کروں نہیں
 باسٹھ سے چھ سات میں پر واضح فیکٹ کا ذکر کیا تھا، ہاں میں نے قہر کیا اور، مست کرانی تو کہہ سکتا ہوں یا اعادہ ضروری
 ہے؟

۱۔ (الحوام) ادب بانہ میں طین اصلی سے دو قسم کا عظیم شجر "سور" یا "سوت" ہے۔ یہ مکمل کی مراد ہے۔ یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ گڑ کے دو شجر ہوں گے اور ہر ایک پر چڑھ کر وہی مازہ حاصل ہوگی۔ چار رکعت کی نماز کی امامت کی وجہ سے امام اور ادب سے مقتدر ہوں یا نماز کا اعادہ ہے۔ مسئلہ جائے الغیر امامت کے ملاحظہ ہے۔ امامت کی بڑی اور مراد یہی ہے۔ غلطی کی خبر سے معافی طلب کرے۔ خدا نے آپ کو معاف فرمائے دے دیے ہیں۔ فقہاء اہل انصاف اسوہ ہے۔

نیت اقامت کی صحت کے لئے ایک ہی جگہ کی تعیین شرط ہے:

[illegible]

۱۔ (الجواب) صورت مستورہ میں مودی صاحب مسافر ہیں کہ تقیم کرنے کے لئے ایک ہی جگہ چار روزہ رہے۔ تاہم اس کی نیت ضروری ہے۔ اس صورت میں کہ سختی، عرقاقت اور محنت میں پانچ سات دن رہنا ہوگا یہ مدت مکمل نظر سے اسے فائدہ پہنچے گی کہ ایک جگہ کی اذیت اور سختی نہیں سہی جاتی کہ آٹھ دن کو ایک گنگ قمار بٹا جاتا ہے۔ یہ صاحب سختی وغیرہ میں پانچ چھ دن قیام کریں گے تو مکہ میں قیام کے لئے صرف یہاں یا یہاں دو دن روک جائیں گے۔ لیکن یہاں دو دن کے قیام سے قیام نہیں ہوگا بلکہ وہ صاف فرس میں۔ چار رخصت نہ پڑھ سکتے ہیں نہ پڑھا سکتے ہیں۔ (۲) اگر چار رخصت پڑھیں تو اگرچہ فائدہ ہو جائے لیکن اس کا مواضع ضروری ہوگا۔ قصہ یہ ہے ضابطہ کی موجب کو دیکھ لی بہت اگر پہلے نہ پڑھ رخصت پڑھ لیں تو بعد وہ کافی ہوگا۔ (۳) المختار ص ۱۳۶ باب عملاق مسافر) لیکن مقتدی مضمون نہایت صحیح نہ ہوئی کیونکہ اس نام کی دوسری اور چوتھی رخصت نقل ہوئی۔ نقل پڑھنے والے کے پیچھے فرض کی ادائیگی نہیں ہوتی۔ (۴) مختار ص ۱۳۶ باب عملاق مسافر) لیکن مقتدی مضمون نہایت صحیح نہ ہوئی کیونکہ اس نام کی دوسری اور چوتھی رخصت نقل ہوئی۔ نقل پڑھنے والے کے پیچھے فرض کی ادائیگی نہیں ہوتی۔ (۵) مختار ص ۱۳۶ باب عملاق مسافر) لیکن مقتدی مضمون نہایت صحیح نہ ہوئی کیونکہ اس نام کی دوسری اور چوتھی رخصت نقل ہوئی۔ نقل پڑھنے والے کے پیچھے فرض کی ادائیگی نہیں ہوتی۔

١: «بطل وطني» لا معنى بالوطن إلا معنى هذا آخر من الأول بمعنى «ما ذاكم» يعني ما هذه «لعلنا»

حرى فلا يظن وقوله لا اقول اسم لهما و: "ظن" ركن "ظن" على ما شاء العرف فتوى هذه صلاة العمار ح ١ ع ٢٢

وذكر في كتاب المالك أن الجلاء إذا دأب عليه في مدة العشر أدى إلى التفتت فيه لأصحابه لأن الإبقاء

... إلى غير ذلك فلا ينبغي أن نعتبره... ج ٢ ص ١٢٢

نیکو نامہ اور ارمیت۔

(مسئلہ ۲۰۵) — ایک تاجر دو مکان بنایا گاڑی کی، ایک چالیس ایکس دور افتی ہے اور دوسرا بیس دور افتی ہے۔ اس نے گاڑی کی رو سے یہاں تک دور سے ایک "تیم" لکھا اور گاڑی کو لکھا اور اسے پڑھ لکھا۔
(۲۰۶) — ایک تاجر دو مکان بنایا گاڑی کی، ایک چالیس ایکس دور افتی ہے اور دوسرا بیس دور افتی ہے۔ اس نے گاڑی کو لکھا اور اسے پڑھ لکھا۔
اعلم بالصواب

سرنے اور کام لپ جانی ہوں گے

(مسئلہ ۲۰۷) — ایک تاجر دو مکان بنایا گاڑی کی، ایک چالیس ایکس دور افتی ہے اور دوسرا بیس دور افتی ہے۔ اس نے گاڑی کو لکھا اور اسے پڑھ لکھا۔
(۲۰۸) — ایک تاجر دو مکان بنایا گاڑی کی، ایک چالیس ایکس دور افتی ہے اور دوسرا بیس دور افتی ہے۔ اس نے گاڑی کو لکھا اور اسے پڑھ لکھا۔
اعلم بالصواب

انصاف سے اور کسب سے کرے

(مسئلہ ۲۰۹) — ایک تاجر دو مکان بنایا گاڑی کی، ایک چالیس ایکس دور افتی ہے اور دوسرا بیس دور افتی ہے۔ اس نے گاڑی کو لکھا اور اسے پڑھ لکھا۔
(۲۱۰) — ایک تاجر دو مکان بنایا گاڑی کی، ایک چالیس ایکس دور افتی ہے اور دوسرا بیس دور افتی ہے۔ اس نے گاڑی کو لکھا اور اسے پڑھ لکھا۔
اعلم بالصواب

قائم کسب کرنے اور کسب سے کرے

(مسئلہ ۲۱۱) — ایک تاجر دو مکان بنایا گاڑی کی، ایک چالیس ایکس دور افتی ہے اور دوسرا بیس دور افتی ہے۔ اس نے گاڑی کو لکھا اور اسے پڑھ لکھا۔
(۲۱۲) — ایک تاجر دو مکان بنایا گاڑی کی، ایک چالیس ایکس دور افتی ہے اور دوسرا بیس دور افتی ہے۔ اس نے گاڑی کو لکھا اور اسے پڑھ لکھا۔
اعلم بالصواب

۱۰۰ (۱) — ایک تاجر دو مکان بنایا گاڑی کی، ایک چالیس ایکس دور افتی ہے اور دوسرا بیس دور افتی ہے۔ اس نے گاڑی کو لکھا اور اسے پڑھ لکھا۔

(۱۰۱) — ایک تاجر دو مکان بنایا گاڑی کی، ایک چالیس ایکس دور افتی ہے اور دوسرا بیس دور افتی ہے۔ اس نے گاڑی کو لکھا اور اسے پڑھ لکھا۔
(۱۰۲) — ایک تاجر دو مکان بنایا گاڑی کی، ایک چالیس ایکس دور افتی ہے اور دوسرا بیس دور افتی ہے۔ اس نے گاڑی کو لکھا اور اسے پڑھ لکھا۔
اعلم بالصواب

(۱۰۳) — ایک تاجر دو مکان بنایا گاڑی کی، ایک چالیس ایکس دور افتی ہے اور دوسرا بیس دور افتی ہے۔ اس نے گاڑی کو لکھا اور اسے پڑھ لکھا۔
(۱۰۴) — ایک تاجر دو مکان بنایا گاڑی کی، ایک چالیس ایکس دور افتی ہے اور دوسرا بیس دور افتی ہے۔ اس نے گاڑی کو لکھا اور اسے پڑھ لکھا۔
اعلم بالصواب

تیمم کو نیت اور نیت کہا جاتا ہے۔ نیت اصل یہی ہے۔ جس طرح فجر کی دو رکعت کی بجائے چار رکعت پڑھنا غلط ہے۔ اسی طرح مسافر کے لئے ظہر، عصر اور مشرک کی دو رکعت کے بجائے تھکھار یا رات پڑھنا گمراہی اور گنہگار کا باعث ہے۔ جس کا احوال ضروری ہے۔ مجدد سب کو فی تکلیف ہے۔ البتہ اگر سہارا پڑھتے تو غمگین ہو جاتے اور مجدد سمجھ کر نے سے باز رہتے ہو جاتے۔ بشرطیکہ دوسری رکعت پر قعدہ کیا ہو اور دو رکعت کے بعد قعدہ نہ کیا ہو تو فرض باطل ہو جائے گا۔ اور چار رکعت نفل ہوگی۔ اس صورت میں مجدد سمجھ کر یا دھماکا "لا بد منہ" نہیں ہے۔ اگر چار رکعت گرا دیں اگر دو رکعت قعدہ کر دے تو از او اشہر دو رکعت فرض دو رکعت نفل یا سبب آمیز قعدہ نفل یا فرض ہو گا اگر کسی نے ان میں غلطی کر دے سبب تاخیر یا سلام مجدد سمجھ کر نہ لے گا۔ اگر دو رکعت نہ لے گا۔ اس وقت فرض باتیہ یا قعدہ چار رکعت نفل شدہ مجدد سمجھ کر نہ لے گا۔ اگر چار رکعت پڑھتی تو اگر دوسری رکعت پر قعدہ کر لیا تو دو رکعت فرض اور دو رکعت نفل ہوں گی۔ اور فرض کے ساتھ نفل شامل کرنے کی وجہ سے گنہگار ہو گا۔ اور اگر سہارا کیا گیا تو سلام میں تاخیر کرنے کی وجہ سے مجدد سمجھ کر نہ لے گا اور اگر دوسری رکعت پر قعدہ نہ کرے تو فرض باطل ہو سکے اور یہ چاروں رکعتیں نفل ہوں گی۔ اور مجدد سمجھ کر نہ لے گا (حصہ ۵۳) فقط واللہ اعلم بالصواب۔

وہمیں اقامت سفر سے باطن ہو جاتا ہے۔

(سوال ۲۰۲) مجھے تسلیم ہے کہ وطن اقامت (سمن گڑھ) سے جب شرعی غرض کا قصد کرے گا ہر جائیدادوں میں وقت میرا وطن باطن ہو گا ہے۔ اس لئے وہی ہون گڑھ میں اقامت کی نیت نہ کرے وہاں تک رہے نئے ہون گڑھ وطن و اقامت نہ ہوگا۔ کہ اس کو سفر کر کے باطن نہ رہا ہے۔ جس کی بنا پر یہ تصور کرنا ہوں۔ بعض کہتے ہیں کہ اس طرح یہ تصور کرنا خلاف ہے۔ جس سے ٹھہر ہوا۔ زمین منزل سے زیادہ اس کی مسافت میں غرض اقامت کی جاتی ہے یا یہ فرض سمجھا جائے؟

(الجب) تیار نہیں ہے۔ (۱) "نور الايضان" میں ہے۔ "وسئل: لا اقامہ سبک و
بالاصطناعی ترجمہ۔ وطن اقامت اپنے مثل خلقی وطن اقامت ہے۔ مثل ہر جہاں ہے اور شرقی مغرب سے اور میں اس سے
نہیں۔ (میں ۱۰۹) مسافر سے لئے علم شرقی سے اور جب ہے۔ "قانون عالمگیری" میں ہے۔ "والقسط
و حب عدلہ ترجمہ۔ ہمارے نزدیک فقر کرنا مذہب (میں ۱۳۹) تھا واللہ اعلم بالصواب۔

وطنِ اصلی وطنِ اقامت سے باطل نہیں ہوتا:

(۱۳) جون ۲۰۱۵ء میں اپنے وطن پرست کی حد سے پہنچنے کے بعد نواز قمر نہیں رہا۔ تو بیچ ہے۔ نہیں۔ ایک مہرہ کی سبب استعفاء کرتے ہیں۔ "وطن اصلی بہ وطن" افلاطن ماطل خود ان کو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وطن اصلی میں قمر کا بچہ سمٹا۔ وہ فرماتے ہیں۔ کہ حضور زہراؑ کے لیے کیا ہے شریف۔ نے باتے تھیں وقت قمر فرماتے تھے۔

(۱) یہ سچی حقیقت ہے کہ جو انسان اپنے ایمان و دینِ اسلامی کی گہری توجہ و ترقی کرتا ہے، وہ اپنے لیے سب سے بہتر اور سب سے زیادہ قیمتی چیزیں حاصل کرتا ہے۔ اس لیے کہ ایمان و دینِ اسلامی کی توجہ و ترقی سے انسان کی زندگی میں سب سے زیادہ قیمتی چیزیں پیدا ہوتی ہیں۔ ان چیزوں میں سے پہلی چیز ایمان و دینِ اسلامی کی توجہ و ترقی ہے۔ اس لیے کہ ایمان و دینِ اسلامی کی توجہ و ترقی سے انسان کی زندگی میں سب سے زیادہ قیمتی چیزیں پیدا ہوتی ہیں۔ ان چیزوں میں سے پہلی چیز ایمان و دینِ اسلامی کی توجہ و ترقی ہے۔

۱۱) جاوڑ عسمران مصروفہ (الی قولہ) ان کن ذلک وظناً اصلیا بان کان مولدہ و مسکن فیہ نو لم یکن مولدہ ولکنہ فعلیلہ وجعلہ دواؤ ارجح ۱ ص ۷۸ باب صلاة المسافرين
اس عبارت میں کان مولدہ کے بعد و مسکن فیہ کی قید ہے اور ناعمل بہ کے ساتھ وجعلہ دواؤ کا
نفاذ ہے۔ اس کو ملحوظ رکھنا ہوگا۔ فقط والسلام۔

مسافر نے غلطی سے چار رکعت پڑھادیں :

(سوال ۲۴۷) کڑی سے ایک مولوی صاحب ہمارے یہاں احمد آباد آتے رہتے ہیں اور حقاً نماز بھی پڑھتے
ہیں، ایک مرتبہ صوبت اور کبھی کے سفر کے ارادے سے احمد آباد پہنچے اور سابق عادت کے مطابق آپ نے کہہ دیا کہ
اوپر چار رکعت پڑھائیں، اثناء وغیرہ میں ان کو اپنا سفر شرعی بولنا پڑا کہ کیا توبہ ہو کر کے نماز پوری کی تو کیا تمہیں
مقتہ یوں کی نماز صحیح ہوئی، ان پر نماز کا اعادہ نہ دیا ہے؟ بیانات جروا۔

(الجواب) مولوی صاحب اور مسافر مقتہ یوں کی نماز صحیح ہوئی، لیکن مقتہ یوں کی نماز صحیح نہیں ہوئی، اس لئے کہ
تجلیفی اور تخیس مسافر امام کے حق میں نفل تھیں اور مقتہ یوں کے حق میں فرض، اور یہ کہ وہ ہے کہ مقتضی (نفل)
پڑھنے والے کے پیچھے معتزض (فرض پڑھنے والے) کی اقتدا صحیح نہیں، شافی میں ہے۔ (قولہ لم یصرہ صیحا)
فلو اتم الحفصون صلاتهم معہ لشدت لایہ اقداء المضر عن بالمفعل ظہیر فیہ شامی ج ۱ ص
۱۸۰ باب حلوة المسافر بلفظ و لشدت لایہ اقداء المضر عن بالمفعل ظہیر فیہ شامی ج ۱ ص

سوال میں درج شدہ مختلف صورتوں کا حکم :

(سوال ۲۴۸) میں بلاتذکرہ ہوں، اگر وہ بار کبھی میں ہے، اس لئے کبھی میں ایک کہہ کر لے کر رکھا ہے، پھر
سے لے کر بعد تک پانچ دن کبھی میں رہتا ہوں، سبچہ اور اتوار کے دن اپنے وطن بلاتذکرہ میں گذرنا ہوں، اب سوال یہ
ہے۔

(۱) پھر سے جمعہ تک کبھی میں قیام کے دوران جماعت، کثرت ہو جاتی ہے، اس لئے تہا کر پڑھاؤں
کرنا ہوں تو نمازوں میں قصر کروں یا اتمام؟

(۲) سبچہ کے روز جب گھر آتا ہوں تو راست میں قصر کروں یا اتمام؟

(۳) سبچہ اور اتوار کے روز میں اپنے گھر (وطن) میں رہتا ہوں مجھے یہاں قصر کرنا ہے یا اتمام؟ بیانات جروا۔
(الجواب) پہلی دو صورتیں صورت میں آپ نمازوں میں قصر کریں کہ آپ مسافر ہیں اور تیسری صورت میں نماز
پوری پڑھیں کہ بلاتذکرہ آپ کا وطن اسٹی ہے اور وطن اسٹی میں داخل ہوتے ہی آدمی مقیم ہو جاتا ہے، اس لئے اتمام
مرددی ہے۔ فقط والسلام۔

۱) وانما حل المسافر مصروفہ اعم للصلوات ان یوموا والصلوات سواہ داخل بہ الا حیات او ذلک لقصہ حاجۃ لان مصروفہ
معنی للائحة فلا یحتاج الی قیة جوہرۃ لیرفع ۱ ص ۷۸ باب صلاة المسافرين

روزانہ ملازمت کے سلسلے میں بچہ میں میلن جانے تو مسافر ہوگا

(سوال ۲۰۱) میں سرکاری روزہ میں ملازم ہوں۔ ایس ایس اے میں ملازمت ہے۔ لیکن اس سے بچہ اس دور میں روزانہ ملازمت کے لئے وقت نہیں دے سکتا۔ وہ جس مقام پر ملازمت کے لئے جاتا ہے وہاں میں قہر کر رہا ہوں۔

(الجواب) موت مسافر میں وطن اصلی میں نماز پوری پڑھے اور جب وطن سے ازیم ایس میل روز جانے کے ارادہ سے نکلے تو راستہ میں (آتے جاتے ہوئے) اور وطن پہنچ کر بھی قہر کرے۔ "فقط و اعطایم بالنصواب"

فرک ڈرائیور کب مسافر بنے گا

(سوال ۲۳۰) ایک شخص رات ڈرائیور ہے وہ ہمیشہ رات کے ایک شہر سے دوسرے شہر دوسرے شہر سے شہر سے شہر سے شہر سے شہر سے رات بھر سفر کرتا ہے اور کسی بھی جگہ ایک دو دن سے زیادہ قیام نہیں کرتا۔ وہ محل اس حالت میں نمازوں میں قہر کرے یا پوری پڑھے؟ اسی طرح جو لوگ ہوائی جہاز یا پانی کے جہاز میں کام کرتے ہیں اور ہمیشہ سفر میں رہتے ہیں دوسرے فریق میں یا نہیں؟ ان کے لئے نمازوں کا کیا حکم ہے؟ بیوقوف ہو۔

(الجواب) ایک فریق۔ چاروں اصلی۔ چاروں اصلی۔ کہ کم از کم اذان ایس میل با۔ نہ کے ارادہ۔ ہے نکلے تو مسافر شرقی سے اور اس پر قہر ضروری ہے۔ جبکہ ایس ایس ایس اصلی آجائے یا کسی جگہ چند دن قیام کا ارادہ کرے اس وقت وہ قہر ہو جائے گا اور نمازیں پوری پڑھے گا۔ اسی طرح جو لوگ اسٹیمروں والی جہاز میں ملازمت کرتے ہیں اگر وطن اصلی سے اذان ایس میل دور جانے کی نیت ہو تو وہ محل مسافر شرقی ہیں۔ ان پر بھی یہ حکم جاری ہے۔ "فقط و اعطایم بالنصواب"

مسافر مقیم کے پیچھے قضا نماز میں اقتداء کیوں نہیں کر سکتا

(سوال ۲۳۱) اگر امامین ہیں تو کہ فرقی اقتداء مقیم کے پیچھے وقت کے بعد نماز نہیں ہے اس کی کیا وجہ ہے؟ بیوقوف ہو۔

(الجواب) مسافر کی نماز میں وقت کے اندر تہائی کی مساجد میں عطا اقامت کی نیت کرے تو جائے دو کے چار پڑھے گا۔ اسی طرح مقیم کی اقتداء کرے تو نماز کی حاجت میں چار پڑھنا ضروری ہوگا۔ لیکن وقت ختم ہو جانے پر وہ رکعت متعین ہو جاتی ہیں اس لئے مقیم ہونے کے بعد بھی درگت ہی قضا کرے گا۔ اقتداء وہ مقیم کی اقتداء نہیں کر سکتا کیونکہ امام کا قصد و نیت فرض نہیں ہے۔ جب کہ مسافر مقیم کے حق میں قصد و نیت فرض ہے۔ وجہ یہ ہے۔ وان اقتدای المسافر بالمقیم فی الوقت ام اربعاً لانه بتغیر فرصه الی اربع للنسۃ کما بتغیر نیت الإقامة لا اتصال التعلیل بالصعب وهو الوقت وان داخل معه فی فائتہ لم تجزہ لانه لا بتغیر بعد الوقت

۱۰۰ ولا یزول حکم المسافر حتی یزول الإقامۃ فی بلدہ ولربما حصۃ عشر یوماً وانما کذا فی البدایہ لہ وحی عالمگیری ج ۱ ص ۳۵

(۲) حوالہ ۷۰

انھیں، نسب کما لا یتعبر فیہ الاقامة فیکون اقلید، المغترض بالمستقل فی حق القعدة او الغراء
 رحمہ اللہ اولین ص ۱۳۶ ص ۱۵۷ باب صلوة المسافر فقط واللہ اعلم بالصواب۔ نہ رمضان
 لمبارک ۱۰۰ھ ۱۶۰۰ء

مسافر نے تقیم کے پیچھے نماز ادا کی پھر معلوم ہوا کہ وہ فاسد ہو گئی تھی تو اب کیا کرے؟
 (سوال ۲۳۲) ایک مسافر نے غریب تقیم نام سے پیچھے نماز پڑھی بعد میں معلوم ہوا کہ وہ نماز فاسد ہو گئی تھی اب وہ
 مسافر وہ نماز ادا کرتا ہے تو دو رکعت پڑھے یا پھر پڑھتی قصر کرے یا اترے؟ بیہ تو جردا۔
 (اجواب) ترک کر دینا بہت ہی آسان ہے جس کی وجہ سے نماز باطل ہو گئی اور اگرچہ ناموس بھی اس کی خلاف ورزی نہ کرتی
 ہو (مثلاً کوئی رکعت چھوٹ گیا ہو) تو بعد میں دو رکعت پڑھے گا کیونکہ پہلی نماز سے فرض پڑھی اور انیس ہزار بیس متابعت تمام
 ہو گئی مافی نہی۔ وان اقلید مسافر بتقیم اتہ اربعاً وان اقلید یصلی رکعتین النجاشی عیسیٰ عالمگیری
 ج ۱ ص ۲۴ فی صلاة المسافر

نعمدة الفتوح میں ہے مسافر کی اقتداء تقیم کے پیچھے وقت کے بعد دردمست ہے پس اگر مسافر نے وقت کے
 اندر تقیم نام کی اقتداء کی تو چار رکعتیں پوری پڑھے پھر متابعت امام اور اگر اس کو فاسد کر دینے کی وجہ سے فاسد ہو گئی تو
 نبی اکرم علیہ السلام نے پڑھنے کی مسافر کی اقتداء کرے تو دو رکعتیں پڑھے کیونکہ درمست ہے دو چار لازم ہوتی تھیں وہ وجہ اہل
 ہو گئی اور اگر پھر تقیم کی اقتداء کی تو چار پڑھے (نعمدة الفتوح ج ۲ ص ۲۴۰ مستند حضرت مولانا شاہ زہد حسین دہلوی
 نعمدة وصلة وعلیہ السلام کریم)

اور اگر نماز ایسا ہے جس کی حتمی سبب ہو تو ہو سکتی ہے تو کسی نماز سے فریضہ ادا ہو جاتا ہے، البتہ واجب
 ہونے کی وجہ سے نجدہ ہو واجب ہوتا ہے اور نجدہ نہ کرنے کی صورت میں نماز واجب الاعادة ہو گئی ہے، البتہ اگر کسی
 صورت ہے تو بعد میں چار رکعت پڑھے گا کیونکہ فریضہ پہلی نماز سے ۱۴ ہونے کا ہے یہ دوسری نماز اس کی تکمیل کے لئے
 ہے۔ اقتداء اللہ اعلم بالصواب۔

آبادی بڑھ گئی تو مسافر کس جگہ سے بنے گا۔

(سوال ۲۳۳) آج کل شہر اتنے وسیع ہو گئے ہیں کہ بہت سی بستیوں اور گاؤں جو پہلے ایک شہر سے تھے اب شہر سے ملحق ہو کر
 شہر کا ایک حصہ بن گئے ہیں مثلاً کے طور پر، علی اور جیسی اور دیگر شہر، بہت پورا شہر مختلف ملکوں ملکوں اور کالونیوں میں مشتمل
 ہوتا ہے جن کے نام جدا جدا ہوتے ہیں اب اگر ہمیں جانے والا شخص اپنے محلہ یا علاقہ کے حدود سے نکل کر مسافر بنے گا یا
 شہر دہلی کے حدود سے نکل کر مسافر بنے گا؟

اگر مسافر شہر دہلی کے حدود سے نکل جائے یا شروع ہوئی دو طرح کے ایک سوال یہ ہیں، وہ ہے کہ شہر دہلی کی
 آبادی دوسرے شہر غازی آباد کی آبادی سے ملتی رہتی ہے آبادی کا تو تسلسل ہے مگر آبادی کا نام قی کہ ضلع اور سو پہلے
 بدل چکا ہے اب شہر دہلی کی حد کہاں تک مافی ہے جہاں تک سرکاری اقتدار سے اس کی حد ہے یا جہاں تک آبادی کا
 تسلسل ہے یا بیہ تو جردا

(الجبواب) یمن اصلی یا وطن اقامت کی آبادی سے باہر ہو جائے پر شرعی مسافر کا اطلاق ہو گا۔ سرحدی آبادی اگرچہ متصل ہو مگر وہ دوسری آبادی ہے، بقوی کے نام الگ ہیں، حکومت اور کار پر بدیشن (یعنی سیر سبکی - ٹکڑ پیکا) نے دونوں آبادیوں کے حدود الگ الگ متعین کئے ہیں اس لئے وہ دونوں مستقل آبادیاں (یعنی شہر و آبادیوں اور شرعی مسافر کا اطلاق اس وجہ سے ہو گا جب کراچی آبادی (یعنی شہر) کے حدود سے تجاوز کر جائے، اور اگر متصل ہونے کی وجہ سے کار پر بدیشن نے دونوں کو ایک کر دیا ہو تو وہ آبادی شہر کا محلہ ہے اور وہ محلہ شہر کا جز ہے لہذا اب اس سے تجاوز نہ کرنے پر مسافرت کے احکام جاری ہوں گے۔

شرعی سفر ہے۔ وانشاء فی انہ بشرط مضارفة ما کما من توابع هو وضع الاقامة کما بعض المصنف و هو ما حول السیعة من بیوت و مساکن فانه فی حکم المصیر و کذا الفری المتصلة بالبرض فی الصحیح (شامی ج ۱ ص ۲۳۲ باب حطوة المسافر)

مراقی الفلاح میں ہے بشرط ان یکون قسراً جازز ایضا ما الفصل به (ای مقامہ) (من فنانہ) کما بشرط مجاوزة روضه و هو ما حول المدينة من بیوت و مساکن فانه فی حکم المصیر بشرط مجاوزتها فی الصحیح (موافی الفلاح مع طحطاوی ص ۲۳۰ باب صلاة المسافر)

شرعی مسافر کب ہو گا؟

(سوال ۲۳۳) ایک مولانا صاحب وطن اصلی سے سترائی ہیل کے مسافت پر ملازمت کرتے ہیں، مگر وہ بڑے ملازمت ان کا وطن اقامت ہے، البتہ یہ مولانا صاحب اپنی جائے ملازمت (یعنی وطن اقامت) سے بھیج کر میں اصل یعنی شرعی مسافت سے کم سفر کریں تو وہ اپنے وطن اصلی کے حساب سے شرعی مسافر ہو جائے ہیں لیکن وطن اقامت کے اعتبار سے مسافر نہیں ہوتے، سوال یہ ہے کہ سفر کہاں سے شمار ہو گا، وطن اصلی سے یا وطن اقامت سے؟

(الجواب) صورت مسئلہ میں وطن اقامت سے سفر شروع ہو گا تو وہ مسافر نہ ہو گا کیونکہ مسافت شرعی نہیں پائی گئی، اور اگر وطن اصلی سے سفر شروع ہو گا تو وہ مسافر شرعی کے سبب مسافر شمار ہو گا۔ فقط واللہ اعلم بالصواب۔

ذرا سیور، کنڈ کنڈ اتمام کریں یا قصر:

(سوال ۲۳۵) میں ہر گز نہیں میں کنڈ کنڈی کرتا ہوں، لمھی (ایک مسجد کا نام) سے گواناگیر سے تقریباً پچیس کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے، وہاں جا کر سو سو کلومیٹر کی مسافت پر آنا جانا ہوتا ہے، اس کے بعد رات دیا تو ان میں گزارنا پڑتا ہے، ایک مرتبہ لمھی سے ملازمت پر نکل پٹنے کے بعد ایک روز ان کے بعد لمھی آنا ہوتا ہے تو کیا میں فرض نماز پوری پڑھوں یا قصر کروں؟ بیوقوف ہوں۔

(الجواب) صورت مسئلہ میں جب آپ گواناگیر سے بعد ملازمت لمھی، پھر وہاں سے سو سو کلومیٹر کے سفر کے ذریعے سے نکلتے ہیں ای وقت سے شرعی مسافر شمار ہوں گے اور حکم قصر یا مکہ ہو گا۔ فقط واللہ اعلم بالصواب۔

۱۰ من طرح من عملہ و موضع الفتۃ فاصلاً ولو کثیراً و من طواف الدنیا بالحد لہ یبصر حیرة ثلاثۃ اہم و الیہا علی لہم من طوافی و کتب فیہ، در محضر مع الشامی، بعد صلوة المسافر، ج ۱ ص ۲۳۲ ۲۳۳

سوی السفر ولو كان غاصبا بسفره اذا جاور بيوت عفاقه وجاور ايضا ما اتصل به من قناتل وموز
 الا بصاح ص ۱۰۲ (باب صلاة المسافرين) ان اسلي وانكاريه بعد من يتجسس عن تخيم من جائس في اقام
 ضروري في انكاريه في اسلي او قبله من بعد من يزداد تخيم في بيت كراي في تخيم من جائس في ولا يسوال
 بقصر حتى بد حل مصره او يوي اذعته نصف شهر بند ان قرية ايضا ص ۱۰۳ (ايضا) اور وكيه
 لمن اقامت في بيت في اديان سے سرترين كرتے تك اس جگہ تمام ضروري ہے۔ فقط الحمد للہ۔

(۱) متخيم كى قنہ میں مسافر كى قصر كرنا (۲) تخيمہ مقتدى، مسافر امام

كے سلام كے بعد اتيہ ركعات ميں قراءت كرے يا نہ كرے

(سوال ۲۳۶) (۱) اگر سائے تخيم كى اقتد ميں قصر پڑھي تو مسافر كى نماز ہوگي يا نهى؟

(الجواب) (۱) (۲) اوصاف مسلمانين في تخيم اقامت كى مقتد كرے تو چوڑى چھ قصر كرے كج تو نماز نہ ہوگي۔^(۱)
 فقط۔

(۲) اور امام مسافر بخا در مختار ميں قصر پڑھے، امام نے تعري و بھر مقتدى حضرات اپنى نماز پوري كرنے كمرے
 ہوئے تو باق ركعات ميں فاتحہ اور سورت پڑھا تو كيا پڑھيں؟

(الجواب) تخيم مقتدى مسافر امام كے سلام كے بعد باق ركعتوں ميں زبور و فاتحہ پڑھے و مخمور و كرت۔
 (هذا قاع) الضم (الى لا نعلم لا يفر) (فى الاصح) نلايه كذا لا حق (در مختار) (قوله فاذا قام
 المستقيم الضم) اى بعد سلام الامام المصطفى (وذا المختار ج ۱ ص ۳۰) باب هلوله المسافر
 فقط و انشاء الله بالصواب

ضلي مسافر امام قصر پڑھيں كرتا تو حنفى ميں مقتدى كى نماز ہوگي يا نهى

(سوال ۲۳۷) ضلي مذرب كلام مسافر قصر پڑھيں كرتا كى كچھ ميں حنفى كى نماز درست ہوگي؟ بلا كرايت؟

(الجواب) كجلا في ضلي مسلمان جو مسافر امام آمر نہ كرے اس كے پچھي حنفى ميں كى نماز صحیح نہ ہوگي عرفات ميں ضلي
 امام مشي ہوئے كے باج و قصر كرتا ہو تو اس كے پچھي حنفى مقتدى كى نماز اذان ہوگي، خود تخيم ہوا مسافر (شامى ص ۲۳۸
 كتاب من كلف: الفتاوى رضويہ ص ۸۹-۸۹۰) فقط الحمد للہ بالصواب۔

سنت غیر موکدہ اور نوافل کے قعدہ اولیٰ میں اور وشریف پڑھ سکتے ہیں۔

(سوال ۲۳۱) مسرور عثمانی قریش مبارک پہلے پادشاہت کے زمانہ میں غیر موکدہ ہے اس کے قعدہ اولیٰ میں اور وشریف پڑھ لیا تو کجہ مسرور ادب ہوگا نہیں؟

(الجواب) نماز مسرور عثمانی کے فرض سے پہلے چار رکعت سنت غیر موکدہ اور دوسری چار رکعت نفل نماز کے بعد قعدہ اولیٰ میں اچھے سے کہے۔ مسرور وشریف، غیر موکدہ کہہ سکتے ہیں۔ اس سے قعدہ کجہ واجب نہیں ہے۔ اور اس میں ہے۔ ولفی اسو فی من قرات الا ربع بصلیٰ تر برہم، ظہیر اور بعد سے پہلے اور بعد کے بعد کی چار رکعت سنت موکدہ کے بعد دوسری چار رکعت سنت غیر موکدہ اور پادشاہت نوافل کے قعدہ اولیٰ میں التحیات کے بعد اور وشریف۔ وغیرہ اور دوسری رکعت کے شروع میں شہ آواز بھی پڑھ سکتے ہیں۔ (در فتاویٰ عثمانی ج ۱ ص ۱۳۳) بیضاوی فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۱۱۳ فقط و الله اعلم بالصواب۔

بجائے فاتحہ التحیات۔

(سوال ۲۳۲) اگر جائے تحرک التحیات یا بجائے التحیات کے سورہ قاعدہ پڑھنی جائے تو کجہ ہوگا۔ مگر کجہ نہیں؟ (الجواب) ہاں، دونوں سورتوں میں جہیز کجہ واجب کجہ ہوگا۔ (۲) فقط و الله اعلم بالصواب۔

صلوۃ التسبیح میں تسبیح کم و بیش ہو جائے:

(سوال ۲۳۳) صلوۃ تسبیح میں بھی سبحان اللہ الخ حوالہ سے زیادہ یا کم پڑھیں تو کجہ ہوگا۔ مگر کجہ نہیں؟ (الجواب) اگر اس میں جان۔ اللہ ہے جسے پڑھیں؟

(الجواب) صورت مسنونہ میں کجہ ہوگی ضرورت نہیں۔ چوتھی ذیل تسبیح دوسری میں پڑھے۔ لیکن اگر کسی نے کجہ پڑھی تو قومہ میں نہ پڑھے بلکہ پہلے کجہ میں پڑھے اسی طرح کجہ کی نوبت شدہ تسبیح جلسہ میں نہیں پڑھے۔ دوسرے کجہ میں پڑھے کیونکہ قومہ میں جلسہ غیر مسنونہ میں پڑھے کجہ تو حلال ہے۔ جو ان کی وضع کے خلاف ہے۔ ہر رکعت میں تسبیح تسبیح ہوئی جائے اس سے کجہ ہوئی چاہئے۔ تفصیل کے لئے دیکھئے شاہی باب التوبہ و لو اقل مطلب فی صلوۃ التسبیح۔

اگر امام قرأت میں غلطی کرے تو کجہ ہوگا یا نہیں:

(سوال ۲۳۴) امام نے قرآن سے پہلے ہی غلطی کی اور مقتدیوں کے قعدہ سے پہلے ہی غلطی کی اس صورت میں اگر امام قرأت میں غلطی کرے تو کجہ ہوگا یا نہیں؟

۱۔ ولی الاربع قبل الفجر والجمعۃ بعد ما لا یصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی القعدۃ الاولیٰ ولا یستحب اذا قرا فی الخلفۃ خلاف سائر فروع الاربع من تو ان کذا فی الداعی۔ ۲۔ اب الداعی فی التوکل: ۳۔ واداء فی العقیقۃ مکان الشہد علیہ السہر وکتابک اور فی العقیقۃ تم الشہد کان علیہ السہر صواعی عالمگیری اب التامی عشر فی سجود تسبیح و ۱۲۔

۱ (الجواب) اس صورت میں تہجد سبوا ازہم نہیں ہے، قرآن درست ہے۔ (۱) فقط واللہ اعلم بالصواب۔

اس سوال (۱۹۳) جیسا کہ پہلے سوال میں عرض کیا، امام سے نقلی ہوئی۔ مقتدیوں نے تہجد یا امام نے تقریریں۔
پھر قرآن فتح کر کے کوہ کر کیا تو کیا اس حالت میں تہجد سبوا ازہم ہوگا۔

۲ (الجواب) اس صورت میں بھی تہجد سبوا ازہم نہیں ہوگا، قرآن صحیح ہے۔ (۲) فقط واللہ اعلم بالصواب۔

تہجد سبوا دونوں طرف سلام پھیرنے کے بعد:

(سوال ۲۳۵) نماز میں تہجد سبوا ازہم واجب یا واجباً ہے۔ اور دونوں جانب سلام پھیرنے کے بعد یا آیت اٰنشی اوقت تہجد سبوا کر کے التیات، درود دعا پڑھ کر نماز میں آگے تو نماز صحیح ہوئی یا عبادہ کرے؟

۳ (الجواب) ضرورت مستلزم میں نماز صحیح ہوئی، عبادہ کی ضرورت نہیں۔ (۳)

اگر سلام پھیرنے میں سبوا ہو جائے:

(سوال ۲۳۶) پہلی نے بجائے نقلی جانب کے دہمیں جانب سلام پھیر دیا تو اب دہائی جانب سلام پھیر کر دو بارہ باتیں جانب پھیرے یا نہیں؟ اور تہجد سبوا ازہم ہو جائے؟

۴ (الجواب) فقط اٰنشی جانب سلام پھیرنے یا نہیں جانب سلام پھیرنے کی حاجت نہیں اور تہجد سبوا کی ضرورت سے نماز صحیح ہے جو مرہ ج ۱ ص ۲۵۵۔

پھر رکعت والی فرض نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت میں فاتحہ کے ساتھ سورۃ قلمائے تو کیا حکم ہے؟
(سوال ۲۳۷) یہ رکعت والی فرض نماز میں تیسری اور چوتھی رکعت میں سورۃ فتح کے ساتھ سورۃ پڑھے تو تہجد سبوا لازم ہو گیا یا نہیں؟

۵ (الجواب) تہجد و صورت میں تہجد سبوا ازہم نہیں ہے، سہو ہل بکرو فی الاخرین المختار لا (و المختار) بقولہ المختار لا ای لا بکرو تحریعاً بل تنزیہاً لا نہ خلاف السنۃ فال فی المبدع و شرحہ فانی صم السورۃ النبی الفاتحۃ سابعاً یجب علیہ سجداً السہو لی قول ابی یوسف نا حیر المکرع عن معلہ و فی الظہر فہو یجوز لا یجب لان القراءۃ فیہم مشروعۃ من غیر تقدیر و الاختصار عنی الفاتحۃ مسنون لا واجب ۵ و فی انبہر لحوالہ اسلام ان السورۃ مشروعۃ فی الاخرین فعلاً و فی الذحیرہ اما الزم مختار و فی المحيط و هو الاصح ۵ و الظہر ان المواقف بقولہ فلا الجواز و المشروعۃ بمعنی عدم المحرم متحلاً بنقلی کوہ خلاف الا ولی کما افادہ فی الحلۃ و در مختار مع الشامی ج ۳ ص ۳۶ باب صفۃ الصلاۃ فیل مطلب کل شفع من النقل حیلاً فقط واللہ اعلم بالصواب۔

۶ و ذکر فی المعتمد لم یقر فی الصلاۃ بنسخاً لاشترک و روح و لہ صلیاً قال عدی صلیاً حافزہ و کذلک الا حیرا فدوی عالمگیری الفصل الخامس فی رفع القیصر ج ۱ ص ۸۲
۷ (۲) بخلاف دفعہ علی امامہ لانہ لا یغنی مطلقاً لانتہ حد ذکر حال لان فی الشیخۃ تحت لولہ بکل حال ۵ سو ۵ قرآن الاحیاء فتو ما تجوز بہ الصلاۃ ۵ لا یجب ناف ما یسبب الصلاۃ ۵ ما یکون فیہا ج ۱ ص ۵۸۲
۸ (۳) اسلام میں علیہ مسجود السہو بحر من الصلاۃ تجوز جائز ہوگا ان مسجد عادیہ والا لا یسجد للسہو ولو مع سلامہ بارکنا القطع ۵ عامہ یعول عن التسلط و تکمیل در مختار عنی ہامش شامی باب مسجود سہو ج ۱ ص ۵۹
۹ (۴) و مسلمہ والا عن سبوا ۵ تہجد سبوا ازہم و لیس علیہ عیبارہ و لیس علیہ سہو ۵ بہ صفۃ الصلاۃ

سجدہ کسب میں بجائے اُٹھنے کے کیا نیت دہرے تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۲۴۶) ۱۴۰۱ھ میں ایک شخص نے اپنی بیوی کو ساتھ لے کر مسجد میں نماز پڑھنے کے لیے گئے۔ نماز کے دوران میں بیوی نے سجدہ کرنے کے لیے اُٹھنے کی بجائے اُٹھ کر کھڑی ہو کر نماز پڑھنے کے لیے کہا۔ اس شخص نے بیوی کو دیکھا تو اس نے کہا کہ یہ سجدہ کرنے کے لیے اُٹھ کر کھڑی ہو کر نماز پڑھنے کے لیے کہا۔ اس شخص نے بیوی کو دیکھا تو اس نے کہا کہ یہ سجدہ کرنے کے لیے اُٹھ کر کھڑی ہو کر نماز پڑھنے کے لیے کہا۔

واللہ اعلم۔ (سوال ۲۴۷) ۱۴۰۱ھ میں ایک شخص نے اپنی بیوی کو ساتھ لے کر مسجد میں نماز پڑھنے کے لیے گئے۔ نماز کے دوران میں بیوی نے سجدہ کرنے کے لیے اُٹھنے کی بجائے اُٹھ کر کھڑی ہو کر نماز پڑھنے کے لیے کہا۔ اس شخص نے بیوی کو دیکھا تو اس نے کہا کہ یہ سجدہ کرنے کے لیے اُٹھ کر کھڑی ہو کر نماز پڑھنے کے لیے کہا۔ اس شخص نے بیوی کو دیکھا تو اس نے کہا کہ یہ سجدہ کرنے کے لیے اُٹھ کر کھڑی ہو کر نماز پڑھنے کے لیے کہا۔

میسوقی جوئی سے امام کے ساتھ سلام پکیر رہے۔

(سوال ۲۴۸) ۱۴۰۱ھ میں ایک شخص نے اپنی بیوی کو ساتھ لے کر مسجد میں نماز پڑھنے کے لیے گئے۔ نماز کے دوران میں بیوی نے سجدہ کرنے کے لیے اُٹھنے کی بجائے اُٹھ کر کھڑی ہو کر نماز پڑھنے کے لیے کہا۔ اس شخص نے بیوی کو دیکھا تو اس نے کہا کہ یہ سجدہ کرنے کے لیے اُٹھ کر کھڑی ہو کر نماز پڑھنے کے لیے کہا۔ اس شخص نے بیوی کو دیکھا تو اس نے کہا کہ یہ سجدہ کرنے کے لیے اُٹھ کر کھڑی ہو کر نماز پڑھنے کے لیے کہا۔

واللہ اعلم۔ (سوال ۲۴۹) ۱۴۰۱ھ میں ایک شخص نے اپنی بیوی کو ساتھ لے کر مسجد میں نماز پڑھنے کے لیے گئے۔ نماز کے دوران میں بیوی نے سجدہ کرنے کے لیے اُٹھنے کی بجائے اُٹھ کر کھڑی ہو کر نماز پڑھنے کے لیے کہا۔ اس شخص نے بیوی کو دیکھا تو اس نے کہا کہ یہ سجدہ کرنے کے لیے اُٹھ کر کھڑی ہو کر نماز پڑھنے کے لیے کہا۔ اس شخص نے بیوی کو دیکھا تو اس نے کہا کہ یہ سجدہ کرنے کے لیے اُٹھ کر کھڑی ہو کر نماز پڑھنے کے لیے کہا۔

اکثر یہ بتایا جاتا ہے کہ امام کے ساتھ سلام پکیر رہے۔ (سوال ۲۵۰) ۱۴۰۱ھ میں ایک شخص نے اپنی بیوی کو ساتھ لے کر مسجد میں نماز پڑھنے کے لیے گئے۔ نماز کے دوران میں بیوی نے سجدہ کرنے کے لیے اُٹھنے کی بجائے اُٹھ کر کھڑی ہو کر نماز پڑھنے کے لیے کہا۔ اس شخص نے بیوی کو دیکھا تو اس نے کہا کہ یہ سجدہ کرنے کے لیے اُٹھ کر کھڑی ہو کر نماز پڑھنے کے لیے کہا۔

قرض کی تیسری یا چوتھی رکنیت میں سورۃ طائی تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۲۵۱) ۱۴۰۱ھ میں ایک شخص نے اپنی بیوی کو ساتھ لے کر مسجد میں نماز پڑھنے کے لیے گئے۔ نماز کے دوران میں بیوی نے سجدہ کرنے کے لیے اُٹھنے کی بجائے اُٹھ کر کھڑی ہو کر نماز پڑھنے کے لیے کہا۔ اس شخص نے بیوی کو دیکھا تو اس نے کہا کہ یہ سجدہ کرنے کے لیے اُٹھ کر کھڑی ہو کر نماز پڑھنے کے لیے کہا۔

واللہ اعلم۔ (سوال ۲۵۲) ۱۴۰۱ھ میں ایک شخص نے اپنی بیوی کو ساتھ لے کر مسجد میں نماز پڑھنے کے لیے گئے۔ نماز کے دوران میں بیوی نے سجدہ کرنے کے لیے اُٹھنے کی بجائے اُٹھ کر کھڑی ہو کر نماز پڑھنے کے لیے کہا۔ اس شخص نے بیوی کو دیکھا تو اس نے کہا کہ یہ سجدہ کرنے کے لیے اُٹھ کر کھڑی ہو کر نماز پڑھنے کے لیے کہا۔

اور ضحہ (فصل سورۃ فی الا وین من الضحیٰ) لہل بکفرہ فی الاخرین المختار لا (مختار بقولہ) المختار لا) قال فی التبیہ وشرحہا فان ضم السورۃ الی الفتحۃ ماحیاً یجب علیہ مسجدنا السہو فی قول ابن یوسف "لآخر المکروغ عن محنہ ولی اظهر الخروایث لا یجب لای الفراء ذہبہا مشروعہ من غیر تقدیر والاقتصار علی الفتحۃ مسنون لا واجب (خاصی) ج ۱ ص ۲۷۰: باب صفۃ الصلوۃ فقط واللہ اعلم بالصواب ۹ ذی قعدہ ۱۰۹۰ھ

جہری نماز میں سر اور سری نماز میں جہر اپڑھ تو سجدہ سہولازم ہے یا نہیں؟

(مسوال ۲۵۱) ہم نے یہوں سے جہری نماز میں سر قرأت کی اور سری نماز میں جہر پڑھا تو سجدہ سہولازم ہوگا یا نہیں؟ اگر لازم ہوگا تو کتنی مقدار پڑھنے سے نماز ہوگا؟ بخیر اور۔

(الجواب) سری نماز میں جہر آیا جہری نماز میں سر یا مقدار ما تجوزہ الصلوۃ (یعنی بقدر تہن جہری آیت) پڑھا تو سجدہ سہولازم ہوگا اس سے تم میں لازم نہ ہو کہ پڑھنا مشکل ہے۔ والمعتبر فی ذلک مقدار ما تجوزہ الصلوۃ علی الاحکام لان مغلون ذلک للیل لا یمكن الاحتراز عنہ (الا اعتبار لتعلیل المختار ج ۱ ص ۳۷ باب مجود السہو) وان جہر بعض الفراء فی السریۃ او اعفاء ما الامام فی الجہریۃ لہا کما الجہر والا حفاء اقل ما تجوزہ فهو معفو معسر الاحتراز عنہ (در مسائل الا وکان ص ۹۳ ایضاً فقط واللہ اعلم بالصواب

نماز میں سورہ فاتحہ پڑھا یا واجب:

(مسوال ۲۵۲) مولود حضرت مفتی صاحبہ کلیم السلام یک نماز میں سورہ فاتحہ کی قرأت واجب ہے یا نفی طلب امر یہ کہ اگر کوئی آیت پوری یا جزو آیت پڑھنے سے وہی تو شرعی حکم کیا ہے اس کو ترک واجب کہتا ہے یا نہیں؟ اور پھر سجدہ سہولازم ہوگا یا نہیں؟ بخیر اور۔

(الجواب) مستحتمل ہے، حضرت امام ابوحنیفہ کے نزدیک سورہ فاتحہ پڑھا یا پوری (واجب ہے اور مستحسن کے نزدیک نصف سے ذوق پڑھا یا جوہ کی دانگی کے لئے کافی ہے ہائی حد جموت جانے سے سجدہ سہولازم نہ ہوگا امام صاحب کا قول قوی اور احوط ہے، لیکن فاتحہ کوئی حصہ اور جزو جموت پڑھنے پر سجدہ سہولازم قرار دیا جائے گا۔ فراء فاتحۃ الکتاب فی سجدۃ السہو ترک اکثرھا لا اقلھا لکن فی المجتبیٰ یسجد بشرک ایہ معنا وهو انہی قلت وعلیہ فکل ایہ واجبہ (در مختار) وقولہ ترک اکثرھا) بخیر ان الواجب الا مکرولا یعری عنہ لم یل یحرو فی المقصود انہا بتمامہا واجبہ عنہ وانہ عندہما فاکثرھا ولا یجب السہو بتمامہ البقی کما فی التواہد فی کلامہ انشراح جاو علی قولہما (طحاوی علی اسر المختار ج ۱ ص ۲۰) باب صفۃ الصلاۃ۔ وقولہ وعلیہ ہای بناء علی ما فی المجتبیٰ فکل ایہ واجبہ وہ نظر لان الطاهر ان ما فی المجتبیٰ مبنی علی قول الامام بانہا بتمامہا واجبہ و ذکر الآیۃ تمثیلاً لا لقیداً انہا ترک شیمہا آیت اقل و نو حرفاً لا یكون انما مکہا لذلہی هو الواجب کما ان الواجب

تحریر فرمیں کہ اس لئے تہجد سب واجب نہیں۔ ولو قرأها في ركعة من الاولين مرتين وجب سجود السهر نفاخیر التواجب وهو السجدة كما في الذخيرة (ع زاشمی ج ۱ ص ۳۹) باب صفة الصلاة مطلب فی راحات الصلاة بعد فوات الفاتحة مرتين قبل السجدة وجب سجود السهر لتأخير السجدة (محیطناوی علی الدر المحار ج ۱ ص ۳۲۱) و ذکر الفاتحة فی ركعة من الاولین مناباً والی قوله بحجب علیه سجود السهر للذم تحجیر التواجب وهو السجدة التي قوله ولو فوات الفاتحة ثم السجدة لم تقتضه لا يلزمه السهر وقيل يلزمه ايضاً كبرى ص ۳۳۳) ولو فوات الفاتحة مرتين في الاولين فعليہ السهر لانه آخر السجدة ولو فوات فيهما الفاتحة ثم السجدة ثم الفاتحة ساهية ثم يرب عليه سهر وصار كأنه قرأ سجدة طويلة (البحر مرة باب صفة الصلاة السيرة ج ۱ ص ۷۷) ان عبارات سے صاف طور پر واضح ہوتا ہے کہ ذکر و صورت میں تہجد سب واجب نہیں ہوگا۔ نقطہ و مقدمہ ظم باعتبار اسباب و علل، اتم و اکمل۔

تشہد کا پتہ چھوٹ جائے تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۵۹) "لقد كُفِرَ اَنِي" یا "لقد كُفِرَ اَنِي" کی تفسیر کیا ہے؟
 (۱) لکھنا کہ میں نے کفر کیا ہے۔
 (۲) لکھنا کہ میں نے کفر کیا ہے۔
 (۳) لکھنا کہ میں نے کفر کیا ہے۔
 (۴) لکھنا کہ میں نے کفر کیا ہے۔

(الجواب) تشبہ قل واجب ہے، انشائیہ بعض حصہ مجہول جانے سے بھی حکمہ کہ لازم ہے۔ ولوترک الشہد
قہر: الغمدتین اربعہ لزمہ اسجود فی طلعہ البرویۃ یا نہ دکر واحد منظم وترک بعدہ کترک کلہ
وضطرری علی مراقب العلاج ص ۲۷ فصل فی بیان واجب انصلا ف فقط و الله اعلم بالصواب .

سورۃ فتح مائیک یوم المدین تک بڑھ کر دوبارہ پڑھے تو کیا فہم ہے؟

(سورہ ۲۵۹) اے منک! ہوم الطیث تک پہنچ کر دو بار الحمد للہ پڑھ لی تو اس صورت میں عیدہ کو سب سے زیادہ تمکین کر دینا کہ ایک آیت بھی اور پڑھ لے گا کہ عیدہ کو واجب ہے اور اگر نہ پڑھتا تو کراہی صورت سے زیادہ پڑھنے کے بعد دوبارہ دو فاتحہ پڑھ لے گا تو عیدہ کو واجب ہے، تو یہ فیصلہ فرما لیں کہ صحیح کیا ہے۔ نیز فقہ حرامہ (الحساب) سمجھتا ہے کہ سورہ فاتحہ کی ایک آیت بھی سب سے بھڑکتا ہے اور عیدہ کو واجب ہے اور سورہ فاتحہ کی تکرار سے یا آگے سے زیادہ سورہ فاتحہ پڑھ کر اہل دین کو کرنے سے عیدہ کو واجب ہے، نیز دو صورتوں میں مالک یوم الدین تک پڑھ کر سورہ دوم رعاۃ دین سے عیدہ کو واجب نہیں، ۱۔ اے مومن! کہتوں کا ہے جس میں سورہ فاتحہ واجب ہے، ۲۔ مومن کہتوں میں سورہ فاتحہ واجب نہیں ہے ان کو ۱۔ تعلیم نہیں ہے ۲۔ لہذا وہ اہل علم اسلوب۔

[illegible]

بھیر، یا تو نماز فاسد ہوگی اور جبرہؒ سبوحی لازم نہ ہوگا کیونکہ وہ اس وقت مقتدی ہے اور مقتدی پر اس کی غلطی سے جبرہؒ سبوح لازم نہیں رہتا۔ بدائع میں ہے: لم المسبوق انما يتبع الا مع في السجود ون السلام بل ينظر الا مع حتى يسلم فيسجد قبلتاً بعد في سجود السجود لافي سلامه وان سلم فان كان عاصداً ففسد صلاته وان كان مساهباً لا ففسد ولا سهر عليه لانه مقصد وسهر المقصدى باطل لافا سلم الا مع للسهر تنافعه في السجود وتنافعه في الشهد (بدائع الصنائع ص ۱۷۶ فصل فی بیان من يجب عليه سجود السهر ومن لا يجب) فقط والله اعلم بالصواب۔

مسبق نے امام کے ساتھ سلام پھیر دیا تو؟

(سوال ۲۶۰) ایک شخص کی ٹھہری دور کھینچ چلی تھیں چوتھی رکعت پر امام نے جب نماز سے نکلنے کے لئے سلام پھیرا تو اس شخص (مسبق) نے بھول سے امام کے ساتھ سلام پھیر دیا، پھر اس کو یاد آیا کہ میری دور کھینچ چلی تھی جیسا فوراً کھڑا ہو گیا اور اپنی فوراً شہد رکعتیں ادا کیں اب اس پر آفریں جبرہؒ سبوح لازم ہوگا؟ نہیں؟ یا تو جزا۔
(الجواب) حسب امام نماز ختم کرنے کے لئے سلام پھیرے تو مسبوق کو امام کے ساتھ سلام پھیرا نہیں چاہئے۔ ولا یسلم الا مع امام (ای، للخروج عن الصلوة) لان هذه السلام للخروج عن الصلوة وقد بقي عليه ان كان الصلوة (بدائع ج ۱ ص ۱۷۶)

اگر غلطی سے سلام پھیر دیا تو اگر امام کے سلام پھیرنے کے بعد سلام پھیرا ہے تو جبرہؒ سبوح لازم ہے (کہ بولت انفرہ سلام پھیرا ہے اور نہ لازم نہیں) (اس لئے کہ مقتدی ہے اور مقتدی پر اس کی غلطی سے جبرہؒ سبوح لازم نہیں رہتا) بدائع میں ہے: ولا یسلم الا مع امام (ای، للخروج عن الصلوة) لان هذا السلام للخروج عن الصلوة وقد بقي عليه ان كان الصلوة قادراً۔ سلم مع الا مع فان كان ذاكرة لما عليه من القضاء لا یفسد لانه سلام سهر فلم یخرج من الصلوة وهل يلزمه سجود السجود لا جل سلامه ينظر ان سلم قبل تسليم الامام أو لم مع لا يلزمه لان سهره سهره مقتدی وسهر مقتدی معطل وان سلم بعد تسليم الامام فزعمه لان سهره سهره المنفرد فيقضی ما فاتہ لم یسجد للسهر فی اخر صلاته (بدائع الصنائع ج ۱ ص ۱۷۶) أيضاً بدر مختلوع مع الشافعی ج ۱ ص ۵۶۰ آخر باب الامامة

تقریباً یہ ہوتا ہے کہ امام کے بعد ہی مقتدی سلام پھیرتا ہے، اور اس سورت میں جبرہؒ سبوح لازم ہوگا امام سے پہلے یا امام کے ساتھ ساتھ سلام پھیرتا بہت ہی نادر ہے۔ فقط والله اعلم بالصواب۔

خلطی سے پہلے یا ہمیں طرف سلام پھیر دیا

(سوال ۲۶۶) کسی نے بھول سے پہلے یا میں طرف سلام پھیر دیا یا بعد میں سیدھی جانب تو کیا حکم ہے؟ نیز توڑواں
والجواب: نماز ہو جائے گی اور وہ بارہا میں طرف سلام پھیرنا اس پر لازم نہیں و لو منع اولاً عن يساره غيب
او ذكر ا مسلم عن عيينه ونيس عليه ان يعيده عن يساره وليس عليه سهو فاذا فعله فليذكر الجوهرة
النيرة ج ۱ ص ۵۵ باب صفة الصلاة بلفظ و الله اعلم بالصواب

عیدین و جمعہ کی نماز میں کچھ کس وقت ساقط ہوتا ہے؟

(سوال ۲۶۷) سیدھی نماز میں کچھ کس وقت ساقط ہوتا ہے؟ یا اگر کوئی موجب کچھ کس وقت ساقط ہوتا ہے؟
جائے یا نماز دہرائی جائے؟ میں تو جہاں

(الجواب) عیدین کی نماز میں ای طرح عمدہ غیرہ میں مجمع تیرہ دنوں کی ہجرت سے کچھ کس وقت ساقط ہوتا ہے؟
اور ان دنوں کی نماز میں کچھ کس وقت ساقط ہوتا ہے؟ اور اگر عیدین کی ہجرت سے کچھ کس وقت ساقط ہوتا ہے؟
نہ جاتا ہے۔ اولاً بانی الامم مسعود لیسو فی الجمعة والعیدین دفعا للفتنة بکثرة الجماعة
و بطلان صلاة من یروی لزوم الصلوة بعده و فساد الصلوة بترکہ (مرآتی الفلاح ص ۹۳) و قوله بکثرة
الجماعة و اخذ العلامة التواتر من هذه السببية ان علم السجود مقيد بما اذا حضر جمع كثير اما
ان لم يحضر و ا فظاهر السجود لعدم الداعي الي الترك وهو التشويش و طحطاوی علی مرآتی
الصلاح ص ۷۰ باب سجود السهو (در مختار مع الشامی ج ۱ ص ۵۰ باب سجود
السهو فقط و الله اعلم بالصواب

کچھ کس وقت ساقط ہوتا ہے؟ یا اگر کوئی موجب کچھ کس وقت ساقط ہوتا ہے؟

(سوال ۲۶۸) کچھ کس وقت ساقط ہوتا ہے؟ یا اگر کوئی موجب کچھ کس وقت ساقط ہوتا ہے؟
جائے یا نماز دہرائی جائے؟ میں تو جہاں

(الجواب) کچھ کس وقت ساقط ہوتا ہے؟ یا اگر کوئی موجب کچھ کس وقت ساقط ہوتا ہے؟
جائے یا نماز دہرائی جائے؟ میں تو جہاں

رکعت میں ایک شخص نے اقتدا کی آیہ پڑھ کر تہجد سہو کر کے گناہ کیا؟ امام صاحب کا کہنا ہے چونکہ حافظ صاحب سے سہو پہلے پڑھا اور اثناء تہجد میں (یعنی دوسری رکعت میں) کی ہے لہذا اس نذر اور پڑھ کر تہجد سہو نہیں؟ اس مسئلہ کو مدلل تحریر فرمائیں۔ جع تبرہ۔

(الجواب) وہ مقتدی سہو ہے اور سہو کا مقم ہے کہ امام کے ابتداء میں تہجد سہو کرے تاکہ چہ بواسطہ اقتداء کرنے سے پہلے وہ ایسا ہو جیسا کہ سہو المسبوق بسجد مع امامہ مطلقاً سواء كان السهو قبل الا قضاء او بعده (وتمختار مع التامی ج ۱ ص ۱۹۶ باب سجود السهو) یعنی سہو (جو آدم کے ساتھ ایک رکعت کے بعد ٹھیک ہوا ہو) امام کے ساتھ تہجد سہو کرے گا، چاہے امام سے سہو سہو کے مقتداء سے پہلے ہوا ہو یا بعد میں۔ لیکن سہو سلام پھیرنے میں امام کی ابتداء نہ کرے سلام پھیرے بغیر تہجد سہو کرے۔ اس کا ضرر خیال رکھے، اگر سہو سہو کے یہ بات یاد رکھتے ہوئے کہ میری نماز باقی ہے امام صاحب کے ساتھ سلام پھیر دیا تو اس کی نماز قاسمہ ہو جائے گی۔ اور اگر سہو سلام پھیرا تو نماز قاسمہ ہوئی اور تہجد سہو کی لازم ہوگا کیونکہ وہ اس وقت مقتدی ہے اور مقتدی پر اس کی غلطی سے تہجد سہو لازم نہیں ہوتا۔ (الذائع ج ۱ ص ۱۷۶ فصل فی بیان من یجب) علیہ السهو ومن لا یجب علیہ (فتاویٰ رحیمہ ج ۲ ص ۱۹۱، ۱۹۲) لفظ والله اعلم بالصواب۔

مقتدی کے سہو سے تہجد سہو:

(سوال ۲۷۱) امام کی مقتدا کی حالت میں مقتدی سے سہو ہو جائے تو کیا وقت سلام امام مقتدی پر بھی ضروری ہے؟

(الجواب) صورت مسئلہ میں مقتدی تہجد سہو کرے لہذا امام کے سلام پھیرنے کے بعد سہو کے فوت شدہ نماز کی اٹھل میں سہو ہو جائے تو تہجد سہو ضروری ہے وسهو المعلوم لا یوجب السجود علی الامام لانه منوع لا ینح ولا علیہ ای ولا علی المعلوم الخ (کبیری) (صحت ۴۳ فصل فی بیان من یجب علیہ السهو ومن لا یجب علیہ) ان مہی فی ما یقتضی بعد فراغ الامام وسجد السهو ایضاً۔ (ایضاً ص ۴۳۸)

تہجد سہو بھول سے ایک ہی کیا تو نماز کا اعادہ ضروری ہے یا نہیں:

(سوال ۲۷۲) امام صاحب سے سہو ہونے پر تہجد سہو کیا لیکن تہجد سہو صرف ایک کیا نماز کا وقت گزر جانے پر خیال آیا کہ تہجد سہو بھی سہو ایک ہی کیا ہے تو اب نماز کا اعادہ کس طرح کیا جائے؟ آیا ان مقتدیوں کو جمع کر کے نماز پڑھ جائے یا افراد پر بھی جائے؟ مقتدیوں کو جمع کرنا ممکن ہے، اگر عادی نماز کی ضرورت نہ ہو تو بھی تحریر فرمائیں، جع تبرہ۔

(الجواب) عادی و علیل و مسلمان۔ تہجد سہو میں وہ تہجد ہے کہ واجب ہے لہذا ایک تہجد وہ رہ جائے سے نماز قاسمہ اور واجب عادی ہوئی ہے وجب محققان الخ باب سجود السهو (نور الابصار ص ۱۱۵) یون فی نفس الامر داخل فی صلوة الامام ولم یجبر وجب الاعادة علی المفتی ایضاً (شامی ۱/۳۲۵) باب

صحة الصلاة مطلب كل صلاة اذنت مع التكرار (الاضحى بحرم عاداتها) الحی صورت پر ہزاروں بار دہانے سے پہلے یاد آ جائے تو نماز کا اعادہ یا تہجد ضروری ہے، منتشر ہونے کے بعد سب کو جمع کرنا ضروری نہیں، نرادی نرادی ادا کرنا کافی ہے۔ فقط واللہ اعلم بالصواب۔

امام وتر کی تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو کر خاموش رہا تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۲۷۴) کیا فرماتے ہیں علماء دین کہ امام نماز وتر کی تیسری رکعت میں کھڑے ہونے کے بعد خاموش رہا مقتدی نے الحمد کے بعد قمر یا بحر امام نے قمر الحمد للہ کے بعد سورۃ طہ کر دیا تو تہجد کی وجہ سے خاموش رہا، صرف خاموش ہونے سے تہجد ہو کر تاہم اگر تہجد ہو گئی یا نہیں؟ یا نماز وتر دوبارہ پڑھنی چاہئے۔ (المصواب) حامد اہل صلیہ وسلم۔ عین وفی بیان اللہ کہنے کی مقدار خاموش رہنے کے بعد الحمد پڑھی ہے تو تہجد ہو یا نہ ہو، اگر تہجد ہو نہ کہ تو نماز قائل اعادہ ہے۔

واعلم انه اذا شغلته ذنک الشک ففکر قدام ذنک ولم یسغل حالۃ الذنک بفراغ ولا تسبیح ذکرہ فی الذخیرۃ وحب علیہ سجود السہو۔ (درمختار ج ۱ ص ۷۶) امام خاموش نہیں رہا بلکہ سورۃ فاتحہ پڑھنے لگا تو اگر بقدر تین آیت پڑھنے کے پھر چہرہ اپنا حالت تہجد ہو کر ازم ہے۔ البتہ چہرہ فیما یخالف فیہ وعکسہ بقلم ما تجوز بہ الصلوٰۃ (درمختار ج ۱ ص ۶۹۳) فقط واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

فرض نماز آخری دو رکعتوں میں قرأت بالجہر:

(سوال ۲۷۵) مغرب اور عشاء کی تیسری و چوتھی رکعت میں امام قرأت بالجہر کیا کرے۔ تو تہجد ہو کر نہ ہو گا یا نہیں؟

(المصواب) ہر تہجد ہو کر تاہم یہ ہے (خطاوی ج ۱ ص ۳۳۳) بحوالہ الفتاویٰ ج ۱ ص ۲۵۲۔ فقط واللہ اعلم بالصواب۔

سجدہ تلاوت

آیت سجدہ کو کھڑے پڑھنا:

(سوال ۲۷۵) اگر نماز انشاء کے بعد حفاظ قرآن کا اور کرتے ہیں ایک پڑھتا ہے اور دوسرے حفاظ اور یا سرین سنتے ہیں۔ اس طرح آیت سجدہ پڑھ رہے ہیں اور سنتے ہیں آیت سجدہ ایک ہی کیا جائے یا جتنی بار آیت پڑھی اور سنتی جائے آیت سجدہ کرے؟

(الجواب) آیت سجدہ اگر ایک ہی مجلس میں پڑھی جائے تب بھی ایک سجدہ واجب ہوتا ہے۔ صورت معمول اعتبار میں ایک ہی سجدہ کرتے کیونکہ آیت اور کھس ایک ہی ہے (شافعی ص ۲۶۷ ص ۲۶۸) (بخاری ص ۱۲۵ ص ۱۲۵)

آیت سجدہ میں کھس کے رکوع میں چلا جائے:

(سوال ۲۷۶) نماز تراویح میں ۱۹ آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ میں آیا مگر مقتدی رکوع کھس کے رکوع میں گئے تو اس کی تہذیب اور سجدہ ہو گیا یا نہیں؟

(الجواب) صورت مسئلہ میں مقتدی کو چاہئے کہ رکوع پھیر کر سجدہ میں چلا جائے۔ اگر رکوع کر کے پھر سجدہ میں گیا تو نماز میں ہو جائے گی اور سجدہ تلاوت بھی ادا ہو جائے گا (در مختار ص ۳۳ ص ۳۴)

نماز میں سجدہ تلاوت کے بعد دوبارہ آیت سجدہ پڑھ لے:

(سوال ۲۷۷) حفاظ صاحب نے تراویح میں سجدہ تلاوت ادا کرنے کے بعد کھڑے ہوا۔ اگلی آیت کہہ لی۔ آیت سجدہ دوبارہ پڑھی۔ سجدہ تلاوت کے بعد دوبارہ کھس پڑھ لے؟

(الجواب) صورت مسئلہ میں پہلی سجدہ تلاوتی سجدہ ادا ہوئی ضرورت نہیں اور سجدہ بھی نہیں (حاشیہ ص ۱۲۵ ص ۱۲۶)

چند حفاظ باجماع آیت سجدہ کی تلاوت و دعا کرتے ہیں تو کتنے سجدے کریں:

(سوال ۲۷۸) اور رمضان میں حفاظ کرام اور سنتے ہیں ایک پڑھتا ہے دوسرے سنتے ہیں اسی طرح کیے بعد دُعا کرتے سب پڑھتے ہیں اگر آیت سجدہ کی تلاوت ہو تو سب پڑھتے ہیں ایک ہی سجدہ ہے جس قدر حفاظ ہیں اسی قدر سجدے ہوں گے اور اسی طرح جتنی بار دعا ہے اسی کا سجدہ ہے؟ شرعی حکم کی وضاحت فرمائیے؟

(الجواب) اگر ایک ہی مجلس میں اسی طرح دعائیں ہوتی ہو اور آیت سجدہ بھی ایک ہی ہو تو ایک ہی سجدہ واجب ہے کہ

۱۔ ہذا تلو کھس ہا قس تکبرت الاصل ما لا تذکرہ

۲۔ حزب لا یأخذ امر، ثلاثا بعد الاصل الثلاث از السماع والمجلس کسبت والکسب السبب نوح باب سجود التلاوة

۳۔ ولو ذی سجود دعا کذا لک ای حاشی الخور وان ہم یؤدوا لا جماع ولو ہووا فی ذکرہ ولم یؤدوا المؤمن لم یجزہ ویسجد اما مسلم الا امام ویعید للعدو ولم تر کتھا لعدت سجدة بک سجود ثلاثا

۴۔ ولو ثلاثا ذکرة فیسجدوا ثم ادعوا فی تکبیر کما لا یحب الا انہ کذا فی محیط التمر حاشی اباب الدکت عشر فی سجود التلاوة

سورہ میں سجدہ تلاوت کی آیت کون سی ہے؟

(سوال ۲۸۱) سورہ میں سجدہ تلاوت "اناب" پر ہے یا "حسن مآب" پر؟ (مفت محمد امجد علی)

(الجواب) "مفتی قول کی بنا پر اسی سے کہ "حسن مآب" پر سجدہ تلاوت کیا جائے۔ شرابی میں ہے۔ وہی ص عند حسن مآب وهو اولی من قول الزیلعی عند اناب (ج ۱ ص ۱۶ باب سجود السلاوة) طبر اقدس میں ہے (۱۰) سورہ میں کے دوسرے کون میں یہ آیت وغیرہ رکعت و اناب فظہر لہ ذلک وان لہ عند الزیلعی وحسن مآب۔ اس آیت میں "حسن مآب" کے الفاظ پر سجدہ ہے بعض علماء کے نزدیک "اناب" کے الفاظ پر ہے مگر یہ قول محض نہیں (در مختار) (نظر لاء ص ۱۹۵ ج ۲) واللہ اعلم بالصواب۔

سجدہ کی ایک آیت دو رکعتوں میں پڑھی تو کتنے سجدے واجب ہوں گے؟

(سوال ۲۸۲) تراویح میں امام نے پہلی رکعت میں سجدہ کی آیت تلاوت کی اور سجدہ کی آیت تلاوت دوسری رکعت میں اس آیت سجدہ کو پڑھا تو پہلا سجدہ کافی ہے یا دوسرا لازم ہوگا؟ (مفت محمد امجد علی)

(الجواب) پہلا سجدہ کافی ہے چنانچہ کما یذکر فی المناہج میں ہے۔ واما ان کسر السلاوة فی رکعتین ان یکفیه سجدة واحدة وهو قول ابی یوسف الا حمزہ وفی الا ستعیان بلزومہ لکل تلاوة سجدة وهو قول اسی یوسف رحمہ اللہ الاول وهو قول محمد۔ رخصنا من المسائل الثلاث التي وجع فیہا ابو یوسف رحمہ اللہ عن الاستحسان انی القیاس الجرح ۱۸۲ فصل ص وجوب السجدة جلد اول یفقط واللہ اعلم بالصواب

نماز میں آیت سجدہ کی تلاوت کے بعد تین آیتیں پڑھ کر سجدہ کرنا؟

(سوال ۲۸۳) نماز میں سجدہ تلاوت کی آیت پڑھ کر فوراً سجدہ نہیں کیا تین آیت کے بعد کیا تو ادا ہوا یا سجدہ سیکرنا ہوگا یا تین رکعات واجب الاعداد ہوگی؟ (مفت محمد امجد علی)

(الجواب) نماز میں آیت سجدہ تلاوت کی جائے تو فوراً سجدہ کرنا واجب ہے۔ اگر تین آیتوں سے زیادہ پڑھنے کے بعد سجدہ کیا گیا تو قعدہ شمار ہوگا۔ اگر تین آیتوں کے بعد سے سجدہ کیا ہوگا۔ علی المناہج المختار۔ سجدہ کیا گیا تو نماز واجب الاعداد ہوگی۔ جو سجدہ تلاوت نماز میں واجب ہو اور وہ سلام پھیرنے سے پہلے بلکہ سلام پھیرنے کے بعد جب تک کوئی حرکت نہ ہو نماز تین رکعات کی ہو۔ سجدہ کر لینا چاہیے۔ اس کے بعد بجز توبہ واستغفار کے معافی کی کوئی صورت نہیں۔

درمقدار میں ہے۔ فعلى الفور لصبر و نهأ جزء منها وما تم بتأخيرها وبقيتها ما دام في حرمة الصلوة ولو بعد السلام. وفي الشامي (قوله على الفور) اي فان كانت صلوة فعلية على الفور ثم تفسىم الفور لعدم ضوئيل الحمد بين تلاوة والمسجدة بقراءة اكثر من اثنين او ثلاث على ما يخفى عليه.

والسحاب) پر لی نماز کی میں جہد کی آیت پر بھی کئی طرح سے کلام کیا تھا، اس لئے نہایت سے جہد و تلاوت رو سے اپنے مقام پر پہنچ کر کہ میں ضروری تھا، آخر کے لئے کیا یہ استغفار ضروری ہے اور کیا سبب کہ جہد کرنے سے ضروری جہد میں صرف نماز کا جہد و اشارہ سے کرتے ہیں۔ یعنی جہد و جہد کی طاقت ہوتا ہے جہد کر جہد و ادا کیا جاتا ہے اسی طرح اشارہ سے جہد و تلاوت ادا کر لے کر نہیں تو ادا ہو چا نہیں ہے اس کے بجائے فدیہ دینا کافی نہیں، فقہاء جہد و الجہد اسباب۔

جہد کا ثبوت :

(سوال ۲۹۰) ہم نے آیت جہد پر جہاد کیا تو مقتدی کر سکتا نہیں؟

(الجواب) صورت مسئلہ میں مقتدی بھی اہل بیعت میں جہد و نہ کہ نہ "انہما اللہ اعلم"۔

آیت جہد سے قبل جہد :

(سوال ۲۹۱) جاننے ساری نے جہد یعنی آیت پہلے سے قبل نہ جہد کر، اور کیا نماز میں جہد، الخ سبب

(الجواب) کیا باطن عمل و دفع ہو اور اس کی عرفی جہد ہو کر لے سے ہو جائے تو وجہ سجدت ان سجدت

و تسلیم ترک واجب بتقدیم کو تاخیر تو زیادہ کو نقص و عرافی الفلاح مع الطحطاوی معتبر

س ۲۵۰ باب سجود السجود فقط و الخ اعلم بالتصواب

() آیت جہد پر پڑھے بغیر نماز میں جہد و تلاوت کر لیا (۲) آیت جہد پر پڑھے بغیر نماز میں

جہد و تلاوت نہیں کیا :

(سوال ۲۹۲) قرآن کی نماز میں امام جہد نے جوہر و سلق پر بھی اور آیت جہد پائی دیکھ کر جہد و تلاوت کر لیا اور

اسبب قاعدہ نماز ختم کر دی تو یہ نماز صحیح ہوئی یا نہیں؟ اور ان دونوں رکعتوں کا شمار رکوع میں ہوگا یا نہیں؟

(ب) دوسری رکعتوں میں آیت جہد پر بھی درجہ نہیں کیا، اس کا کیا حکم ہے؟

(الجواب) ماندا و علیہ و سلم! جب کہ آیت جہد پر بھی نہیں گئی تو جہد بھی واجب نہیں، وہاں سے لئے جو جہد و یا گیا وہ

فصول اور ہے دفع ہو ہے، لیکن اس سے کر کے نہ نہ ہوئی اور ان دونوں رکعتوں کا شمار رکوع میں ہوگا۔ اور نماز جہد نہ

اور یا نہ لیکن نماز باطل نہ ہو، (وہ جہد نہیں ہے)

(ب) دوسرے دو گنا نہیں جہد و تلاوت واجب ہو ہے، اور نماز کی کے اندر اس کا اور اضافہ دینی تھا مگر نماز

میں اور اس کے ساتھ نہ کیا خارج کر کے نہیں کیا جاسکتا، مگر قصد ترک کیا جائے تو آدمی سخت

کے پورا کرتا ہے و اذا سلاھا فی الصلوة سجدة واحدة لا حار حھا نما مرو فی البدائع و اذا لم یسجد اتم

فلتزمہ التوبة (وہ محتار ہو فقرہ و اذا لم یسجد الخ) افادہ لا یقصھا قال فی شرح التوبة و کل

و الخ لا یستلزم تمسکہ لا یسجد الخ و مراد من سجدہ لا یسجد الخ فی الصلوة سجدہ سجدہ و اذا لم یسجد اتم

سجود لا یزید الخ

سجدۃ وجبت فی الصلوۃ ولہ نوذوبہا سقطت ای لم یبق السجود لہا مشروعا لقرآن محلہ
اہم شامی ج ۱ ص ۲۲۰ باب سجود التلاوة

اگر ضرورت نہ کہو، میں فہم کرتا ہوں کہ آیت کے بعد دو ممکن باتوں سے رائے نہیں پڑ سکتی تھی اور ان کو کرنا
تھا اور اس میں امام اور متفق ہیں۔ نہ بعد از تلاوت اور نہ نے کی نیت بھی کر لی ہو تو سب کا مجدد اور ان کا امام نے رکوع
میں بعد از کرنے کی نیت نہیں کی تو پھر بعد میں ہدایت میں سب کا مجدد اور ان کے جائزے کا۔ لیکن اگر تمہیں آیتوں سے رائے
پڑے کہ بعد از رکوع کیا ہے تو بعد از تلاوت اور نہیں۔ ولہذا اس خطا کی تلافی معافی چاہئے (قولہ بعد از رکوع
و مسجد لہا) للصلوۃ فوراً غالب ای سجود المقلدی علی سجود التلاوة دلایلیہ تبہ السجود دہم
اشامی ج ۲ ص ۲۳۰ ایضا فقط واللہ اعلم بالصواب

ایک ہی مجلس میں استاذ کے مختلف طلبہ سے ایک آیت مجیدہ

سننے سے ایک مجدد واجب ہوگا:

(مسو ل ۲۹۳) ایک مدرس طلبہ قرآن مجید کی تعلیم دیتا ہے جماعت بندی کی وجہ سے چار کی جماعت اپنے استاذ کو
ایک ہی سبق سناتی ہے سبق میں بعض مرتبہ بعد از تلاوت کیا جاتا ہے ہوتی ہے ہر طالب علم اپنی اپنی ذہنی پردہ آیت
پڑھتا ہے اور استاذ اپنی جگہ بیٹھا ہوا ہے اور سب کا سبق سنتا ہے۔ مذکورہ صورت میں استاذ پر اور ای طریق جماعت میں
جہہ نہ ہونے کی وجہ سے ان پر ایک مجدد واجب ہوگا۔ یعنی مرتبہ آیت پڑھی گئی ہے سب کے واجب ہوں گے؟ میں کہتا ہوں۔
(الجواب) صورت مسئلہ میں استاذ کے لئے اور بالغ طلبہ کے لئے ایک مجدد کافی ہوگا بشرطیکہ اس نے سب کو اذکار الہی
امہ منی السجدۃ الایۃ والمجلس لا ینکرہ الزحوب وان احسنت التلاوة والسمع ولہ من جماعۃ
(اشامی ج ۱ ص ۲۲۰ تحت قولہ بشرط اتحاد الایۃ والمجلس باب سجود التلاوة، فتاوی
رحیمہ ج ۵ ص ۱۹۸) فقط واللہ اعلم بالصواب

باب قضاء الفوائت

کیا آغضور ۛنے کی نماز بھی قضا ہوئی تھی ۔

(سوال ۲۹۳) تمی غریب نے یہ طے کیا کہ اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے وعظ میں فرمایا کہ ایک مروجہ نبی کریم ۛنے کی ایک مبارک نہ کلی جس کی وجہ سے آپ کی نماز قضا ہوگئی اور آپ سوچ گیا کہ میں نبی کریم ۛنے کے چہرہ انور پر پڑا ہوں اور قضا نماز ادا فرمائی کہ یہ واقعہ صحیح ہے ؟ اور نہ ؟ اس میں حضور ۛنے سے ایسے بچوک نہیں ہو سکتی ۔ اور واقعہ صحیح ہے تو سوال سے اس کی وجہ بات مستقل اقام فرمایا اس کی وجہ سے ہمارے یہاں تراویح پڑھنا ہے ؟

والجواب ہوا : لا یؤتی فی ۔ نے ٹیپ لیا ، انھوں نے آئی ہے مآثر نور کا ایک نماز آکر نہ ملنے ، ۔ سے نشاء ہوئی ۔ آپ ۛنے بشارت ملوئی ہیں ، مذاق نہیں ہیں ۔ تھوڑا سا برف خدا کی ہی وقت ہے لا تساءلوا سے ولا نسیم بھی تھا اس کو (خدا کی) کو کوہ پاک سے نیند (سوئے) نہ رہا ۔

تہ اور واقعہ سے شمار اہمیت چاہا ، دربار صرف اس آیت حضور ۛنے نے معذ اللہ سستی ، محنت ، بار بار یہ باتیں کہتی تھی ، واقعہ یہ ہے کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نہایت نبی ۛنے کریم ۛنے میں کے مراد میں تھے ، انہیں نہ میں ایک منزل پر قیام فرمادہ بہت تھکے ہوئے تھے ، ان کے حضور ۛنے نے فرمایا کہ تم کو یہ ارادہ کرنے کی ازاداری کون دیتا ہے ؟ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں ایسا ہوں ، حضرت بلال ۛنے کے وقت بیدار کرنے کا قصد اور یہ کہ تمہاری ویرہ مامنی غرض سے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور صحابہ رضی اللہ عنہم نہایت تھکے ، باوجود اس کے کہ حضرت بلال ۛنے نے بیدار کرنے کی امر کا کوشش کی مگر آپ کی بھی قلعہ کف تھی اور پچھلے سب کی نماز قضا ہوئی ، اس واقعہ میں بہت سی محنتیں اور محنتیں ہیں قضا نماز ادا کرنا اور اس کے داکر نے کا طریقہ اور اس کا عملی نمونہ سمجھنے کے سامنے پیش کرنا ۔

چنانچہ آپ ۛنے نے فرمایا ، قامت اور جماعت کے ساتھ نماز ادا فرمائی اور صحابہ کو کلی روئے ہوئے فرمایا ، یا یھیا الناس ان اللہ فیہم اردو احسان و لو شاء نہ دھا الیفا فی حین غیر ہذا ۔ الخ یعنی اسے لوگو ! اللہ نے ہماری رہ میں قبضہ کر لی تھیں اگر وہ چاہتا تو طلوع قیام سے پہلے (نماز کے وقت پر) ادا فرمادیں اور سوچ اور نام بیدار ہو جاتے ۔ جب تم میں سے کوئی سو رہے یا نماز پڑھنا بھول جائے تو اس کو ازیم ہے کہ نماز پڑھ لے ، پس طرہ (۱) نماز پڑھا کر یا تمہاری پوری حدیث مشکوٰۃ شریف میں ہے ۔ عن ربیع بن السنم قال عروس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلة وکل ملا لآ ان یو قظھم لئلا یفرقہ بلال رقدوا ۔ الخ (مشکوٰۃ شریف ص ۷۷ قبل باب المساجد) ۔

(۱) باب الفجرت ۛنے فرمایا کہ میرے والدین نے میری پوری قضا کر لی تھی ، یہ واقعہ لایا ، یہ واقعہ لایا ، یہ واقعہ لایا ۔

وہو المانع منہ - اح باب صلوۃ المریض)

پہلے میں ہے - وما المعصی علیہ فان أعسی علیہ يوماً وليلة أو اقل یجب علیہ القضاء لا بعدام الحرج وان زاد علی یوم وليلة لا قضاء علیہ لانه یخرج فی القضاء لدخول العیادة فی حد التکرار وکذا المریض لانه من غیر الایماء فی ذلک صواب لم یترفع کما قل من یوم وليلة أو یوما وليلة قضاء وان کان اکثر لا قضاء علیہ لانه قلنا فی المعصی علیہ الحج ویدافع الصانع - اح باب فصل واما حکم هذه الصلوات الخ (خداوند اولین ص ۱۴۲ باب صلوۃ المریض)

ترجمہ ہے - (نفسہ بھی اگر عذر سے غائب ہو تو لا غیبہ فی الصلوات حالہ الحیوہ بخلاف التیومہ) (خامی ص ۱۴۲ ج ۱ باب صلوۃ المریض)

مجموعہ فقہ میں ہے - اگر کوئی مریض ہے کہ وہ بھی نہ رکعت نہ قنوت اس کو چاہئے کہ نماز کی وقت نہ پڑھے۔ بعد صحت کے اس کی قضا پڑھنے پر - یہی حالت اس کی پانچ نمازوں کے زیادہ تک پہنچے اس پر ان نمازوں کی قضا بھی نہیں چاہیہ۔ (قضاء کے بیان میں تدریجاً)

اس مریض کو نماز قبول کیا جائے گا تاہم یہ بھی اس پر بھی اس وقت کی نماز اور نماز ضروری نہیں بلکہ بعد صحت کے اس کی قضا زیادہ ہے۔ پس اگر کوئی شخص اس کی نماز پڑھتا ہے تو اس پر واجب ہے کہ اس شخص کو قضا پڑھائے۔ یہ سب خطوط افضل ہوئے ہوئے دوسرے شخص کے نکالنے سے اس کی نماز درست ہو جائے گی۔ روزانہ کی نماز ۱۲۰ سے تو روزانہ کی نماز پڑھنے پر - (نفسہ بھی) لازم بقدر مناسبت مریض اور عذر کی قدر کرنا۔ بیکار شخص جو بیکار کے احترام سے تو دوسرے سے متعلق ایک قنوت کی وجہ سے ۳۱۵ ج ۶ ص ۶۰ پر ہے اسے بھی عذر اور لحاظ رکھ کر اس کے مطابق باب صلوۃ مریض اور مریض کی نماز - اسے بہت سے عنوان سے بیان کیا گیا ہے (تہذیب و تمدن ص ۱۰۰)

بلکہ عذر نماز قضا کرنا:

(مسو ان ۲۹۸) ایک شخص نماز کی وقت سے غائب ہو گیا پھر بھی وہ نماز کو پڑھتا ہے؟
والجواب - شرط میں نماز کی بہت سی آیات ہے مگر وہ وقت پر اس کا اگر عذر ہو تو اس سے باقی قائل کا فرمان ہے -
ان الصلوة کانت علی النقص من کمالہ من غیوہ

ترجمہ ہے - یہ شک نہ ہو کہ مسلمانوں پر فرض ہے اپنے مقررہ قنوتوں میں (نماز) ایسا نماز شرعی نماز کو وقت سے نماز کرنا سے بالاتر کیجئے اور قائل ہے۔

حضرات صحابہ میں سے بعض تیسے حضرات تھے حضرت ابن مسعودؓ، حضرت امیرؓ، عباسؓ، حضرت معاذؓ بن جبلؓ، حضرت بابرؓ، بن عبد اللہؓ، حضرت ابو ذرؓ، حضرت ابو ہریرہؓ، حضرت عمرؓ، الحسنؓ بن محمدؓ، تو تارک نماز کو کافر ہی اسے

میں

احسن العلماء فی کفر ناکبھا عما خلفت جماعة من الصحابة و من بعدهم الی التکفر

ابن الصلاح رحمہ اللہ و عبد اللہ بن مسعود و عبد اللہ بن عباس و معاذ بن جبل و جابر بن عبد اللہ و ابو الدرداء و ابو ہریرہ و عبدالرحمن بن عوف (مجالس الامرار۔ مجلس ۱۵۱ ص ۳۲۱) ایک حدیث میں آیا ہے کہ: ”میں نے نماز پڑھنی تھی کہ اس کا وقت گھل گیا پھر تقدیٰ تو دور نہ تھا کئی گنا غائب کیا ہوا ہے گا اور جب تک نماز کا جواز ہے روی اسے عدلیہ السلام فالہ میں ترک الصلوٰۃ حتیٰ معنی و فیہا لم قضیٰ عذب فی النار حصا و الحطب ثمانون سنة. ایضاً ص ۳۲۰

اسی کے فقہاء آخر فرماتے ہیں کہ بوقت ولادت حاکم کو ترک کے بچے کا نہ رکنا چکا ہو اور اس وقت نماز کا وقت تک ہوئے گئے ایسی حالت میں بھی نماز کو ترک نہ کر سکتی ہو تو تیمم کرنے کے بچے کی حفاظت کے ساتھ نماز پڑھے نماز قضا کرنے کی اجازت نہیں۔

اور ایسے ہی جو سمندر کے اندر پہنچے یا جب بھی نماز صوف نہیں، اعضا، ریشہ کو پانی سے تر کر کے اٹھا دے نماز پڑھ لے، نماز قضا کرنے کی اجازت نہیں۔

ایسے ہی جس کے ریشوں یا تھک پاؤں میں ہو بیٹھے ہوں اور اس کے پاس ولی ایسا (اولیٰ نہ ہو) ہو تو تیمم کر دے تو ایسا مرد اور عورت ہر حال میں تیمم کر لے۔ لہذا نماز پڑھ کر قضا کرنے کی اجازت نہیں۔ حدیث فی الفخیرۃ ان الاموال اذا خرج راس و اللہ و حافظ وقت الصلوٰۃ ثم صان قنوت و الا تیمم والی ہولہ و کذا من وقع فی البحر علی نوح و عاف خروج وقت الصلوٰۃ یدخل اعضا الرصو، فی الساء بنیہ الرصو، ثم یصلی بالایمان ولا یرک الصلوٰۃ و کذا من شرب یدہ و ینس معد احد بوضیہ و ینسہ بمسح و جہہ و ذکر عبہ علی الحافظ بنیہ التیمم و ھللی ولا یحوز لہ ترک الصلوٰۃ ولا تاخیرھا عن وقتہا (ایضاً ص ۳۲۰) بعض فقہاء نے یہ بھی کہا ہے کہ جو نماز پڑھے جس کے لئے جواز ہے اس کی ایک نماز پڑھ کر اس کو نماز کے لئے جواز حرام ہے مرد و عورت اس کے لئے اس کی ایک نماز قضا ہوتی ہے اس کا فرض تدریج سے تم میں نہیں ہے۔

ومن علم انہ اذا خرج الی الحج ففرغ من صلوٰۃ وحلہ یحرم عنہ الحج و جلا کان او فراد لان من ترک صلوٰۃ واحدا لا یحکمہ ہا اقل من سبعین حجة و مجالس الامرار، مجلس ۲۰ ص ۱۵۳ و ص ۱۵۴

اس سے نماز کو بوقت پڑھنے کی اہمیت معلوم ہو سکتی ہے حفظہ اللہ العظیم۔

بیمار کی نماز کی قضا اور قیام

(مسوال ۲۹۹) بیمار آدمی کی نماز قضا ہونے کو کیا حکم ہے؟

الجواب: ایسا شخص جب کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو بیٹھے بیٹھے کرے، عید و سمیت نماز پڑھے، اگر کھڑا ہو کر کرے کی بھی قدرت نہ ہو تو بیٹھے کرے اور عید کے اشارے سے نماز پڑھے، اگر بیٹھے بیٹھے ہی نماز ادا کرنے کی بھی طاقت نہ ہو تو بیت کر گھٹنے کھڑے ہو کر رکعت پڑھ کر سر کے نیچے گھیر لے گا۔ پھر سر کے اشارے سے رکعت

وجہ ذکر کے نماز پڑھے اگر سر کے اشارے سے شروع، تجدہ کرنے کی طاقت نہ ہو تو نماز نہ پڑھے۔ اذا تعذر علی المريض كل القيام صلى فاعداً ركوع وسجود وان تعذر الركوع والسجود صلى فاعداً ابالایما، وان تعسر السجود او ما مستلزمها، علی جنبه والاولیٰ یجوز جعل تحت راسه وسادة لیصیر وجهه الی القبلة لا السماء ویبھی نصب وکتبته ان قدر حتى لا یعد هما الی القبلة وان تعذر الایماء اجرت عنه ما دام ینھم الخطاب. (مور الايضاح مخلصاً ص ۱۰۳ باب صلوٰۃ المريض وحس ۱۰۵)

پھر پانچ نماز تک یہی حالت رہی اور اچھا ہو جانے پر قضا پڑھنا واجب ہے اور اگر ای حالت میں انتقال ہو جائے تو قضا ضروری نہیں اور نہ یہ کی ہست بھی واجب نہیں، فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔ وان مات من ذلك المريض لا تنسی عليه ولا يلزمه فدية. کذا فی المعبط ج ۱ ص ۱۳۷ الباب الرابع عشر فی صلاة المريض)

اگر پانچ نماز سے زیادہ یہی حالت رہنے لگا تو قضا نہیں ہے، حائف ہے ای طرح اگر پانچ نماز کے وقت سے زیادہ بخون یا سبب دوش رہے تب بھی قیام و قنات کی نمازوں کی قضا اور فدیہ نہیں دو، حائف ہیں ومن جس او اغسی علیہ خمس صلوات قطعی ولو اکثر لا (مور الايضاح ص ۱۰۵ او ص ۱۰۲ باب صلوٰۃ المريض یقسط و الله اعلم بالصواب)

نوافل و سنت

ظہر کی جماعت کھڑی ہونے کی وجہ سے سنت کی دو رکعت پر سلام پھیر دینا تو بعد میں کتنی رکعت سنت ادا کرنا چاہئے ؟

(سوال ۳۰۱) ظہر سے قبل کی چار رکعت سنت پر حنا شریف کی ظہر کی جماعت کھڑی ہو جانے کی وجہ سے دو رکعت پر سلام پھیر دینا اور جماعت میں شامل ہو کر بعد میں دو رکعت پڑھنا کافی ہے یا چار رکعت پڑھنا ضروری ہے؟

تو بیروا۔

(الجواب) صورت مسئولہ میں چار رکعت سنت مؤکدہ ادا کرنا ضروری ہے دو رکعت کافی نہیں۔ اس لئے یہ چار رکعت تک سلام مستنون ہے۔ درختہ میں ہے (و سن یؤ کذاً (اربع قبل الظہر) اربع قبل الجمعة و اربع بعدھا تصلیتاً) فلو بتسلیمت لم تنب عن السنة (و لم یختار مع الشامی ج ۱ ص ۶۳۰ باب الوقت و النوافل مطلب فی السن و النوافل یحفظ و اللہ اعلم بالصواب)

ظہر کی سنتیں شروع کی اور جماعت کھڑی ہو جائے تو کیا کرے :

(سوال ۳۰۱) ایہ آدمی نے ظہر کی سنت کے لئے نیت باندھی اس کے بعد جماعت کھڑی ہو گئی تو دو رکعت پر ہی سلام پھیر دیا۔ تب جماعت کے بعد صرف دو رکعت پڑھنا کافی ہے یا پوری چار رکعت پڑھنا ضروری ہے؟ نیز اسکی سمورت حال میں دو رکعت پر سلام پھیر دینا بہتر ہے یا چار رکعت پوری کر لینا چاہئے؟ (تو بیروا۔)

(الجواب) صورت مسئولہ میں بعد میں چار رکعت سنت مؤکدہ پڑھنا ضروری ہے۔ دو رکعت کافی نہیں۔ اور مؤکدہ سمورت میں دو رکعت پر سلام پھیر نے کی ضرورت تھی چار رکعت پوری کر لیتے تو اچھا ہوتا اور یہی رائج قول ہے، اگرچہ دو رکعت پر سلام پھیرنا بھی درست ہے۔ درختہ میں ہے (و النسخ مع فصل لا یفطع مطلقاً و یبطل رکعتین) و کذا سنة الظہر و سنة الجمعة اذا التبت او خطب الامام ۱ ینمھا اربعاً (علی) (القول (الراجح) لا یبطل و احده و لم یس القطع للاکمال بل لا یبطل خلافاً لما رجحہ الکمال (تو محتار مع الشامی ج ۱ ص ۶۶۸ باب التواکب الجماعۃ)

مفتی اعظم دھرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب نور اللہ مرقدہ تحریر فرماتے ہیں :-

(سوال) متعلق سنن ظہر (۵۳۳)

(الجواب) ظہر کی سنتیں جو فرض میں ہونے سے پہلے پڑھ دیا تھا اگر روزیاں میں فرض شروع ہو جائیں تو سنتیں پوری کر کے سلام پھیر دے اور فرض میں شامل ہو جائے تو سنتیں پڑھ کر دو رکعت پر سلام پھیر کر فرض میں شریک ہو جائے اور پھر چاروں راتیں فرض کے بعد ادا کرے تو یہ بھی جائز ہے۔ (مولا مفتی) (کفایت اللہ کالان اللہ لا یبطل)۔ (کفایت السنن ج ۳ ص ۲۷۲)

پیشی شرمیں ہے۔ مسئلہ: ظہر اور جمعہ کی سنت کو کدوا کر شروع کر چکا، اور فرض ہوئے لئے تو راسخ یہ ہے کہ اس کو پوری کرے۔ (پیشی شرمیں ص ۱۳۰) (۱) فقط واللہ اعلم بالصواب

شیعہ یعنی ایک رات میں قرآن ختم کرنا کیسا ہے؟

(سوال ۳۰۲) بعد سلام سنو ایندہ کم نو جوان مند بہر شیعہ کرنا چاہتے ہیں اس کی ترکیب کیا ہے یعنی قرآن پاک ایک رات میں ختم کیا جائے یا تین راتوں میں؟ اور کتنی رکعتوں میں ختم کیا جائے؟ تیس رکعتوں میں یا اس سے زائد رکعتوں میں؟ بیجاؤ جروا۔

(الجواب) اس زمانہ میں شیعہ عروج کراہت اور مفاسد سے خالی نہیں ہے ایک ذرا بی قریبی سے کہ نظر کیا جماعت میں قرآن پڑھا جا رہا ہے حالانکہ نقل پائیدار است (اگر وہ تین مقتدیوں سے زائد ہوں تو) عمر وہ تحریر کی ہے جو کس کدوا کرنا ہے۔ واما لو اقتدی واحد او الثانی بواحد فلا بکمرہ وفي الثلاثة اختلاف وفي الاربعة بکمرہ انفصالاً محلیس الاسرار ص ۱۳۹ مجلس سبر ۱۹ (ھکذا فی الدر المختار و ردالمحتار ج ۱ ص ۵۱۶ باب الفروع والفقہ مطلق فی کراہیۃ الاخذاء فی النفل عی جیل اللہ اعلیٰ الخ ج ۱ ص ۶۶۳ تا ۶۶۴) باب الاغناء (مکبیری ص ۳۸۹ مجلس فی النوازل)

البتہ نزاع میں درست ہے بشرطیکہ قرآن صاف اور صحت کے ساتھ پڑھا جاوے اور شریعتی مقصود نہ ہو اور مقتدی سست نہ ہوں اور اگر کچھ پیچھے رہیں اور تیس کر کے پڑھا کر رکھتے ہیں اس کے نظام میں گندہ ہیں اور شیخ ان کی ترغیب بھی فوت ہو جائے تو چار دن ہوگا اس زمانے میں ایسے حفاظ کہاں ہیں؟ جو پورے قرآن صاف اور صحت کے ساتھ ایک رات میں ختم کریں محلیسون تعلیمون۔ کہہ سکتے ہیں کہ کچھ میں نہیں آئے بلکہ ان میں ختم کے حفاظ کا تعلق ہوا ہے تم میں قرآن ختم کرنا کراہت سے خالی نہیں۔

صلوٰۃ التسلیم کا طریقہ، اس کی فضیلت اور اس کے متعلق مسائل!!

(سوال ۳۰۳) (۱) صلوٰۃ التسلیم کی کیا فضیلت ہے؟ (۲) اس نماز کے پڑھنے کا کیا طریقہ ہے؟

اس نماز کا کوئی وقت نہیں ہے یا نہیں؟ (۳) اس کی تسبیح کس طرح کی جائے؟ (۴) اگر کسی جگہ تسبیح پڑھنا بھول جائے یا کسی جگہ ہو جائے تو اس کی تفسیر کس طرح کی جائے؟ مفصل تحریر فرمائیں۔ بیجاؤ جروا۔

(الجواب) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم میرا صاحب حضرت عباس کو کھانی اور فرمایا کہ آپ اس کو چومیں اللہ تعالیٰ آپ کے اچھے بچھلے بقعہ کو چومے یہ سننے پر اے ارادت مندانتہ بچھونے پر اسے شیعہ ماننے سب گناہ معاف ہو گئے گا۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۱۰۰) اس فضیلت کے پیش نظر عمر بھر میں کم از کم ایک مرتبہ تو یہ نماز

۱۱۱ و بکرمہ للمعدنی ان یقعد فی الطر فوج اذا اراد الامام ان یرکع فیرکع و کذا اذا غلبہ الود بکرمہ ان یصلی مع القوم الخ فتاویٰ عالمگیری، فصل فی طر فوج ج ۱ ص ۱۹

۱۲۱ عن ابن عباس ان انسی صلی اللہ علیہ وسلم قال یصلی من یصلی یا عباس یا عباس لا اعطیک لا استعک ۹۱ اسیرک الا تعزلک ہشتر جعلنا عانت لعنت ذلک شعر اللہ لک ذلک لولہ لا غرہ فیہ و حبیبہ خطام و عہدہ صبرہ و کبرہ و عیالہ فی حبلہ و عیالہ فی حبلہ و عیالہ فی حبلہ ص ۱۰۱

(الجواب) وقت مکروہ نہ تو پڑھی جاسکتی ہے، جماعت شروع ہونے سے پہلے فراغت ہو سکتی ہے تو پڑھیں اور نہ ترک کروں، مسجد میں بار بار جانے والے کے لئے ایک مرتبہ دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھ لینا کافی ہے، ہر مرتبہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔^(۱) فقط و الحمد للہ بالصواب۔

تحیۃ الوضو پڑھنے سے قبل بیٹھنا کیسا ہے :

(سوال ۳۰۶) بعض نمازی مسجد میں آکر پہلے بیٹھ جاتے ہیں پھر کھڑے ہو کر نماز تحیۃ الوضو وغیرہ پڑھتے ہیں تو کیا اولا بیٹھنا مسنون ہے؟

(الجواب) مسجد کے آداب میں سے یہ ہے کہ مسجد میں داخل ہونے والا انھیں بیٹھنے سے پہلے دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھ لے۔ اولاً بیٹھ جائے مسنون نہیں ہے بلکہ خلاف سنت ہے (ہاں کسی عذر کی وجہ سے بیٹھنا پڑے تو مضائقہ نہیں) حدیث میں ہے اذا دخل احدکم المسجد فہو کعب و کعبین قل ان بعض (صحاح ستہ مشکوٰۃ باب العبادۃ مواضع الصلاۃ الفصل الاول) ”تم میں سے جب کوئی مسجد میں آئے تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت پڑھ لے فقط۔ الحمد للہ بالصواب۔

(سوال ۳۰۷) مسجد حکمہ میں نماز فجر پڑھیں اور دوسری مسجد میں قرآن کی تفسیر سننے کے لئے جائے اور وہاں اشراق بھی تو اشراق کا ثواب ملے گا یا نہیں؟ یا جہاں نرزدی میں ہو وہاں نماز، اشراق پڑھنا ضروری ہے؟ اگر مسجد میں سے گھر نرم پانی سے وضو کے لئے جائے اور گھر میں نماز اشراق پڑھا کر سے ثواب ملے گا؟ بیوقوف جواب۔

(الجواب) ان دونوں صورتوں میں نماز اشراق کا ثواب ملے گا کہ اشراق تک ذکر اللہ میں مشغول رہے۔ مرقاۃ شریف نقل فرماتے ہیں: ای ستمو فی مکنتہ و مسجدہ الملیٰ علی فیہ فلا ینالہ القیام لمطوٰف او لخطب عمہ او جلس و عطف فی المسجد مل لود جمع فی یہ و استمر علی الذکر حتی تطلع الشمس ثم صلی و کعبین فی اشراق تک ذکر اللہ میں مشغول رہ کر نماز اشراق پڑھنے کا ثواب کا حق دار ہے چاہے وہیں بیٹھا رہے۔ یا اگر مسجد نام میں ہے تو خانہ حبیب کا طواف کر لے۔ یا کسی حلقہ درس یا مجلس و علم میں شریک ہو جائے بلکہ اگر اپنے گھر چلا جائے اور اشراق کے وقت تک ذکر (علاوات یا فتح) میں مصروف رہے اور پھر نوافل اشراق پڑھ لے تب بھی اس ثواب کا مستحق ہے۔ مرقاۃ شرح مشکوٰۃ باب المذکر بعد الصلوۃ الفصل اللہی ج ۲ ص ۳۶۵ مطبوعہ مطبع مسندہ ملتان^(۲) فقط و الحمد للہ بالصواب۔

تہجد یا جماعت کا حکم

(سوال ۳۰۸) نماز تہجد یا جمعہ پڑھیں یا نہ پڑھیں۔ بحوالہ کتب جواب گریز فرمائیں۔

(الجواب) نماز تہجد عظیمہ و فخریہ (تہجات یا جماعت) کو اگر سے یا جماعت کو اگر نہ کرے، اگر کبھی کبھار دو تین آدمی

(۱) ان اصحابنا یسکروہ نہا فی الاوقات المعکروۃ تقدیماً لعموم المضاعف علی عموم المسبح ... لولہ ولکلمہ لکی یوم مرفعی اذا نکروہ وجوہ العفر شامی، باب الوضو و طوافی مطلب فی تحبۃ المسجد ج ۱ ص ۲۳۶، ۲۳۷

(۲) حوالہ کے لیونان غلا اشراق کے لئے زمین مکان شرط ہے نہ سخت آ رہا ہے

پانچویں بارے اور بیسویں اجتماع کے جمع ہوں۔ جماعت سے یہ لوگ تو مکروہ نہیں بلکہ ہم سے مسودہ دینی ہوں تو ہاں اتفاق
مکروہ نہیں۔ یقین ہوں تو اتفاق ہے، چاروں تو ہاں۔ اتفاق مکروہ ہے۔

یہ کہہ کر علی سبیل الصداعی من یفتدی اربعۃ بواحد (مستحضر) فہو لہ علی
سبیل الصداعی (ہو) ان ہذا ہو بعضہم بعضاً فی المصوب والمصرہ الوالی بالکنوۃ و ہذا لام
محاسبہ (فہو لہ اربعۃ بواحد) اما الصداع (واحد بواحد) والنبی بواحد فلا یکرہ وثلاثۃ بواحد فیہ
خلاف بحر عن الکافی (سبب الزور) والنوادل مطلب فی کراہۃ الاقداء غیر العمل علی سبیل
الصداعی (فی الخ شامی ج ۱ ص ۲۲۲)

اور مجموعہ فتاویٰ محدثین سے ہے۔

(الجواب) جماعت و نماز تہجد ابتدائی مکروہ است و بغیر تہائی کہ اللہ فایکہ دو گس یا سہ گس اقداء کی تہجد نہ یہ مکروہ
نہیست لہذا کی بان تہجد کی واجب ہو آمد کہ فی الدرر کہ فی الدرر الفکر۔ فاصل چلن در حاشیہ شرح وقایفی۔ رد المحتار
فی التہجد اللہ ہی ناظر بعد قطعاً۔ یعنی اگر کوئی تہجد کی نماز میں جماعت کرنا مکروہ ہے۔ اور بلا تاہی
یعنی چاروں کے تہجد ایک روای ہیں آئی اتفاقاً تہجد پڑھنے والے کی اقداء آریں تو مکروہ نہیں۔ فاصل چلن حاشیہ شریعت
و قدیم شریعت فرماتے ہیں کہ نہ تہجد یا نماز تہجد و عبادت ہے (مجموع فتاویٰ - حدیث میں ۱۷۳۰)

اور مفسرین، امام ربانی تہجد و عبادت کی ہر امر اللہ فرماتے ہیں:

”فمن یزور النفل! ایضا لا یزعمہا اور محاسن دیگر علماً مروجہ نیست دریں مگر یہ علیہ احداث محذورہ اند
در تہجد یا جماعت میں اگر تہجد اور تہجد کو واجب در آن وقت مردم از برای نماز تہجد جمع کی گروہ و تہجد تمام امام ربانی فرماید
عمل مکروہ است بکراہت تحریمی۔ یعنی اگر تہجد کہ تہجد اعلیٰ شرط کراہت و اشتراط جواز جماعت فعلی را مستحب بخیر مسجد ساخت
زیادہ ہزار گس۔ ہاں اتفاق مکروہ گفتہ اند۔ یعنی انفس و صدائیں کہ جن بدعتوں کا دوسرے مسلمانوں میں ہوا نشان تک نہیں
پایا جاتا تو اس مگر یہ علیہ (مشائخ نقشبندیہ) میں مکروہ و برائی ہیں۔ نماز تہجد کو جن استے اور کرتے ہیں اور نور و نور
سے اس وقت لوگ تہجد کے واسطے جمع ہو جاتے ہیں اور بڑی جماعت سے ادا کرتے ہیں اور یہ عمل مکروہ ہے بکراہت
تحریمی۔ حضرت فقہاء کی ایک جماعت جن کے نزدیک تہجد اعلیٰ (یعنی ایک دوسرے کو) تہجد کی شرط ہے ان کے
نزدیک جواز جماعت کے لئے یہ قید ہے کہ وہ تہجد کے کوئے میں بیٹھیں اور آدھوں سے زیادہ کی جماعت کو ہاں اتفاق مکروہ
کہا ہے (مکتوبات، ام ربانی جلد اول کتاب ۱۳۱ ص ۱۳۱) ہذا بعض علماء، کہنے ایک ماہ رمضان کا تہجد اس حکم سے مستثنیٰ
ہے۔ یعنی اگر تہجد پڑھنا و مستحقین ان سے تحقق نہیں۔ پانچویں تا دہائی تہجد یہ میں ہے۔

(سوال) تو کل کو باجماعت ادا کرنا اور یہ قدوس رمضان میں تہجد اور اوامین کی جماعت سے بڑھانا جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) جماعت نوافل کی سوائے ان مواقع کے کہ حدیث سے ثابت ہیں مکروہ تحریمہ ہے فقہ میں لکھا ہے اگر تہجد اعلیٰ
ہو اور عبادت کی سے چاروں کی مقتدی کا ہونا ہے۔ جس جماعت مصلوۃ کسوف، تراویح، مستقار کی درست اور باقی
سب مکروہ ہے۔ کذا فی کتب الفقہ۔ (فتاویٰ رشیدیہ جلد اول ص ۷۷)

دوسرا فتویٰ

مسئلہ بعض قسبات میں رواج ہے کہ درمندان شریف میں بعض حفاظ نماز تہجد میں باجمہ قرآن شریف سنتے سنا رہے ہیں اور وہ چاند آدی اور بھی جماعت میں تقریباً دو چوتھے ہیں اور یک دوسرے کے گھر جا رہے جگتے ہیں اور کسی رو رہتے اطلاق سب مسجد میں جمع ہو جاتے ہیں وہ یہ جماعت درست ہے یا نہیں؟

(الجواب) غوائل کی جماعت تہجد ہو یا غیر تہجد سوائے تراویح و کسوف و استسقاء کے اگر چار مقتدی ہوں تو مقتدی کے نزدیک مکروہ تحریمی ہے نہ وہ انودیع ہوں نہ اہل طلب آدین ہا میں اس خلاف ہے اور وہ میں اراہت نہیں۔ بذاتی کتب الفقہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم (جند ۱۰ ص ۵۵)

تہجد کی دو رکعت ادا کرنے میں اذان ہو جائے

(مسئلہ ۳۰۹) مجھے تہجد کا شوق ہے ایک دن تہجد کی دو رکعت کی تہیت کی ای اٹھا۔ میں اذان ہوئی میں نے دو رکعت پوری کی تحقیق کرنے پر پتہ چلا کہ اذان زیادت ہوئی سے اور دو رکعت جو پڑھی تھی ہے وہ میں صنادق کے بعد ادا ہوئی ہے اب سنت فجر پڑھی جائے یا نہیں؟ اس سوچ میں جرح و کفر کی کوتاہی درست پڑھے بغیر جماعت میں شامل ہو گیا تو سنا گیا کہ اس سنت فجر کی قضا ہے یا نہیں؟

(الجواب) صورت مسئول میں اب یقین ہے کہ دو رکعت صنادق کے بعد ادا کی گئی ہے تو یہ دو رکعت سنت فجر کے قنہ سے نہ ہو گئی یعنی سنت فجر پڑھنے کی ضرورت نہیں (مسئلہ ص ۹۸ کبیری ص ۳۸۵ شامی ج ۱ ص ۳۸۸ فقط و اللہ اعلم بالصواب)

نفل نماز گھر میں پڑھنا افضل ہے یا حرم شریف میں یا مسجد نبوی میں :

(مسئلہ ۳۱۰) لو اس گھر میں پڑھنا افضل ہے یا حرم شریف میں یا مسجد نبوی میں؟ غفلت کیا پڑھے؟ بیوقوف بھلا۔ (الجواب) گھر میں نماز پڑھنا افضل ہے طرحان کے لئے بیت اللہ اور مسجد نبوی میں نفل پڑھنا افضل ہے۔ ان کو یہ سبق یاد رہے ہوگا۔ ”مرقاۃ شرح مشکوٰۃ“ میں ہے۔ ”الطاهران الکعبۃ والروضۃ الشریفۃ تستحبان للغرباء لعدم حصولہما فی مواضع آخر فحتم الصلوۃ فہما فی ما علی ما قالہ السنۃ ان لطواف للغرباء الفضل من الصلوۃ لنافلۃ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔“

یعنی مسجد میں نوافل پڑھنے کے مقابلہ میں گھر میں نوافل پڑھنا افضل ہے۔ لیکن باہر والوں نے لئے (حاجیوں کے لئے) مکہ مکرمہ اور مدینہ شریف اس سے مستثنیٰ ہیں کیونکہ ان کو یہ مرم میسر نہیں آسکتے۔ جس ان غریب و اہلناں کو چاہئے کہ ان مقدس جہوں میں نماز ادا کرنے کو قسمت نبھیں۔ یہ ایسے ہی ہے کہ حضرات ائمہ و مجتہدین کا ارشاد ہے کہ باہر والوں کے لئے جو مکہ مکرمہ میں پڑھیں ہیں۔ خانہ کعبہ کا نفل طواف نفل نماز سے افضل ہے (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ طبع لبنان ج ۳ ص ۱۸۶) واللہ اعلم بالصواب۔

عشاء سے پہلے چار رکعت سنت مؤکدہ ہے یا غیر مؤکدہ :

(سوال ۳۱) عشاء سے پہلے چار رکعت سنت مؤکدہ عشاء سے ہے یا پہلے صبح؟

(الجواب) نماز عشاء سے پہلے چار رکعت سنت غیر مؤکدہ مستحب ہے ۔ حدیث اتحاق ملکہ صالحین ۔ بخاری ۔ سے ہے اصل نہیں ہے ۔ ”مظاہر حق“ میں ہے ۔ اور لڑایا آنحضرت ﷺ نے کہ جو کوئی نماز عشاء سے پہلے چار رکعت پڑھے تو ایسی نے تہجد پڑھی اس رات اور جو کوئی بعد عشاء چار رکعت پڑھے گویا اس نے چار رکعت شب پڑھی ۔ رواہ سعد بن منصور وہی مستخرج و مرہان شرح مواہب اللوحمان ۔ (مظاہر حق ص ۳۸۱ ج ۱)

وسلب اربع قبل العشاء لماروی عن عائشة رضی اللہ عنہا اند علیہ السلام کان یصلی قبل العشاء اربعاً ثم یصلی بعدها اربعاً ثم یصطحب (مرافی القلاح فصل فی بیان التواہل ص ۵۷) وعن عائشة انہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کان یصلی قبل العشاء اربعاً ثم یصلی بعدها اربعاً ثم یصطحب (الاختیار شرح المختار باب التور والوافر ص ۶۶ ج ۱) واما الاربع قبل العشاء فنیست بسنة لعدم المؤظفة فکانت مستحبة الخ (عربی شرح کنز باب التور والوافر ص ۷۷ ج ۱) اور پڑائیے بعد نماز غروب بست رکعت اور پڑائیے عشاء چار رکعت مستحب است (امام بدر ص ۶۹) نقلاً واللہ اعلم بالصواب ۔

نماز تہجد کا صحیح وقت :

(سوال ۳۱۲) تہجد کی نماز کا صحیح وقت کون سا ہے؟

(الجواب) تہجد کی نماز کا وقت عشاء کی نماز کے بعد صبح صادق تک ہے ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے صحابہ میں رائےت موجود ہے کہ حضرت اللہ ﷺ نے نماز تہجد ابتدائی شب میں بھی نصف شب میں بھی اور آخری شب میں بھی پڑھی ہے مگر آخر زندگی میں زیادہ تر آخری شب میں پڑھتا ہوا تھا ۔ رات کا حد ۔ جتنا بھی باخبر ہوتا جاوے اتنی شب چلتی اور نہ کہیں زیادہ ہوتی ہیں اور سدر (آخر رات کا آخری چھنا حصہ) تمام حصوں سے زیادہ افضل ہوتا ہے ۔

تہجد (تجد) ترک جود یعنی ترک نوم سے شوق ہے ۔ یعنی سونے کے اوقات اور عشاء کے بعد تمام اوقات تہجد کے ہی اوقات ہیں ۔ (المکتوبات فقہ الاسلام نمبر ۷ ص ۲۰۲)

فرض نماز دوم باقی رکھ کر نوافل میں مشغول ہوتا :

(سوال ۳۱۳) اگر کسی کے کدہ فرض نماز پندرہ سال کی ادا کر گیا ہو اور وہ شخص فرض نماز ادا نہ کرے ہو بلکہ نوافل پڑھتا ہو تو اس کو نفل نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) فرض نماز ادا اصل (جز نماز) کے ہیں اور نوافل مثل شاخوں کے جس طرح شاخیں بدون اصل (جز) کے قائم نہیں رہ سکتیں ، نوافل بھی بلا فرض کے بہ سہارا اندھے حقیقت ہیں اور جس طرح شاخوں سے پتوں کو رونق حاصل ہوتی ہے نوافل بھی فرض کے ساتھ نوافل نور کے درجہ میں ہیں ۔ چنانچہ حدیث قدسی میں ہے و ما یقرب الی عبدی منی احب الی معا اقرضت علیہ و علی زانی عبدی یقرب الی بانوافل حتی ۔

الخ (یعنی کار میرا بندہ میری پسند یا دین چاہے دوں) (انہوں) میں سے کسی بھی چیز (مخل) کے ذریعہ مجھ سے اس قدر قرب نہیں ہوتا جس قدر ان چیزوں کی اولیائیں کے ذریعہ قرب ہوتے ہیں جو میں نے اس پر فرض کی ہیں اور میرا بندہ ذوال کے ذریعہ میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ مجھے محبوب ہو جاتا ہے اور جب وہ میرا محبوب بن جاتا ہے تو میں اس کا کلن بن جاتا ہوں جس سے وہ شتاب اور اس کی تکلیف بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور کہتا کہ تمہیں چاہتا ہوں جس سے وہ بکھرتا ہے اور اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اگر وہ مجھ سے سوال کرے تو میں اس کا سوال پورا کر دوں اور جو مانگے اسے دے دوں اور اگر مجھ سے پناہ طلب کرے تو اسے (آلات و بیات سے) پناہ دے دوں۔ (بخاری شریف)

اگر قرآن کی کسی ہوگی اور ان میں کچھ تصور ہوگا تو نوافل کے ذریعہ پوری کی جائے گی۔ میں کہہ بیٹھ میں ہے فان التخص من قریضة شینی قال الرب تبارک و تعالیٰ انظر و اعمل لعلی من تطوع فیکمل بها ما انتقص من القریضة ثم یكون سقر عملة کلک (یعنی) اگر کسی بندہ کے قریضہ نماز میں کمی ہوئی تو اللہ تبارک و تعالیٰ فرمائیں گے دیکھو! میرے بندہ کے پانچ نوافل بھی ہیں؟ اگر ہوں گے تو ان کے ذریعہ فرض نمازوں کی کمی پوری کر دی جائے گی۔ پھر اس کے بعد باقی اعمال روزہ، کوفہ وغیرہ کا بھی اسی طریقہ پر حساب ہوگا یعنی فرضوں کی کمی اور غنی فطری چیزوں سے پوری کی جائے گی (مسکوٰۃ)۔ مگر حال سب سے زیادہ حق تعالیٰ کا قریب اور: یعنی بندہ و قرآن کے ذریعہ حاصل ہوتی ہے نوافل دوسرے درجہ میں ہیں اور قرآن کے ساتھ مقرب ہونے کے۔ چنانچہ قرآن کے س کی کوئی حقیقت نہیں۔ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی فرماتے ہیں:-

فوائد راو جب قرآن پڑھنا اختیار نہ کرے تو فرمے اور فرماں روا کہتے نماز و قنوت پر ازادانے فوائد ہزار سال است اگر چہ نیت خالص اور اشتراک ہر شخصیکہ باشد از صلوة و صوم و زکوٰۃ و اول نہای پنج یعنی ۔ وہ عمل جس سے بارگاہ الہی میں قرب حاصل ہوتا ہے فرض ہیں یا نفل یا قرعہوں کے مقابلہ میں نفلوں کا کچھ اعتبار نہیں کیا کہ فرض کا اور کرنا ہزار سال نفلوں کے اور کرنے سے بہتر ہے اگر چہ ہزار سالہ نفل خالص نیت سے ادا کئے جائیں خواہ وہ نفل از جسم روزہ و ذکر و کلمہ غیرہ ہوں۔

حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا کہ تمام شب چائے اور صبح کی نماز پڑھاؤ، جماعت چھوٹ جائے اس سے پہلے ہے کہ تمام شب سوئے اور فجر کی نماز پڑھاؤ اور صبح ادا کرے۔

زکوٰۃ کی نیت۔ صحابہ کرامؓ (۶۱) کا دینا بہتر ہے اور سونے کے پہاڑ سے جو بطریقِ صحیح اخذ کیا گیا ہے۔ (مکتوبات امام باقرؑ ص ۳۶) حضرت امام باقرؑ فرماتے ہیں:-

اور ادا کے فرض اجتماع تمام باہر نمودار و دراصل حرمت اعتقاد باہر فرمودہ عبادات مانند رجب عبادات فراغ
المطروح فی الطریق انما ذلک اعتباراً بما قلنا من عدم مخرج این وقت در ترویج کو نقل ننند و در تحریف فراغت در اماکن
نحوه نقل عبادات اجتماع در اندوختن فراغت و اخلاص بے اعتبار شمرند یعنی خاص کر دوائے فرض اور اصل و حرمت میں بڑی
اعتناء نہ بخالیا چاہئے اور عبادات فراغت کے مقابلہ میں عبادات داخل ایسے ہیں جیسے راستے کی گری پڑی چیز جس کی
کوئی وقعت نہیں ہوتی (محر) اس زمانہ میں اکثر لوگ غفلت کو رواں دواست ہے اور فراغت کو خود اور بے اعتبار دیکھتے

سنت پر جسے بغیر فرض شروع کر دے تو کیا حکم ہے :

(مسوالہ ۳۱۵) فجر کے فرض شروع کرتے وقت یاد آئے کہ سنت نہیں پڑھی ہے۔ ایسی حالت میں فرض تو پڑھ کر سنت نماز پڑھتے یا نہیں ؟

(الجواب) نہیں سنت کے لئے فرض بتوڑے۔ ولو ذكر في المنهج انه لم يصل ركعتي الفجر لم يقطع. کسی فرض نماز میں یا یا کر سنت پڑھی نہیں ہے تو سنت کے لئے فرض بتوڑے (بحوالہ النوازل ص ۳۸ ج ۲ باب الترتیب والنوازل حفظ و الله اعلم بالصواب)

وتر کے بعد کی نفی کھڑے ہو کر پڑھتے یا بیٹھ کر :

(مسوالہ ۳۱۶) وتر کے بعد کی دو رکعت نفل کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے یا بیٹھ کر؟ حضور اکرم ﷺ کا عمل کیا تھا؟ آپ ﷺ کھڑے ہو کر پڑھتے تھے یا بیٹھ کر؟ افرامات تھے؟ مستند کہوں کے حوالے سے جواب مرحمت فرمائیں۔

(الجواب) وتر کے بعد کی دو رکعت نفل کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے۔ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ بیٹھ کر رکعت پڑھتے وقت کے لئے نصف ثواب ہے اور آنحضرت ﷺ نے دونوں طریقے ثابت ہیں۔ لیکن آنحضرت ﷺ کو بیٹھ کر پڑھنے میں پورا جزو ثواب ملتا تھا یہ آپ ﷺ کی خصوصیت تھی۔ کیونکہ اس میں بھی سنت کی تعلیم تھی کہ کھڑا ہونا فرض نہیں ہے امت کو تعلیم و تائید کے واجبات میں سے ہے۔ پس آپ ﷺ کے بیٹھ کر رکعت پڑھنے میں بھی واجب کی تکلیف ہے۔ جس کا ثواب نفل سے زیادہ ہے۔ لیل ابن حجر و من خصائصہ علیہ السلام ان لو لم تطوعه جالساً لم یصل صلاة المفاتیح لسانی ص ۱۲ ج ۳ باب الترتیب و اجو غیر النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی نصف الا معلن۔ (در مختار ص ۶۵۳ ج ۱ باب الترتیب والنوازل) (قولہ اخر غیر النبی صلی اللہ علیہ وسلم) اما النبی صلی اللہ علیہ وسلم فمن خصائصه ان ناقله قاعد مع انقلبه مع القیام كما قلته فانما قلنی صحیح مسلم من عبد اللہ بن عمرو قلت حدثنا رسول اللہ فک قلت صلاة الرجل قاعداً علی نصف الصلاة وانت تصلي قاعداً قال اجل ولكنی لست کا حد متکم بحر ملخصاً ای لانه تشریع لیسان الجوز دھو واجب علیہ۔ (شامی ص ۶۵۳ ج ۱ ابصار)

البتہ بعض بزرگوں سے منقول ہے کہ اگر کوئی قیام سنت وتر کے بعد کی دو رکعت گناہ گستاخیت سے بیٹھ کر پڑھے کہ آنحضرت ﷺ بیٹھ کر اور افرامات تھے میں بھی اتنا بیٹھ کر پڑھوں تو عجب نہیں کہ اس کو اس کی نیت کے مطابق پورا جزو ثواب ملے۔ چنانچہ امام ابوہریرہؓ سے ہے۔ و بعد وتر دو رکعت نشئتوا من مستحب است۔ (ص ۶۹) لیکن از روئے حدیث تو کھڑے ہو کر پڑھنا ہی ہے۔ اور بیٹھ کر پڑھنے کا اور بیٹھ کر پڑھنے کا نصف ثواب کا حق وار ہے۔ فقط و الله اعلم بالصواب

نماز عصر سے پہلے نفل نماز کا ثواب :

(مسوالہ ۳۱۷) نماز عصر سے پہلے دو رکعت یا چار رکعت نفل نماز کا ثواب ہے یا نہیں۔ بعض کا کہنا ہے کہ یہ بلا دلیل

ہے۔

(الجواب) عصر کی نماز سے پہلے چار رکعت یا دو رکعت نماز مستحب ہے۔ روایات سے بہت سے بار دلیل نہیں ہے۔
 بلا بدستہ "نیل" ہے۔ بیٹیں اگر نماز عصر دو رکعت یا چار رکعت "مستحب است" (ص ۶۰) اور "شرح نقایہ" تک ہے و حسب
 ای ندب الاربع قبل العصر لما روی ابو داؤد و الترمذی و قالہ حدث حسن عن ابن عمر قال قال
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحمہ اللہ اصابنی قبل العصر اربعاً و بقول علی کان علیہ
 السلام یصلی قبل العصر رکعتین رواہ ابو داؤد و رواہ الترمذی و احمد و قالہ اربعاً و لما رواہ
 الطبرانی بسند حسن عن ابن عمر رضی اللہ عنہ و من صلی قبل العصر اربعاً حرمہ اللہ علی النذر
 و حسب قبل العشاء و بعد الخ (شرح نقایہ ص ۱۰۰ باب الوتر و الوافل و اما العصر فلیس لہ
 سنة مؤكدة الا ان المندوب ان یصلی لہا اربع رکعات او رکعتین لما روی ابن عمر رضی اللہ
 عنہ لانی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال رحمہ اللہ اصابنی قبل العصر اربعاً و عن امیر
 المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ قال کان یصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل العصر رکعتین
 رواہما ابو داؤد و ان شاء صلاہما بتسلیمتین لما عن امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ قال
 کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی قبل العصر اربع رکعات یفصل بینہن بالتسلیم عنی
 الملائكة الحقرین و من تابعہم من العلمین و المؤمنین رواہ الترمذی و قال الفقہاء المندوب ان
 یصلی قبل العشاء اربع رکعات و سمعت مطلع الاسرار الالہیہ مجمع العلوم العقلیہ و النقلیہ فی
 قدس سرہ یقول لم یوجد ذکر ہذہ الاربع فی کتب الحدیث و لکن کان ہو رحمہ اللہ مرافقاً
 علیہا حتی سعت رحمہ اللہ تعالیٰ (وسائل الازکان ص ۱۳۳ ص ۱۳۴ ایضاً) فقط و اللہ اعلم
 بالصواب۔

عصر اور عشاء سے قبل کتنی رکعتیں پڑھنی چاہیے؟

(سوال ۳۱۸) عصر اور عشاء سے قبل سنت شروع کی اور جماعت کھڑی ہو جانے کے بعد سے دو رکعت پر سلام پھیر دینا
 تو سنت ادا ہوگی یا نہیں؟ عصر اور عشاء سے قبل چار رکعت سنت ہیں یا دو رکعت پڑھنا بھی کافی ہے؟ نیز توجہ۔
 (الجواب) اگر موقع ہو چار رکعت پڑھے اور اگر موقع نہ ہو یا کوئی عذر ہو تو دو رکعت پڑھے یا بھی کافی ہے عصر اور عشاء
 سے قبل چار رکعت یا دو رکعت دونوں پڑھ سکتے ہیں (مستحب است) (قولہ و حسب قبل العصر و قبل العشاء
 و بعدہما بتسلیم) و ان شاء رکعتین (مختار) شای میں ہے (قولہ و مستحب اربع قبل العصر) لم
 یجعل للعصر سنة راتبة لانه لم یذكر فی حدیث عائشة المار بجر، قال فی الامداد و خبر محمد
 بن الحسن و القلوری المصلی ان یصلی اربعاً او رکعتین قبل العصر لا خلاف الاثار (قولہ و ان
 شاء رکعتین) کما عبر فی حنیۃ المصلی و فی الامداد عن الاختیار یستحب ان یصلی قبل العشاء
 اربعاً و قبل رکعتین و بعدہما اربع و قبل رکعتین او و الظاهر ان الرکعتین ... المذکورین غیر

المو کد تہذیب (خاصی ج ۱ ص ۲۳۰ حصہ ۲۳۱ مطلب فی المس والموافق)

مرآۃ الخلد میں ہے (ویدب) ای استحب (واسع) و کعبات میں (صلوۃ العصر) مقولہ
صلی اللہ علیہ وسلم صلی ربیع و کعبات قبل العصر لم تمسہ الخ ورواہ صلی اللہ علیہ وسلم
صلی و کعبتین ورواہ در معاً فلذا صخرہ القمر وی منہما اربعاً الخ (در مختار و شامی ج ۱ ص ۴۰۰
مطلب فی المس والموافق)

مذہب فقہ میں ہے چار رکعت والی سنت مؤکدہ (یعنی ظہر) بعد سے قبل اور بعد میں سنتیں ۱۔
اسلام سے اور اگر اس میں مؤکدہ ہے یعنی چاروں پر ذکر چوتھی رکعت کے بعد سلام پھیرے اگر ان دو رکعتوں سے اگر
کیا جائی (دو رکعت پر سلام پھیرے) تو وہ ان سنتوں کی یکساں نہ ہوں گی جس لئے وہ بارہ ایک سلام سے اگر (صحیحہ
مذکورہ ص ۲۹۸ ج ۲ ص ۲۹۸ فقہ وائے امہ اسباب)

نوٹ۔ ظہر سے قبل سات شرعی رکعتیں اور جماعت کھڑی ہو جائے تو بہتر یہ ہے کہ چار رکعت پڑھ لیا جائے
برسایم پھیرے۔

ظہر اور جمعہ سے قبل کی چار رکعت سنت ایک سلام سے یا دو سلام سے :

(سورۃ ۳۱۹) ظہر سے قبل چار رکعت سنت مؤکدہ آیا سلام سے یا نہ ضروری ہے یا دو سلام سے بھی پڑھا جاتا
ہے سنت شروع کی در جماعت کھڑی ہو جائے تو یہ دو رکعت پر سلام پھیرے یا بعد میں دو رکعت پڑھنا کافی ہے
وہ چار رکعت پڑھے یا نہ پڑھا کرے !

(الحواصی) ظہر سے قبل چار رکعت سنت مؤکدہ ہیں ان کو ایک سلام کے ساتھ پڑھنا ہے۔ اگر دو رکعت پر سلام پھیرے
یا دو رکعت نماز کی بعد میں یہ دو رکعت ایک سلام سے پڑھتے۔ (روابع قبل الظہر) الی قولہ (بتسلیمۃ :
تسلیمۃ مقولہ و اربع و قال الربیع حتی لو صلاھا بتسلیمتین لا یجزیھا عن السنۃ) (مرافعی الفلاح
مع طحطاوی ص ۱۳ - فصلا فی بن الوافق)

در بخاری میں ہے (روابع قبل الظہر و) (ابرع قبل (الجمعة و) (ابرع بعدہ بتسلیمۃ) (قلو
بتسلیمتین لم تنب عن السنۃ) (مرافعی میں ہے۔ (قولہ بتسلیمۃ) ... (عن انس ابوب کان یصلی ایسی
صلی اللہ علیہ وسلم بعد الزوال اربع رکعات فقلت ما ہذا الصلوۃ الی تذا رم علیہا فقال ہذا
ساعة تنفع السواہ فیہا فاح ان یصعد لی فیہا عبد صالح فقلت افی کلہا فراقان
نعم فقلت بتسلیمۃ و احمد ام بتسلیمتین فقال بتسلیمۃ واحده ورواہ الخطابی و ابو داؤد و الترمذی
و انس صاحبہ من غیر فیصل بین الجمعة و الظہر فیکون مئة کل واحد سوا اربعاً الخ (در مختار
و شامی ج ۱ ص ۲۳۰ مطلب فی المس والموافق)

مذہب فقہ میں ہے چار رکعت والی سنت مؤکدہ (یعنی ظہر) بعد سے قبل اور بعد کے بعد وہی سنتوں (کہ
ایک سلام سے اور اگر اس میں مؤکدہ ہے یعنی چاروں پر ذکر چوتھی رکعت کے بعد سلام پھیرے اگر ان کو دو سلاموں سے

اور انہی میں سے دو رکعت پر سلام پھیرا تو ان سنتوں کی جگہ رکعتوں کی اس لئے وہ پارہ ایک سلام سے پورا کرے (حدیث فقہ)
ص ۳۷ ج ۲ ص ۲۹۸۔ فقط واللہ اعظم بالصواب۔

نوٹ: ظہر کے قبل سنت شروع کر دی ہو اور جماعت کھڑی ہو جائے تو بہتر یہ ہے کہ چار رکعت پڑھ کر پڑھ کر سلام پھیرے (ملاحظہ فرمادہ) (مجموعہ فتاویٰ رضویہ ص ۳۱۵ ج ۳ ص ۳۱۶)۔

توافل کی چار رکعت میں دو رکعت پر تشہد کے بعد درود پڑھنے کی شجاعت:

(سوال ۳۴۰) چار رکعت قبل میں دو رکعت پر تشہد کے بعد درود شریف دعا اور تیسری رکعت میں شاماء رتوہ پڑھنا کیسا ہے؟ (مفتی اعظم دہلی)

(الجواب) پڑھ سکتے ہیں۔ مرقا الفلانی میں ہے (بمخلاف) الروایات (المتعدیة) فیستفتح ویعود ویصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ابتداء کل شفع منها وقل فی صرح المنیة مسئلة الاستفتاح ونحوہ لیست مردیة من الائمة واما ہی اختیار بعض المتأخرین (مرقی الفلاح مع طحطاوی ص ۴۱۳ فصل فی طوافل)

درود میں ہے روفی لبو اقی من ثوات الاربع یصلی . عنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم (وبستفتح) ویعود ولو نفر لان کل شفع صلوٰۃ زویل لا یأتی فی الكل و صحیحہ فی القیة . ثانی میں ہے (لو لم یزل لا یخ) قال فی البحر ولا یخفی ما فیہ وانظاہر الاول زاد فی المنع ومن لم یعد علیہ وحکینا ما فی القیة قبل . نیز ثانی میں ہے فیقال ہا ابصا لا یصلی ولا یستفتح ولا یعود لو قرعہ فی فسط الصلوٰۃ لان الاصل کون الكل صلاہ واحدة لا اتصال واتحاد التحریمة ومنع الاستفتاح ونحوہ لیست مردیة عن المتقدمین واما ہی عنی اختیار بعض المتأخرین (مرقی الفلاح) و شامی ص ۶۳۳ باب الوتر والوافل (عمدة الفقہ ص ۳۱۰ ج ۱ فقط واللہ اعلم)۔

تہجد کے لئے جس کی آنکھ نہ کھلتی ہو اس کا عشاء کے بعد چار رکعت تہجد پڑھنا:

(سوال ۳۴۱) آپ شخص کو تہجد کا شوق ہے مگر تہجد کے وقت مرنے لگے تو آپ کبھی کبھی اٹھ جاتا ہے اور پھر تہجد کی نیت سے عشاء کے بعد چار رکعت پڑھ لے تو کیا اسے تہجد کا ثواب ملے گا؟ (مفتی اعظم دہلی)

(الجواب) صورت مسئولہ میں اگر وہ شخص عشاء کی نماز کے بعد دو رکعت سنت پڑھے، چند رکعت قبل پڑھے تو عشاء اللہ تہجد کی سنت ادا ہو جائیگی۔

ثانی میں ہے (وما کان صلوٰۃ العشاء فہو من اللیل و ہذا یقید ان ہذہ السنۃ تحصل بالانفس بعد صلوٰۃ العشاء فہو من اللیل و ہذا یقید ان ہذہ السنۃ تحصل بالنفل بعد صلوٰۃ العشاء قبل التورۃ) (شامی ج ۱ ص ۶۳۱ باب الوتر والوافل مطلب فی صلوٰۃ اللیل)

مرقا الفلانی میں ہے (و) ندب اربع (بعدہ) ای بعد العشاء لما رویا و لولہ صلی اللہ علیہ

بھی اس وقت کی نماز کے حلقے سے نہ رہی جو کہ امیر بیوا ہو گا اور یہ شخص بھی کسی طرح نماز پڑھنے کے لئے نہیں ضرور میں
 پڑھ رہا ہوں، یا ان کی خوشی کا سبب یہ تھا کہ ان کی حالت نماز گویا ایک ٹھنڈے سے سرسبز بنی کے۔ جس کے لئے انہیں دعا مانگا
 و مٹائی و اس شخص کو اس وقت کی نماز کی طرف انقباض کرنے کا راز دینی اور جیسا کہ فرمایا کہ اب میں سن سنہ
 حسنة قدمہ اجر ہا و اجر من عمل بہ انھن۔ یہ طور پر یہ خوشی کی توقع ہوئی کہ سب یہ شخص نماز پڑھنے کے لئے قورس
 کی نماز کا کچھ بھی وقایہ کے لئے زیادتی بات یہ ہے کہ اس واقعہ پر حضرت زبیرؓ کا خوش ہونا اس ضمنی خواہش کی
 تکمیل کے نہیں تھا جو شریعت کی نظر میں بھی پسندیدہ ہے۔ یعنی برائوں کی یہ بھی خواہش ہوتی ہے کہ سب اس کو کرنی
 دیکھتے ہو و اچھی حالت میں ہو، کوئی بھی شخص یہ پند نہیں کرتا کہ وہ اپنی حالت میں دیکھا جائے اور نماز پڑھنے کے لئے کسی
 نماز کی کیا۔ یہ وعدہ پڑھیں ہوئی بلکہ قسبِ شہر کے تیسرا اور پانچویں گیارہ پڑھتی ہے جس کی بات اس امر اور
 جھگڑا کے بھی مطابق ہے۔ من مرنہ احسنہ و ساء قدامینہ الخیر مؤمن۔ نیز حق تعالیٰ کا ارشاد ہے اقل یحصل
 اللہ و سر حمتہ قبل لک فلیعمر حواہم غیر مما یجمعون۔ ہذا نوکرم کی شانِ شریعہ کے نہ و خیف اللہ و
 احوال کی توفیق حاصل ہونے پر خوش ہوتے۔ یہ بات یہ بھی کہی جاسکتی ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ کا نماز ہونا اس
 احساسِ شکر کے طور پر تھا کہ پڑھنے کے ذریعہ ملنا ہوں گے و برائوں کی عبادت و توفیق کے ساتھ معارف و اوار
 ایک نماز کے طور پر ہا پڑھنا یا گیا، ان لوگوں کے زمرہ میں شمار ہونے کا موقعِ تحریک ہو جو نماز چھوڑ کر اہم ہوتے اور
 اسلام کے سبب سے بڑے گناہ کا گناہ کرتے ہیں اور ایک مسلمان کی بات کا گناہ و توفیق حاصل کرنے کے لئے ان کا گناہ
 اس وجہ سے زیادہ قریب سے (مخالف حق جدید میں ۱۶۹ جلد نمبر ۱۰) ہو گیا ہے)

ثانی میں میرا قولہ میں صلیٰ او تصدیق لمحہ اعظم ان احلامی العبادۃ للہ تعالیٰ واجب و اربا
 فیہا و ہ و ان یرید بہا غیر وجہ اللہ تعالیٰ حرم بالا جماع للصوم القطعیہ و قد سعی علیہ الصلوۃ
 و الاسلام الزیادۃ الشریک الا صبر۔ انی قولہ۔ و قال العدمۃ یعنی فی شرح ابیخانی الا خلاص
 فی الطاعۃ ترک لریاء و معدنہ انقباض و ہذہ ملیۃ لتحصیل الثواب لا لصحۃ العمل الی و کما
 لو صلی سرایاً لکری لریاء نہ ذمکون فی اصل لعیادۃ و نہ ذمکون فی صحفہ و الاول ہو لریاء
 المستحیط للثواب من احدہ کما ان صلی لا لاجل الثواب ولو لا ہ ما صلی و اما لو تعرض لہ ذمکون فی
 الثناء ہا فہو لغو لانه لا یحصل لصلیہم نہ صلیہم کانت حالۃ للہ تعالیٰ و لہذا عری لہ فید
 اربا بعض ذمکون الصلوۃ الحالیۃ نعم ان زاد فی تحسینہ بعد ذلک رجوع الی الغنم کانتی فیسقط
 نوب التحسین بدلیں ماروی عن الامام عن الامام فیمن اعلن الرکوع زاد۔ یعنی لا للرب
 حیث قال اخذ علیہ امر اعظمی ان الشریک الخفی کما قالہ بعض المحققین الخ اشہی ج ۲ ص
 ۵۷۳ کتاب المحطر و لا باحۃ فصل فی طبع فقط و اللہ اعلم بالصواب

صلوۃ الوتر

ام نے وتر میں قنوت نہیں پڑھی اور رکوع میں چلے گئے۔ اور مقتدیوں میں سے بعض نے رکوع یا بعض نے نہ کیا تو کیا ختم ہے :

اسوال ۳۲۳ امام صاحب نے ترقی تہذیبی رکعت میں یہ دعا کے قنوت پڑھ کر کیا مقتدی ہیں۔ لکن یہ بیکر کی امام صاحب رکوع میں رہے۔ اور مقتدی یہ ہیں۔ جس بخار پر رکوع میں زیادہ اخیر ہو گیا اس کے بعد امام نے تہذیب کو لے کر ضروری کی بعض مقتدیوں نے نہ رکوع کیا اور نہ دعا کے قنوت پڑھی کہ وہ بھی مقتدی ہیں۔ اور نماز پوری کی۔ اور بعض مقتدیوں نے دعا کے قنوت نہ پڑھی لیکن رکوع کیا تو اس صورت میں کن مقتدیوں کی نماز صحیح ہوئی اور کن مقتدیوں کی صحیح نہیں ہوئی اور جب کی نماز عاصدہ کی تو اس سے متعلق کیا حکم ہے ؟

الجواب : اس صورت میں امامی نماز صحیح ہوئی۔ اور اس نے امام کے ساتھ یا امام کے رکعت کر۔ نے سے عددوں کی اپنی کی نماز بھی ہو سکتی امام کی ضرورت نہیں۔ لیکن جن مقتدیوں نے رکوع نہیں کیا ان کی نماز فرض کے ترک ہونے کی وجہ سے صحیح نہیں ہوئی۔ اور وہ جہی ہے۔ ثبوت کے لئے رکوع سے قیام کی طرف لانے کی ضرورت نہیں۔ دعا کے قنوت بہرہ ایچوئے پائیدہ اسب سے تلافی ہو جاتی ہے۔ دعا کے قنوت سمجھوتے کی چار صورتیں ہیں (۱) رکوع میں دعا کے قنوت پڑھنی (۲) رکوع چھوڑ کر قیام کی طرف ہوئی اور دعا کے قنوت پڑھ کر دوبارہ رکوع یا (۳) دوبارہ رکوع نہیں کیا (۴) دعا کے قنوت نہ رکوع میں چھوڑ کر قیام کی طرف ہوئی اور دعا کے قنوت پڑھ کر دوبارہ رکوع یا (۵) دوبارہ رکوع نہ کیا۔ اور یہ سب صحیح ہیں۔ ولو سجد فی القنوت ثم نذر کفره فی الركوع لا یفتی فیہ لقنوت محلہ ولا یعود الی القیام فی الاصح الا نذیر رفض الفرض للواجب فان عاد الیہ وقت ولم یعد الركوع ثم تسعد صلوٰتہ لکن رکوعہ بعد فرائضہ وسجد للسهو وقت او لا لزوال محلہ : در مختار مع التامی ج ۱ ص ۱۶۷ باب الوتر والرائف (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۱۱۱) فقط واللہ اعلم بالصواب .

غیر رمضان میں وتر باجماعت ادا کرنا کیسا ہے ۔

(سوال ۳۲۴) غیر رمضان میں وتر باجماعت ادا کر سکتے ہیں یا نہیں ؟

الجواب : ترقی تہذیبی غیر رمضان میں کرنا صحیح ہے۔ کبیری میں ہے : ولا یصلی الوتر بجماعة الا فی شهر رمضان ومعناه الکراهۃ دون عدم الجواز لانه نقل من واحد ولا یمثل عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولا عن احد من الصحابة فیکون بدعۃ مکروهۃ . (کبیری ص ۳۳۰ باب الفتن فی صلاح الوتر فقط واللہ اعلم بالصواب .

میں تو جرد

والجواب : آپ کی پہلی رکعت میں سورۃ اہل دوسری میں کافرون تیسری میں سورۃ اخلاص پڑھنا مستحب ہے۔
 حضور اکرم ﷺ سے اس طرح پڑھنا ثابت ہے۔ لیکن آپ نے اس پر ہم کو مکمل نہیں فرمایا۔ اہل اسلامیت کو لازماً وہی
 پیغام راز سے ایسا ہی جواب بھرانا چاہیے۔ ہم آتا ہے۔ ثانی میں ہے۔ وہ قولہ بل یندب قراءتہما احیانا بقراء
 فی جامع الفتاویٰ و هذا الاصلی البقرہ جمعاً و ان صلی وحده یقرء کیف یشاء الی قولہ
 ومعتصمہ اختصاص الکراہۃ بالامام و نازعہ فی البحر بان ہذا منی علی ان العلة بہما التفصیل
 والتعمیر، علی ما علل بہ المستباح میں ہجر الباقی فلا فرق فی کراہۃ احدیہما بین المنفرد و
 الامام والسنة والخرص فکراہۃ احدیہما مطلقاً لما صرح بہ فی عایۃ البان میں کراہۃ الموطعہ علی
 قرائۃ السور الثلاث فی الموسوعہ میں کونہ فی رمضان اماماً و لا الی قولہ و ایضا ذکر فی
 ونو البصر عن النہایۃ ج ۱ کہ لا ینفی ان یقرء سورۃ متعینۃ علی الدوام لتلاظی بعض الناس بہ
 واحب الیہ (شامی ج ۱ ص ۵۰۸ باب الامناع) اور دوسری جگہ باب الوتر میں تحریر فرماتے ہیں۔ قولہ
 والسنة السور الثلاث (الاعلیٰ) والکافرون والا خلاص لیکن فی النہایۃ ان لیس علی الدوام
 یغضی الی اعتقاد بعض الناس انہ واجب وهو لا یجوز فلو قراہما وورد بہ الآثار احیاناً بلا مواظبہ
 بکون حسناً بجمیع (شامی ج ۱ ص ۶۲۳ باب الوتر والوافی)

دوسری باتوں میں دوسری باتیں پڑھنا بھی مستحب ہے۔ چنانچہ پہلی رکعت میں۔ اذا نزلت
 الارض دوسری میں انا اعطینک الذکر تیسری میں قل هو اللہ احد۔ عمدۃ الرعاہ علی شرح الوفاہ
 میں ہے۔ قولہ وسورۃ فاتحۃ سورۃ شہ الی قولہ وورد ایضاً انہ کان یقرء فی الا ولی سبح اسم
 و فی الثانیۃ قل یا ایہا الکافرون و فی الثالثۃ قل هو اللہ احد ذکرہ المبرمدی وورد ایضاً انہ کان یقرء
 فی الاولیٰ الہکم الذکثر و تا اقرئہا لی کبدۃ الدن و اذا نزلت و فی الثانیۃ والعصر و اذا جاء نصر
 اللہ و اعطینک الذکثر و فی الثالثۃ قل یا ایہا الکافرون و فی اللہ احد۔ اخر جہ احمد
 وغیرہ اصح (عمدۃ الرعاہ حاشیہ نمبر ۳ ص ۳۰۰ باب الوتر) فقط واللہ اعلم بالصواب ۲۵
 رمضان المبارک ۱۳۹۸ھ

تہجد گزار کے لئے بھی رمضان المبارک میں وتر جماعت سے ادا کرنا افضل ہے:

(سوانح ۳۰۷) رمضان المبارک میں نماز تراویح جماعت کا ثبوت تحریر فرما کر اس بات کی وضاحت فرمائے کہ ایک
 آدمی رات کے آخری خورانی حصہ میں تہجد پڑھتا ہے تو سے وتر تراویح کے بعد جماعت کے ساتھ پڑھنا چاہئے یا
 جماعت چھوڑ دے اور وتر حدیث کے موافق رات کی تہجدی نماز پڑھتا ہے تو تہجد سے فراغت کے بعد پڑھے۔
 وہی میں افضل کیا ہے۔ (مختصر جرد - لکھنؤ)

(انسحواب) رمضان المبارک میں جس رکعت تراویح یا جماعت کا ثبوت تھا وہی دوسری جلد اول بارہ و اٹھارہ کی بار

”کھڑائی میں منقطع کیا گیا ہے۔ (ہدیہ ترتیب میں ترتیب کے لئے مستقل باب ہے اس میں دیکھ لیں۔ مرتب)

اختصاراً یہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے دو آیتیں پیش کر رکھتیں: تراویح اور وتر باہر مت بھاگے کو پڑھا میں پھر تراویح فرض ہے۔ بلا نہ کے خلاف۔ (مذکورہ روایت)۔ اذکر ان حجۃ مقداتی رحمۃ اللہ علیہ نے امامہ رافقی کے وقت سے نقل کیا ہے۔ کہ علی بن ابی طالب و مسلم بنی النکس عشرین و کعبہ الیلین فاما کان فی الیلۃ الثالثة اجتماع الناس فلم یجرح الیہم ثم قال من بعد انی خشیت ان تعرض عنکم فلا تطغونہ۔
 ۱۸۵۸ھ میں تخریص روایت کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں۔ عارف علی صاحبہ اس کی صحت پر تمام محدثین کا اتفاق ہے (مختصر الخیر ص ۱۱۹)

حضرت عمر فاروقؓ کے زمانہ میں حضرت ابی بن کعبؓ صحابہ و غیرہ کو پیش ۴۰ رکعت تراویح پڑھنا سنت پڑھاتے تھے اس وقت سے لے کر آج تک تمام اسلام و اقلان کا عقائد تراویح اور وتر رمضان المبارک میں پڑھنا سنت ۱۱۸۸ھ کا رہا ہے۔ ہندو تہذیب گزار شخص کے لئے بھی افضل میں ہے کہ وتر باہر مت ادا کرے۔ جماعت نہ چھوڑے۔ و صلواتہ مع الجماعة فی رمضان افضل من اذکر منہ و اذکر لیل فی اختیار قاضی خاں قال ہو صحیح و صحیح غیرہ خلفہ، نور الايضاح ص ۱۰۰ باب الوتر

مرآۃ المفاتیح میں ہے لایہ لما جازت الجماعة کاتب الفصل وان عمرو بنی الفاضل حان ارجح لایہ علی بن ابی طالب و مسلم بنی النکس عشرین و کعبہ الیلین فاما کان فی الیلۃ الثالثة اجتماع الناس فلم یجرح الیہم ثم قال من بعد انی خشیت ان تعرض عنکم فلا تطغونہ۔
 الخلفاء الراشدون صلواتہ بالجماعة و مرآۃ المفاتیح شرح نور الايضاح ص ۱۰۰ ایضاً باللفظ و اللہ اعلم بالصواب

”وتر پڑھ لینے کے بعد معلوم ہوا کہ تراویح کی دو رکعتیں واجب الاعداد ہیں تو کیا ختم ہے“

(سوال ۳۲۸) رمضان المبارک میں تراویح کی کتنی رکعت کی ادائیگی کے بعد وتر پڑھنے بعد میں معلوم ہوا کہ تراویح کی دو رکعت میں نقص ہونے کی وجہ سے وہ واجب الاعداد نہیں بلکہ وہ رکعت دو پرانی اور اس خیال سے کہ وتر کی نماز تراویح کی تیس رکعت کی وائسگی کے بعد ہی پڑھیں جو سکتی ہے بلکہ وتر کی پڑھی ہوئی نماز صحیح اور معتبر نہیں ہے اور وتر جماعت سے پڑھی تو یہ ٹھیک ہوا یا نہیں؟

(الجواب) پہلے پڑھی ہوئی تراویح اور معتبر تھی۔ ویرانے کی ضرورت نہ تھی نہ پڑھی ہوئی ٹھیک نہیں۔ وافر الاصل میں ہے۔ و یصح تغیر الوتر علی المروء وناحیرہ علیا (یعنی اگر کوئی تراویح سے پہلے پڑھنا بھی صحیح ہے اور بعد میں پڑھنا بھی صحیح ہے) (فصل فی تراویح ص ۱۵۰) لہذا تراویح کی تیس رکعت سے پہلے پڑھے ہوئے وتر معتبر اور صحیح میں۔ لایہ اللہ اعلم بالصواب۔

الجواب : صورت مسئلہ میں وتر کا اعادہ ضروری نہیں، حالانکہ میں ہے، مسئلہ اگر نذرانہ فراموشی ہے وضو اور سنت، وتر یا وضو خالص، اور عشاء سنت، یا نذرانہ و اعادہ وتر نہ کند و نذرانہ صحت من وتر تمام اعادہ کند۔ یعنی غلطی سے عشاء کی نماز ہے وضو اور سنت و وتر یا وضو پر بھی تو تمام اعادہ کرے۔ اللہ کے نزدیک عشاء کے ساتھ ساتھ سنت کا بھی اعادہ کرے اور وتر کا اعادہ نہ کرے اور صحت من کے نذرانہ کو بھی اعادہ کرے۔ (کالا بدیع ص ۳۶) فقہ والہ اعلم بالصواب۔

نماز وتر میں مسنون قرائت:

(سوال ۲۳۲) ۲۲۱ ویں مسئلہ میں آپ نے وتر کی نماز میں شیور خون قرأت (پہلی رکعت میں سورہ اہل دھری میں سورہ کافرون تیسری میں سورہ انفاس) کے علاوہ دوسری مسنون سورہیں بھی سورہ الرعایہ کے حوالہ سے تحریر فرمائی ہیں، مگر سورہ الرعایہ کی عبارت اچھی طرح مجھ میں نہ آئی آپ اس کی وضاحت فرمائیں، جزاکم اللہ۔ بڑا تو جریا۔

(الجواب) سورہ الرعایہ شریعت وورد ايضا منه كان يقرأ في الا ولین الهکم النکافر۔ واما النذرانہ فی لیلة القدر، واذ زلزلت وفي الذلّة والعصر واذ جاء نصر الله وانا اعطينا ک الکوفرون وفي الثالثة قل يا ايها الکافرون وتبت بعد او قل هو الله احد اخر حه احمد وشيخه البخ (عمدة الرعایہ حاشیہ شرح الوقایة باب الوتر)

اس عبارت میں وتر کی مسنون قرائت کی تین صورتیں بیان فرمائی ہیں۔

پہلی صورت:

پہلی رکعت میں سورہ الهکم النکافر، دوسری رکعت میں والعصر، تیسری رکعت میں قل یا ايها الکافرون۔

دوسری صورت:

پہلی رکعت میں انا المنزلہ فی لیلة القدر، دوسری رکعت میں انا اعطينا ک الکوفرون، تیسری رکعت میں تبت بعد ابي لهب۔

تیسری صورت:

پہلی رکعت میں انا زلزلت، دوسری رکعت میں لانا اعطينا ک الکوفرون، تیسری رکعت میں قل هو الله احد، چھ فقرہ اللہ اعلم بالصواب۔

وتر یا جماعت:

(سوال ۲۳۳) ایک بچہ چاند کی اطلاع دیکھنے پر پڑھنے اور وتر یا جماعت پڑھی، حالانکہ عشاء کی نماز کے ساتھ وتر تھا پڑھ چکے تھے کیا وتر دوسری مرتبہ جماعت پڑھنا ضروری ہے یا پہلے پڑھی ہوئی کافی ہے؟

بالصواب، جو لوگ تہذیب، فطرت، ان لوگ جو امت کے ساتھ جن سے کن ضرورت نہیں، اسے جنہوں نے وہ نہیں
 پہنچی تھی ان میں سے کوئی ایک، وہ ان کے جماعت سے جدا کرتا ہے۔ (۱) فقط ر. اللہ اعلم بالصواب۔

و ترکی و عیال و شہ ہو:

(سوال ۳۳۵) جیسے دعا، فہرست یا کتاب ہو وہ درج میں آیا ہے۔

[illegible]

وہ عمارت قنوت کے ساتھ دروازہ بڑھتا ہے۔

(سوال ۳۳۶) ایک شخص کہتا ہے کہ ترمذی نے مانے قدرت کے بعد دوسری مرتبہ پڑھا مستحب ہے کیا صحیح ہے؟
(الجواب) جی ہاں ترمذی نے اے قدرت پروردگار کے اللھم علی محمد وعلی آل محمد پڑھنا مستحب ہے۔ ویضی علی البی علیہ وسلم یعنی (در مختار مع لمعاتی باب الوتر والبرکات ج ۱ ص ۶۲۳) لفظ واللہ اعم بالصواب

مقتدی دعاء قنوت اور می کرے یا نہیں:

(سوائے ۳۳) مقتضی سے دعا کرتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ اس پر بھی فتویٰ کی امام نے رکوع کر دیا تو اب مقتضی یہ کہ اسے
والجواب پر صورت مسئول میں فتویٰ امام کا اتباع کرتے، جسکی مقدمہ دعا قوت کی پر بھی ہے وہ کافی ہے۔
ولو رکنح الاسام قبل فراغ المجتہد من لقائمة القنوت، وقبل شروعه فيه وخالف قوت
المرکوع مع الامام تابع امامه وایاب الوتر طحطاوی ص ۱۱۰ فقط والله اعلم بالصواب۔

وہاں قنوت پڑھوٹ گئی:

(سنہ ۱۳۳۸ھ) مقتدی نے ابھی دعائے قنوت شروع نہیں کی تھی اسے میں، ام کروغ میں چلا گیا تو مقتدی کیا کرتے؟
 االجواب: مقتدی نے ابھی دعائے قنوت شروع نہیں کی تھی اور امام نے ام کروغ کر دیا امام نے دعائے قنوت بھول کر
 ام کروغ شروع کر دی۔ ایسی صورت میں اگر مقتدی دعائے قنوت پڑھا تو امام کے ساتھ ام کروغ میں شریک ہو سکتا ہو تو چھ لے اور اگر
 شریک نہ ہو سکتا ہو تو پھوڑے۔

ایضاً ولو قریک الامم، الفوت بائی به المؤتمر انما مکة مشارکة لا عام فی التکوع

لجمعه بین الواحین بجمعة الا حکان وان کنن لا یحکمه المقدر کما تنعہ لان ما بعثہ
اولیٰ رخصطاری ص ۲۱۱) فقط واللہ اعلم بالصواب .

وتر میں دعائے قنوت پڑھنے بھول گیا:

(سوال ۳۳۹) امام نے وتر میں دعائے قنوت رکعت کر کے شروع کر دی تو کیا علم ہے؟ بیوقوف جروا
المجواب: مجدد و مکرر لینے سے نماز صحیح ہوگی۔ اگر کوئی یا تو ہمیشہ دعائے قنوت کا پڑھنا شروع ہے یا سب سے پہلے
تب بھی مجدد کو کرنا ہوگا، اگر امام، کوغشی سے دعائے قنوت کے لئے کھڑا ہو اور دعائے قنوت پڑھ کر پھر رکعت کرے
تو یہ دوسرا رکوع الف ہوگا (کیونکہ پھر شروع ہو گیا تھا) بلکہ اس سے پہلے اس نے اس دوسرے رکوع میں، سبحن اللہ وہی تو
اس کے لئے نہیں یہ رکعت شروع ہوگئی۔

(ولو سیه) ای القیوم (تم مذکور فی ترکوع لا یقرب) کہ القنوت محلہ زوال بعد الی
الغیام: فی الا صبح لان فیہ رخص الفرض للواجب (لان عدا نیہ وقت ولم بعد ترکوع لم یفسد
صلواته) بلکن ذکر بعد فوائدة قامة: و مسجد نلسہر (ذرمختار)
وفی الشلمیۃ حتی نو عدا وقت نو ذکر فاختدی نہ رحتی ثم یدرک ام کہہ لان ہذا
الترکوع لغو (شامی ج ۱ ص ۱۶۱ باب الوقوف والوافی) فقط واللہ اعلم بالصواب .

نیمت مالہم و بطولہ الخیر: السندس

خداوند کے لئے دیکھتے ہو تو مانی اور مستعد ہونا

۱۔ خلیفہ رسولی
 ۲۔ جنتی کو
 ۳۔ اسلام کو
 ۴۔ رسولی کو
 ۵۔ رسولی کو
 ۶۔ رسولی کو
 ۷۔ رسولی کو
 ۸۔ رسولی کو
 ۹۔ رسولی کو
 ۱۰۔ رسولی کو
 ۱۱۔ رسولی کو
 ۱۲۔ رسولی کو
 ۱۳۔ رسولی کو
 ۱۴۔ رسولی کو
 ۱۵۔ رسولی کو
 ۱۶۔ رسولی کو
 ۱۷۔ رسولی کو
 ۱۸۔ رسولی کو
 ۱۹۔ رسولی کو
 ۲۰۔ رسولی کو
 ۲۱۔ رسولی کو
 ۲۲۔ رسولی کو
 ۲۳۔ رسولی کو
 ۲۴۔ رسولی کو
 ۲۵۔ رسولی کو
 ۲۶۔ رسولی کو
 ۲۷۔ رسولی کو
 ۲۸۔ رسولی کو
 ۲۹۔ رسولی کو
 ۳۰۔ رسولی کو
 ۳۱۔ رسولی کو
 ۳۲۔ رسولی کو
 ۳۳۔ رسولی کو
 ۳۴۔ رسولی کو
 ۳۵۔ رسولی کو
 ۳۶۔ رسولی کو
 ۳۷۔ رسولی کو
 ۳۸۔ رسولی کو
 ۳۹۔ رسولی کو
 ۴۰۔ رسولی کو
 ۴۱۔ رسولی کو
 ۴۲۔ رسولی کو
 ۴۳۔ رسولی کو
 ۴۴۔ رسولی کو
 ۴۵۔ رسولی کو
 ۴۶۔ رسولی کو
 ۴۷۔ رسولی کو
 ۴۸۔ رسولی کو
 ۴۹۔ رسولی کو
 ۵۰۔ رسولی کو
 ۵۱۔ رسولی کو
 ۵۲۔ رسولی کو
 ۵۳۔ رسولی کو
 ۵۴۔ رسولی کو
 ۵۵۔ رسولی کو
 ۵۶۔ رسولی کو
 ۵۷۔ رسولی کو
 ۵۸۔ رسولی کو
 ۵۹۔ رسولی کو
 ۶۰۔ رسولی کو
 ۶۱۔ رسولی کو
 ۶۲۔ رسولی کو
 ۶۳۔ رسولی کو
 ۶۴۔ رسولی کو
 ۶۵۔ رسولی کو
 ۶۶۔ رسولی کو
 ۶۷۔ رسولی کو
 ۶۸۔ رسولی کو
 ۶۹۔ رسولی کو
 ۷۰۔ رسولی کو
 ۷۱۔ رسولی کو
 ۷۲۔ رسولی کو
 ۷۳۔ رسولی کو
 ۷۴۔ رسولی کو
 ۷۵۔ رسولی کو
 ۷۶۔ رسولی کو
 ۷۷۔ رسولی کو
 ۷۸۔ رسولی کو
 ۷۹۔ رسولی کو
 ۸۰۔ رسولی کو
 ۸۱۔ رسولی کو
 ۸۲۔ رسولی کو
 ۸۳۔ رسولی کو
 ۸۴۔ رسولی کو
 ۸۵۔ رسولی کو
 ۸۶۔ رسولی کو
 ۸۷۔ رسولی کو
 ۸۸۔ رسولی کو
 ۸۹۔ رسولی کو
 ۹۰۔ رسولی کو
 ۹۱۔ رسولی کو
 ۹۲۔ رسولی کو
 ۹۳۔ رسولی کو
 ۹۴۔ رسولی کو
 ۹۵۔ رسولی کو
 ۹۶۔ رسولی کو
 ۹۷۔ رسولی کو
 ۹۸۔ رسولی کو
 ۹۹۔ رسولی کو
 ۱۰۰۔ رسولی کو

1896

